شیطانی ڈنگ
حرام کے سنگ

مصنّف

حضرت انوار المصطفیٰ مدظلہ العالی

خدمت النّاس اسلامک سوسائٹی رجسٹرڈ
بلال ٹاؤن بھٹہ کوھاڑ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

Marfat.com

شیطانی ڈنگ
حرام کے سنگ

مصنف

حضرت انوار المصطفٰے صاحب

پبلشرز

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ) بلال ٹاون بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

DATA ENTERED
M-29-Jul-07

Marfat.com

297.4
7579
ش
159419

جملہ حقوق بحق خدمت الناس اسلامک سوسائٹی محفوظ ہیں

نام کتاب	شیطانی ڈنگ حرام کے سنگ
ناشر	خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ)
اشاعت اول	2017
کمپوزنگ	سفینۃ الاسلام کمپوزنگ سنٹر
تعداد	
قیمت	

مصنف

حضرت انوار المصطفٰے صاحب

ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش

فاضل علوم اسلامیہ، بی ایڈ

پبلشرز

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ) بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

حسن انتخاب

باب اول 11

دین

اور

سوچ، خیال، رائے کی سمجھ

☆دین---------------------------------------12
☆خیال، سوچ اور رائے کی سمجھ-----------------------------12
☆تصویر اور عکس میں فرق-----------------------------13
☆کیا تصویر کے فتویٰ جواز یا ناجائز پر عمل کیا جائے-----------------------20
☆حضرت صاحبزادہ محمد مدنی صاحب کچھوچھہ----------------------22
☆سوالات مفتی اعظم محمد اختر رضا خاں بریلی-----------------------27
☆صاحبزادہ مدنی صاحب کی رائے-----------------------33
☆جواب الجواب مفتی اعظم محمد اختر رضا خاں صاحب-----------55
☆جاندار کی تصویر کے متعلق-----------------------------127
☆حضرت احمد رضا خاں صاحب-----------------------------127
☆شیخ حضرت اشرف علی تھانوی صاحب-------------------------128
☆جاندار کی تصویر ولایتی فوٹو اور سائنسی ایجادات----------------129
☆حضرت غلام رسول سعیدی صاحب-------------------------129

Marfat.com

☆جاندار کی تصویر اور حرام امور پر آگاہی---------------------130
☆ٹی وی اور ویڈیو فلمیں---------------------131
☆فقہی اور شرعی مسائل---------------------135
☆حرام استعمال---------------------136

ہر دور کے جدید علماء مشائخ دانشور وغیرہ

اور

جدید پیغام 139

☆یہ ظل کیا ہے---------------------150

باب دوم

قرآنی احکام 151

☆تصویر کا قرآن وسنت میں حکم---------------------152
☆حرمت---------------------152
☆علل---------------------153
☆پانچ مشہور بت---------------------154
☆آواز مومن کی جبکہ تصویر اور عکس وجود کا ہے---------------------156
☆قرآنی احکام کا احیا اثبات اور حفاظت جو کہ
حرام عمل کی کلی نفی سے ممکن ہے۔---------------------162
☆سنت کی سربلندی---------------------170
☆غیر اسلامی اور غیر قرآنی خلط ملط---------------------184

Marfat.com

☆تصویر بے حجابی کا چپ ماتم------------195

☆آواز ہے نہ کہ جاندار کی تصویر، ویڈیو------------199

☆رنگ و بو کی مہک------------200

☆دو چیزیں، سجدہ تعظیمی اور جاندار کی تصویر------------201

☆میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ------------207

☆گناہ وہ ہے جو کسی کے دل میں کھٹکے------------222

☆بے دینی کا جواب دینی نصیحت------------229

☆حسن مرد و عورت اللہ تعالیٰ سے امانت اور دینی حیا ہے------------234

☆کتا اور تصویر------------236

☆تکلیف------------238

☆سخت ترین عذاب------------239

☆تصویروں کو زندہ کرنا------------241

☆جہنم کا مسلط ہونا------------242

☆علیحدہ علیحدہ عذاب------------243

☆مکروہ------------243

☆حکم نماز------------244

☆لباس تکیہ بستر وغیرہ------------245

☆چہرہ------------246

☆گڑیوں اور مجسم کھلونے وغیرہ------------251

☆ہم سوچتے خیال کرتے اور دینی رائے کیوں نہیں دیتے؟------------255

Marfat.com

باب سوم 257

ابلیسی، شیطانی ڈنگ اور جائز دوا

☆اسلام دشمن اقوام اور فحاشیوں کا نیٹ ورک ---------------- 258
☆ابلیسی دعوت اور قومِ مسلم ---------------------- 259
☆شیطانی لہو ولعب، غناء ---------------------- 261
☆قرآنی حکم، گانا بجانا ---------------------- 263
☆لہوالحدیث کی تفسیر ---------------------- 265
☆شیطانی آواز و ڈنگ ---------------------- 266
☆گانا اور آئمہ اربعہ ---------------------- 268
☆پیر کرم شاہ صاحب ---------------------- 270
☆علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ---------------------- 270
☆مفتی محمد شفیع صاحب ---------------------- 271
☆حرمتِ آلاتِ غناء اور سخت وعیدیں ---------------------- 272
☆مسخ بگاڑ ---------------------- 274
☆بندر و خنزیر ---------------------- 275
☆نامقبولیت ---------------------- 276
☆حلال کے نام حرام ---------------------- 277
☆عبرت ---------------------- 281
☆شیطانی رفاقت ---------------------- 283

Marfat.com

☆سواری ---------- 284

☆نفاق کا بیج ---------- 284

☆خدائی لعنت ---------- 285

☆شرم وحیا کا جنازہ ---------- 285

☆غیض وغضب ---------- 286

☆بجنا بجانا ---------- 286

☆شیطانی ڈھینچوں ---------- 288

☆بانسری ---------- 289

☆حرام کمائی ---------- 291

☆ مقصدیت دین ---------- 291

☆ایک واقعہ ---------- 292

☆گواہی قبول نہیں ---------- 293

☆خاص انعام ---------- 294

☆آلاتِ موسیقی سے دوری پر ---------- 294

☆جنت اور موسیقی ---------- 296

☆ماحصل ---------- 302

☆حدی ---------- 304

☆اچانک آواز ---------- 307

☆گھنٹی، گھنگھرو پازیب وغیرہ ---------- 309

☆دیگر حکم ---------- 314

Marfat.com

☆عیدین شادی وغیرہ پر دف بجانا ---------------------- 315

☆سماع (قوالی) و آلاتِ موسیقیہ ---------------------- 329

☆قوالی اور صوفیاء کرام ---------------------- 330

☆آلاتِ موسیقی وسماع اور فقہا کرام ---------------------- 332

☆شرائط ---------------------- 335

☆برائی کا انجام ---------------------- 366

☆علاجِ قرآنی ---------------------- 367

☆ایک گویا ---------------------- 372

☆حیا نہ رہے تو جنازہ پھر دھوم سے نکلے ---------------------- 374

☆نادان لڑکیوں کے لیے سبق ---------------------- 376

☆خطبہ امام الحرم ---------------------- 379

Marfat.com

انتساب

اپنے استاد پیر و مرشد
حضرت الحاج اللہ بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور
آپ کے مشن کی سربلندی پر
زندگی گزارنے والوں کے نام

حضرت انوار المصطفےٰ صاحب

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

"توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے"

اور

"گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کے مثل ہے جس پر گناہ نہ ہو"

ایک حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سرزمین پر ناموافق اور مہلک میں آئے اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا وغیرہ لدا ہوا ہو یہ شخص اپنا سر رکھ کر سو جائے اور پھر جو جاگے تو سواری نہ پائے اور اس کو ڈھونڈنے لگے یہاں تک کہ جب اس پر دھوپ اور پیاس اور جو کچھ خدا کو منظور ہو اس کی شدت اور غلبہ ہو تو کہے کہ میں جہاں تھا وہاں ہی واپس چلوں اور سو جاؤں تا کہ مر جاؤں اور وہاں پہنچ کر مرنے کے لیے اپنے ہاتھ کو سر تلے رکھ کر سو جائے اور پھر جو آنکھ کھلے تو دیکھے کہ جس سواری پر توشہ وغیرہ تھا وہ پاس کھڑی ہے تو جتنی خوشی کہ اس شخص کو اپنی سواری ملنے کی ہوگی اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ یہ شخص شدت خوشی میں جو شکر خداوندی بجالائے تو مارے خوشی کے زبان سے یوں نکلے کہ الٰہی تو میرا بندہ ہے تیرا پروردگار ہوں یعنی خوشی میں الفاظ کی تقدیم اور تاخیر کی تمیز نہ رہے۔

Marfat.com

باب اول

دین

اور

سوچ، خیال، رائے کی سمجھ

Marfat.com

دین:۔

نئی سائنسی ایجادات ہونے کی وجہ سے دینی احکام، بدل، نہیں جاتے، قیامت تک حرام جو کہ حرام اور حلال جو کہ حلال ہی رہتا ہے۔ کوئی نئی ایجاد سنت کو مٹانے، حرام کو حلال کرنے جب کہ دیسی حرام چیز کو ولایتی، سائنسی ہاتھ سے حلال نہیں کر سکتی۔

خیال، سوچ اور رائے کی سمجھ:۔

1۔ دنیاوی ترقی کی نئی ایجادات سے دین کو پھیلایا اور فائدہ حاصل کیا جائے۔

2۔ دین در حقیقت، حرام چھوڑنا یعنی، ہر عمل سے حرام کو نکالنا اور ترک کرنا ہوتا ہے، یہ کوئی جان اور مال کا بچانا تو ہوتا نہیں کہ جس کے لیے کتار کھنا جائز ہو جاتا ہو یہ تو قرآن کو بچانا، دین کو پھیلانا، اور حرام کو چھوڑنا ہے نہ کہ جس کے لیے کتار کھنا، حرام عمل، جاندار کی ویڈیو وغیرہ سے دین کی حفاظت، نشر و اشاعت کرنا یہ دین ہوتا ہے اور نہ ہی ایجادات سے دینی حلال فائدہ جو قرآن و سنت کے احکام، حلال و حرام کو زندہ کرتا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتے ہوئے قیاس کرنا بکواس حرام ہوتا ہے:

جب کوئی جاندار ہے تو اس کا عکس بھی ہوتا ہے اور عکس سے تصویر بھی بنتی ہے۔ نص صریح کے ہوتے ہوئے کہ کوئی اپنا عکس غیر کو نہ دکھائے کہ یہ بے حیائی بے پردگی اور اُپس کے تعاون میں خیانت ہے۔ جبکہ مسنون عکس کا دیکھنا موجود

Marfat.com

ہونے پر کوئی آئینہ میں عکس کا قیاس ان آلات پر کرتا ہے جو جاندار کے عکس کو محفوظ کرتے اور جاندار کے عکس سے تصویر بناتے ہیں تو یہ قیاس نص صریح کے ہوتے ہوئے حرام ہوتا ہے۔

کسی جاندار کی تصویر بنانے پر، جو کہ شریعت مطہرہ علیھا الصلوۃ والسلام میں حرام ہے کوئی قیاس آئینے یا پانی میں خود بخود عکس آنے پر کرتا ہے تو یہ قیاس، حکم صریح تصویر کا ہونے پر، حرام کلام ہوتا ہے۔

معافی مانگنا اعلیٰ ظرفی اور سنت پر عمل میں زندگی سے حرام نکال باہر کرنا، ہی اعلیٰ اخلاق ہوتا ہے۔

☆

تصویر اور عکس میں فرق

عکس انسانی اور کیمرہ کی آنکھ، پانی شیشے وغیرہ میں پڑتا، آتا، ہوتا ہے.

کسی چیز کا عکس آنکھ وغیرہ میں ہوتا ہے، نہ کہ چیز کا وجود آنکھ میں جا پڑتا اور آجاتا ہے.

انسانی یا کیمرہ کی آنکھ وغیرہ، جب اپنے موجود عکس کو محفوظ کرتی ہے، تو یہ تصویر ہوتی ہے جو کہ وہ کسی دوسرے کی نظروں میں عکس کے طور آجاتی ہے۔

مکلف، مسلمان کی انسانی آنکھ میں جب کسی جاندار کا عکس پڑتا، آتا اور ہوتا ہے تو یہ دونوں، حلال اور حرام ہو سکتے ہیں۔ حرام سے آنکھ نہ پھیرنے پر، یہ عکس آنکھ میں گناہ ہوتا ہے جبکہ ماں باپ وغیرہ کا عکس، آنکھ میں نیکی ہوتا ہے۔

Marfat.com

کیمرہ بے جان وغیرہ میں عکس، گناہ نہ ثواب جب تک کہ وہ، محفوظ یعنی، تصویر ہو کر دوسروں کی نظر میں نہ آجائے.

ایسا عکس جو کسی جاندار کا بے جان، چیز میں ہوتا ہے، تو وہ چیز مکلف نہیں، جبکہ پھر عکس کو تصویر بنانے اور بنوانے والا، گنہگار ہوتا ہے۔

تصویر کی بنیاد عکس ہے جس سے کوئی تصویر بنتی اور ہوتی ہے جو کہ عکس کا محفوظ کرنا ہے جو کہ پھر دوسرے کی نظروں میں بھی عکس کے طور، وہ آجاتی ہے.

☆

مجسمے کی حرمت پر اجماع ہے، مگر قلم یا برش سے بنائی گئی تصویر کو علما کی ایک جماعت نے حرمت سے خارج مانا ہے،

امام نووي رحمہ اللہ تعالي نے شرح مسلم میں فرمایا:

" وقال بعض السلف إنما ينهى عما كان له ظل ولابأس بالصور التي ليس لها ظل وهذا مذهب باطل."

اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض سلف صالحین کا یہ مذہب تھا کہ حرمت مجسمے کے ساتھ خاص ہے اگرچہ یہ مذہب امام نووی اور جمہور کے نزدیک ضعیف ہے.

مثال کے طور پر:

1) حضرت عمران بن حصین صحابی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

Marfat.com

2) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے فقہائے مدینہ میں سے مشہور تابعی فقیہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ،

3) امام مالک بن انس،

4) امام ابو سعید اصطخری شافعی رحمہ اللہ تعالی.

5) امام ابن ابن حمدان حنبلی وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ

حرمت کو مجسمے کے ساتھ خاص کرتے تھے. دیکھئے فتاوی سید علوی بن عباس مالکی مکی رحمہ اللہ تعالی.

مذہب مالکی میں بھی اس قول پر فتوی ہے. دلیل کے طور پر فقہ مالکی کی دو مشہور، معتمد اور متداول کتب کے حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

(1) علامہ صاوی علیہ الرحمۃ کے استاذ، مشہور مالکی فقیہ علامہ شیخ احمد دردیر مالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی "شرح صغیر علی متن خلیل" میں تحریر فرمایا:

" والحاصل أن تصاوير الحيوانات تحرم إجماعا إن كانت كاملة لها ظل مما يطول استمرارد، بخلاف ناقص عضو لا يعيش به لو كان حيوانا، وبخلاف ما لا ظل له كنقش في ورق أو جدار. وفيما لا يطول استمراره خلاف، والصحيح حرمته،"

(ترجمہ): "خلاصہ یہ ہے کہ حیوانات کی تصویریں بالاجماع حرام ہیں اگر کامل الاعضا ہوں جن کا سایہ ہو اُس چیز سے بنی ہوں جن کا باقی رہنا پائیدار ہو. (مثلا

Marfat.com

دھات کا مجسمہ ہو) برخلاف اس ناقص تصویر کے جو ایسے عضو کے بغیر ہو جس کے بغیر حیوان زندہ نہ رہ سکے اگر تصویر حیوان کی ہوں۔ اور اُس تصویر میں جو ایسے مادے سے بنی ہو جس کی بقا پائدار نہ ہو اختلاف ہے اور صحیح اُس کا حرام ہونا ہے۔ " (2/501، دارالمعارف)

2) اسی طرح فقہ مالکی کی ایک اور مشہور، متداول اور معتمد کتاب "حاشية العدوي علي كفاية الرباني" (2/460، دار الفكر) میں ہے:

" والحاصل أن التمثال إن كان لغير حيوان كالشجر جاز، وإن كان لحيوان فما له ظل ويقيم فهو حرام بإجماع، وكذا إن لم يقم كالعجين خلافا لأصبغ، وما لا ظل له إن كان غير ممتهن فهو مكروه، وإن كان ممتهنا فخلاف الأولى وهذا كله في الصور الكاملة، وأما ناقص عضو من الأعضاء الظاهرة فيباح النظر إليه، والحاصل أن ما يحرم فعله يحرم النظر إليه وما يكره يكره وما يباح يباح. "

(ترجمہ) "اور حاصل یہ ہے کہ تمثال اگر حیوان کے غیر مثلا درخت کی ہو تو جائز ہے، اور اگر حیوان کی ہو تو وہ جس کا سایہ ہو اور پائیدار ہو تو وہ بالاجماع حرام ہے، اور اسی طرح وہ بھی حرام ہے جو پائیدار نہ ہو مثلا آٹے سے بنی ہو برخلاف امام اصبغ کے۔ اور وہ تصویر جس کا کوئی سایہ نہ ہو اگر وہ موضع توہین کے غیر میں ہو تو مکروہ ہے اور اگر موضع توہین میں ہو تو خلاف اولی ہے۔ اور یہ سب کامل

Marfat.com

تصویروں میں ہے۔ اور رہی وہ جس کے ظاہری اعضا میں سے کوئی عضو کم ہو تو اُس کی طرف دیکھنا مباح ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ جس کا کرنا حرام ہے اُس کا دیکھنا حرام ہے۔ اور جس کا کرنا مکروہ ہے اُس کا دیکھنا مکروہ ہے اور جس کا کرنا مباح ہے اُس کا دیکھنا مباح ہے۔"

اگرچہ تصویر کی حرمت پر احادیث متواتر المعنی ہیں مگر اُن کی دلالت مجسمے پر قطعی ہے جب کہ منقوش تصویر پر ظنی ہے اسی لیے اس کی حرمت میں اختلاف ہوا۔

ہماری اس تحریر کا مقصد تصویر کشی کو رواج دینا یا تصویر کشی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہر گز نہیں ہے بلکہ کیمرے یا برش کی تصویر کو جائز سمجھنے والوں کو گمراہ کہنے سے روکنا ہے۔ اس لیے کہ اختلافی مسائل میں کسی کو گمراہ کہنا خود گناہ ہے... از: محمد عاقب شافعی قادری...

الجواب

قران وسنت کا حکم بتانا جو کہ حلال وحرام کا، یہی قیامت تک نیکی ہے، جبکہ اصل حکم، حرمت سے ہٹ کر یہ کوئی دینی بات نہیں ہوتی:

عبارات مذکورہ اور کلام کا خلاصہ در حقیقت، حرمت جاندار کی تصویر کے ثبوت میں ہے، نہ کہ فرع اصل سے ہٹ کر ہوتی ہے، اصل حکم، حرمت ہو تو فرع کبھی جواز کی نہیں ہوتی۔

حرمت جاندار کی تصویر بنانا ہے، پائیداری ناپائیداری حرمت، ثبوت نہیں،

Marfat.com

کوئی جاندار کی تصویر بنانے کی نیت سے ہی کوئی عمل کرتا ہے، چاہے برش قلم کیمرہ وغیرہ کل اور آج کی کوئی بھی چیز اور نیت سے ہو تو یہ نیت بھی فاسدہ اور عمل بھی حرام کلام ہو گا۔

جاندار کی تصویر، اس لیے، حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جاندار جوڑا جوڑی کو پردہ دیا ہوا ہے جو کہ حرمت میں یہ علت خصوصی طور رہے، تاکہ کوئی یہ بے پردگی نہ کرے، اس لیے بے جان کی تصویر کی اجازت ہے کہ وہ فطرت کا حسن بے نقاب ہے۔

کیا ایسی بے پردگی جو آج کیمرے وغیرہ سے جاندار کی تصویر بنا کر کی جارہی ہے جو حرمت کی علت کے برعکس غیر اسلامی اور بے پردگی بھی ہوتی ہو، جسے دین حرام کھلی بے حیائی اور بے پردگی بھی کہتا ہو، پھر کون اسے فلمسازوں فلم بینوں خود نمائی کرنے والوں کے لئے حیا کہہ اور دینی پردہ مان سکتا ہے، کون ہے جو اس کھلی گمراہی کو آنکھیں بند کر کے قبول کرتا ہو، جبکہ حرمت اور عملی نمونہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک موجود ہو۔ فرمایا کہ جاندار کی تصویر نہ بناؤ اور آپ نے خانہ کعبہ اور گھر میں بنی ہر تصوہر کو نکال کر قیامت تک اس کا۔ بنانا ہی حرام فرمادیا، کیا یہ کہنا کہ تصویر کا بنانا، تصویر بنانے سے خارج ہو گا جبکہ اہل فقہ نے اسے ضعیف نہیں باطل کہا ہے۔

تصویر کے محض بنانے پر نیت بھی فاسدہ اور نیت پر بننے والی تصویر بھی حرام ٹھرائی اور یہ ہوئی۔

Marfat.com

اس لیے یہ اسلامی اصول ہے کہ حرام کا وسیلہ بھی حرام اور حلال کا وسیلہ بھی حلال ہوتا ہے.

☆

جی ہاں، یہ بنانا حرام ہے:.

آج یا کل فرعون یا کسی کا مجسمہ تمثیل تصویر بنائی اور اسے، خدا سمجھ کر پوجا جائے، تو کفر شرک اور مخلوق سمجھ کر تو یہ حرام ہے، جبکہ اس کا بنانے والا کافر مشرک یا حرام کا مرتکب.

مومن مومنہ یا کسی جاندار کی تصویر مجسمہ تمثیل وغیرہ بنائی اور اس تصویر مجسمے تمثیل وغیرہ کو پوجا تو کفر شرک اور محض بنانے والا، حرام کا مرتکب کہ جاندار کی تصویر بنا کر حرام کا مرتکب.

کہیں کوئی مومن مومنہ اور کسی جاندار کی تصویر بنا کر پوجا تو نہیں کرتا کرواتا لیکن، جاندار کی حرمت قطعی میں جو مقاصد دینی ہیں ان کے خلاف کا ارتکاب بھی جو کہ حرام ہی ہوتا ہے، جبکہ اس کا بطور نیکی ارتکاب جو کہ ایک علیحدہ بیچارگی ہی ہوتی ہے.

کوئی ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جہاں آئینہ وغیرہ سے جاندار کی صورت سامنے پڑتی ہے تو یہ نماز مکروہ تحریکی ہے، جس کا لوٹانا واجب ہے.

قطعی الثبوت، نص اور فروعی مسائل کی تقسیم ایسے ویسے نہیں کہ جو آج کل بغیر سمجھ کے کہا جاتا ہے.

Marfat.com

فرعی مسئلہ اپنے اصل کے تابع، اثبات میں ہوتا ہے، یہ نہیں کہ اصل حرمت اور فرع حلت ہو.

☆

ایسا نہیں، ہر جاندار کی تصویر بنانا یہ حکم قطعی سے ہے، جبکہ اس کی ہر فرع، جو کہ حکم قطعی کی سمجھ، ظنی ہوتی ہے جو کہ اپنے اصل کے تابع ہو گی.

☆

جی ہاں!

قطعی حکم کا اطلاق جاندار کی تصویر مجسمہ وغیرہ بنانے بنوانے پر ہے، کوئی اپنی یا کسی جاندار کی تصویر نہیں بناتا، تو اس میں حرام، جواز وغیرہ دینے کی کیا نص اور کیا جواز ہو!

☆

کیا تصویر کے فتویٰ جواز یا ناجائز پر عمل کیا جائے؟

اور باقی یہ بات کہ دونوں مسئلوں پر جس پر چاہیں عمل کریں......

یہ ٹھیک نہیں!

جس پر چاہیں عمل ہرگز نہ کریں کوشش یہ کریں کہ سنت پر عمل ہو جائے جو کہ فتویٰ سے اونچی، دین اور پہلے مومنین کا عمل رہا ہے، پانی شیشے میں عکس وغیرہ کی باتیں انہیں بھی پتہ تھیں اور ہیں.

Marfat.com

عکس کسی کی آنکھ، پانی، شیشے میں ہو تو یہ عکس ہے اور جب یہی عکس کو جما اور اسے تصویر بنا کر دوسری آنکھ کو دکھا دیا جاتا ہے تو یہ عکس سے تصویر ہو جاتی ہے، کیونکہ ہر تصویر، جاندار کی صورت، عکس سے ہی بنائی جاتی ہے.

یہ موبائل کمپیوٹر کیمرے وغیرہ جب کوئی عکس جما کر غیر شرعی مرد وعورت کو بے پردہ کرتے ہیں تو یہ دوسرا بڑا گناہ ہوتا ہے، جو کہ تصویر بنانے اور بنوانے والے کو، دوسرا بے پردگی اور بے حیائی کا ہوتا ہے. دین میں تو خیال غیر سے منع ہے اور کدھر یہ جیتی جاگتیاں شیطانی رونقیں، العیاذ باللہ!

کوئی عکس سے تصویر بنا کر کہے کہ یہ اس نے شیشہ پانی وغیرہ سے عکس دیکھ کر بنائی ہے اور یہ، اس لیے جائز ہو گئی ہے تو یہ اس کی سمجھ ہے، جبکہ شیشہ پانی وغیرہ سے عکس والا پرے ہو جائے تو عکس ختم ہو جاتا ہے جبکہ ٹی وی کمپیوٹر موبائل سے پرے کیا، وہ مر بھی جائے تو وہ تصویر والا اور بیچاری تصویر والی، وہاں موجود ہی رہتی ہے اور پھر یہ پانی شیشے پر قیاس کتنا غیر منطقی اور بے اصولہ جھولہ ہے کہ پانی شیشہ، کیمرہ ہوتے ہیں اور نہ ہی مصور کا سا ہاتھ کہ عکس دیکھ کر تصویر بنا اور جما دیتے ہوں.

پانی شیشہ تو محض کسی صورت کو منعکس کرتا ہے، کوئی مصور کیمرہ اور انسانی ہاتھ وغیرہ نہیں ہوتا.

باقی جہاں جان مال جاتا ہو، وہاں شریعت میں بقدر ضرورت کے اجازت ہوتی ہے نہ کہ یہ دین پھیلانے کے لیے، جاندار کی ویڈیو جو کہ حرام ہیں۔

Marfat.com

سوال والجواب

حضرت صاحبزادہ محمد مدنی صاحب کچھوچھہ (انڈیا)

سوال:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعے جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اس پر حرمت اور شرعی ممانعت کا حکم لگے گا کہ نہیں؟

علمائے کرام کی تقاریر اور بیاہ شادی کے موقع پر تصاویر کا نکالنا اور ویڈیو کیسٹ پر پروگرام کو ریکارڈ کرنا یادگار کے طور پر یا علمائے کرام کی تقاریر سے تبلیغ وہدایت کی نیت سے ویڈیو بنانا جائز ہے کہ نہیں

المستفتی محمد اصحاب نبی بخش اشرفی

نائب صدر جمیعتہ الاسلام ڈین ہاگ (ہالینڈ)

الجواب:۔

مذکورہ بالا سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل ویڈیو کیمرے کی حقیقت اور نوعیت سے واقف کار نہیں ہے جبھی اس نے اس کو تصویر کشی کا آلہ سمجھ لیا ہے اور اس کے خیال میں ویڈیو کیسٹ کے فیتے میں تصویریں ہوتی ہیں جنہیں ٹی وی کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے حالانکہ تحقیق اس کے خلاف ہے میں نے اس سلسلے میں بذات خود ویڈیو اور ٹی وی کے مسلم اور غیر مسلم ماہرین سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کیں تحقیق کے بعد کے بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو

159419

Marfat.com

کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں شعاعوں (RAYS) یعنی کرنوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔

ٹیپ ہو جانے کے باوجود جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوئی بلکہ وہ غیر مرئی (نہ نظر آنے والی) ہوتی ہیں اسی طرح ان شعاعوں کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی جنہیں دیکھا جاسکے۔ المختصر ویڈیو کیمرے کا کام انہیں غیر مرئی شعاعوں اور آوازوں کو ٹیپ کرنا ہے۔ لہذا اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں جن میں باقاعدہ تصویریں چھپتی ہیں جو دیکھی بھی جاسکتی ہیں اور جنہیں پردہ پر بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے۔

ویڈیو کیسٹ کے ٹیپ مقناطیسی ہوتے ہیں جو مذکورہ شعاعوں کو جذب کر لیتے ہیں پھر جب انہیں ٹی وی کے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان شعاعوں کو صورت میں بدل کر اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے

چونکہ یہ صورت متحرک (حرکت کرنے والی) اور غیر قار (جو باقی نہ رہے) ہوتی ہے اس لیے اس کو عام آئینوں کی صورت پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

جب تک آئینے کے روبرو رہیے اس میں صورت رہے گی اور ہٹ جانے کی شکل میں ختم ہو جائے گی۔ یوں ہی جب تک ویڈیو کا رابطہ ٹی وی سے رہے گا تصویر نظر آئے گی اور رابطہ منقطع ہوتے ہی تصویر فنا ہو جائے گی۔

رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ پیدا کرنے کے لیے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جاکے صورت نظر آئی ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ

Marfat.com

آئینہ میں پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے ان متحرک وغیر قار (فنا) تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیر قار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ پردہ فلم کی تصویریں در حقیقت جامد وساکن ہوتی ہیں جس کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔

ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے ویسے بھی پردہ فلم پر جن جامد وغیر متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے غیر متحرک وجامد ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔

ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل بر خلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں اور جب اس کے شعاعیں ٹی وی میں پہنچ کر تصویر کی شکل اختیار کرتے ہیں تو وہ متحرک اور غیر قار ہوتے ہیں۔ اس لیے ٹی وی کی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جاسکتا۔ اس مقام پر یہ بات بھی خالی از فائدہ نہیں کہ جن پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ کے بغیر براہ راست ٹی وی سے نشر کیا جاتا ہے ان میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کیمروں اور مشینوں کے ذریعہ انہیں ریز (شعاعوں) کو ٹی وی ٹاور تک پہنچایا جاتا ہے۔

پھر وہی صورت ہو جاتی ہے جو ویڈیو کیسٹ کے رابطہ کی صورت میں ٹی وی سے ظاہر ہوتی ہے اور سارے مناظر نظر آنے لگتے ہیں۔ چونکہ یہ آلات جدید ہیں اس لیے مذکورہ بالا تحقیق نہایت ضروری تھی اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کے معاملے کی طرح ہے

Marfat.com

جس طرح بالاتفاق گراموفون و ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جا سکتی ہے جس کا سننا ان کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر ان چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو۔

رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا نا جائز و حرام ہے چونکہ فلم میں جامد و غیر متحرک تصاویر ہی بنیاد ہیں اس لیے اس کو دیکھنے اور سننے کے تعلق سے جائز و نا جائز کا مذکورہ بالا فرق نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں ان تفصیلات کے بعد سائل کے سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جواب کی یہ صورت ہوئی کہ

ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ بیاہ شادی کے موقع کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے مں شرعا کوئی مضائقہ نہ ہو تو ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں۔

اس صورت میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے آج کل شادی بیاہ میں بے پردگی اور بے حجابی کے سبب عورتیں ہر پروگرام میں پیش پیش نظر آتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں ویڈیو کو ان مناظر سے بچایا جائے اس لیے کہ جس طرح نا

Marfat.com

محرموں کے سامنے ان کا آنا اور نامحرموں کا ان کو دیکھنا اور ان کا گانا سننا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ٹی وی پر بھی ان کو دیکھنے اور ان کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے گا۔

علمائے کرام کی تقاریر، نیز دینی و مذہبی پروگرام کی نشرو اشاعت کے لیے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنا اخلاق و کردار کو خراب کر رہے ہیں نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں نہایت مناسب عمل ہوگا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی، مذہبی، علمی اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہنچا کر ان کے افکار و نظریات کی اصلاح اور اعمال و افعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و اصلاح کا کام انجام دیا جائے۔

اسی طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر۔

محمد مدنی الاشرفی الجیلانی

☆

Marfat.com

سوالات از

قائم مقام مفتی اعظم ہند محمد اختر رضا خان صاحب۔ بریلی شریف (انڈیا)
ویڈیو کیسٹ کے متعلق فتوی ملاحظہ ہو۔ اس فتوی پر چند سوالات جو خاطر فاتر میں آئے تحریر ہوتے ہیں۔

1۔ ویڈیو کیسٹ میں اس کے سامنے والے چہروں کی شعاعوں کو کس لیے ٹائپ کیا جاتا ہے۔

2۔ وہ مقصد کہ ان شعاعوں کو صورت میں بدلنا ہے شرعا" جائز ہے یا ناجائز"

3۔ پہلی صورت میں اس کے جائز ہونے پر شریعت مطہرہ سے کیا دلیل ہے۔
دوسری صورت میں یہ حکم میں اپنے مقصد کا تابع ہو کر جائز ہو گا کہ نہیں۔ نہیں تو کیوں نہیں؟

4۔ شعاعوں کا صورت میں بدلنا انسان کا فعل (کام) ہے یا وہ خود بخود صورت میں بدل جاتی ہے۔ تقدیر ثانی ظاہر البطلان ہے ہر تقدیر اول یہ تصویر سازی ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کیوں اور ہے تو ناجائز کیوں نہیں۔ نیز عمامات نصوص (واضح احکامات) سے اس طرح کی جاندار صورتوں کو کون سے مخصص (خصوصی وجہ) نے نکال کر دوسری جاندار صورتوں سے جدا کر کے بے جان اشیاء کی صورتوں سے ملا دیا۔

5۔ اور اگر کوئی مخصص نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ تصویریں نہ حکما مثل بے جان تصاویر مباح (جائز) ٹھہریں عرفا (عام طور پر) انہیں بے جان کی تصویر کہنا روا

Marfat.com

بلکہ عرفاً (عام طور پر) ان پر بھی جاندار کی صورت کا اطلاق (لاگو ہونا) ہوتا ہے۔ تو یہ کہنا کیونکہ صحیح ہوگا کہ اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں حالانکہ ساختہ انسان ہونے اور تصویر جاندار ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ پھر جب عمومات نصوص دونوں کو شامل تو قیاس کی کس نے ٹھہرائی۔

6۔ہاں اس لحاظ سے یہ تصویریں فلمی فیتوں کی تصویروں سے جدا ہیں کہ فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیائ کا عکس ہوتی ہیں اور ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں۔ جس طرح آرٹسٹ لکیریں کھینچ کر ملا دیتا ہے تو تصویر بن جاتی ہے تو یہ تصویریں سامنے والی چیز کا عکس نہیں بلکہ ان کے مماثل (برابر) تصویریں ان شعاعوں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں۔

مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کوئی تصویر نہیں چھپتی بکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں کی شعاعوں یا کرنوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے پھر جب انہیں ٹی وی سے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان شعاعوں کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے تو ٹی وی کے سامنے کوئی صورت والا نہیں ہے جس کا عکس ٹی وی کے آئینہ نے دکھایا بلکہ یہی شعاعیں صورت میں بدل گئیں اور آئینہ سے صورت نظر آئی تو یہ کہنا کیونکہ درست ہوگا کہ چونکہ یہ صورت متحرک وغیر قار ہوتی ہے اس لیے اس کو عام آئینوں کی صورتوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ ٹی وی کا وہ آئینہ خاص آئینہ

Marfat.com

ہے جیسا کہ ظاہر جس میں شعاعوں سے تصویر بنتی ہے اور بے شرط مقابلہ ذو الصورۃ نظر بھی آتی ہے۔

7۔ کیا متحرک (حرکت کرنے والی) و غیر قار (جو باقی نہ بچیں) صورتیں بنانا مباح (جائز) ہے اگر ایسا ہے تو اس پر شریعت مطہرہ سے کیا دلیل ہے؟

8۔ ساکن و جامد صورت آئینہ سے یا ٹی وی سے دکھائی جائے تو کیا وہ بوجہ متحرک و غیر قار ہونے کے جائز ہو جائے گی اور اسے دیکھنا جائز ہو گا یا نہیں بر تقدیر اول اس امر کی دلیل مطلوب کہ صورت ساکنہ اگر متحرک ہو جائے تو حرمت زائل ہو جاتی ہے اور وہ مباح ہو جاتی ہے بر تقدیر ثانی یہ صورتیں متحرک و غیر قار ہو جانے کے باوجود ناجائز کیوں ٹھہرے گی۔

9۔ پھر اس مقصد سے ان تمام صورت ساکنہ کو رکھنا مباح ہو گا تو متحرک و غیر قار کی کیا تخصیص

10۔ آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیرہ کی تصویریں جو آگ لگنے سے پہلے سمٹی ہونے کی وجہ سے بہت چھوٹی اور غیر ظاہر ہوتی ہیں پھر آگ دیکھ کر پھیلتی ہے اور ظاہر ہو جاتی ہیں یہ بھی بوجہ متحرک و غیر قار ہونے کے جائز ہونا چاہیے۔
آتشبازوں کو اس دلیل سے رخصت ہاتھ آئی کہ نہیں۔

11۔ جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی تو یقیناً اس میں کسی صورت کا عکس نہیں ہوتا کہ تصویر چھپنا اور عکس اترنا ایک ہی بات ہے اس لیے مجیب فاضل نے مکرر فرمایا ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل بر خلاف ہے۔ اس

Marfat.com

میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں تو یہ کہنا کہ یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے بیان کا تضاد ہے کہ نہیں۔

12۔ ویڈیو کیسٹ میں کون سی صورت تھی جو منعکس ہوئی۔

13۔ ان متحرک وغیر قار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیر قار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ آخر کیوں اور یہ سوال پھر لوٹتا ہے کہ عمومات نصوص دونوں کو شامل پھر قیاس کی کیا حاجت اور متحرک وغیر قار تصویریں در حقیقت جامد وساکن ہوتی ہیں جن کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے محتاج بیان ہے۔

14۔ اور یہ مثال دینا کہ جیسے ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے اس پر عرض ہے کہ اس مثال کا اس ممثل پر انطباق مبرہن اور وجہ مماثلت روشن نہ کی گئی۔ بہتر ہوتا کہ اسے مبرہن اور مبین (واضح) کیا جاتا۔

15۔ کوئی کہہ سکتا کہ چلتی ٹرین میں درخت وزمین پیچھے بھاگتے اس لیے نظر آتے ہیں کہ جسم کو ٹرین کی حرکت سے حرکت عارض ہوتی ہے اس لیے نگاہ غیر قار ہوتی ہے تو درخت وغیرہ جو متحرک نظر آتے ہیں یہ بات فلمی فیتوں میں نہیں فافترقا۔

16۔ پہلے تو جامد ومتحرک کا تفرقہ ثابت فرماتے بغیر اس کے تفرقہ پر بنیاد رکھنا غیر ثابت پر بنیاد رکھتا ہے کہ نہیں۔ نہیں تو کیوں نہیں، ہے تو اس پر بنائے کار کیا مفید

Marfat.com

17۔ اور جب کہ جامد و متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے جامد و غیر متحرک ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا پھر یہ کہنا اس کے لیے ٹی وی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا کیا فائدہ مند ہے کہ بنائے کار ہی کسے تسلیم ہے۔

18۔ اس پر یہ کہنا کہ اس تحقیق کے بعد اس پر معروض ہے کہ کون سی تحقیق کے بعد ابھی تو وہ تفرقہ ہی ثابت نہ ہوا تو تحقیق کیا ہوئی۔

19۔ اور یہ جو کہنا کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کی طرح ہے اس پر گزارش ہے کہ گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ میں اصلاً کوئی صورت چھپتی ہی نہیں تو اس سے تمثیل (مثال) دے کر تطویل کلام (بات کو زیادہ کرنا) کی کیا حاجت رہ گئی اور رہی آئینوں سے مثال کی بات تو عرض ہے کہ ہم پہلے گزارش کر آئے کہ یہ خاص آئینہ ہے وہیں ہم نے وجہ فرق بھی ذکر کی پھر اس کے باوجود اسے عام آئینوں پر قیاس کرنا کیا معنی۔

20۔ قیاس کی مجتہد کو اس وقت اجازت ہے جب کسی واقعہ میں اسے نصوص نہ ملے۔ نص کے مقابل تو مجتہد کو بھی قیاس ممنوع اور کرے تو نامقبول تو عمومات نصوص مفیدہ تحریم کے مقابل قیاس اور وہ بھی غیر مجتہد کا کیوں کر مقبول ہو گا۔

21۔ یہ دعوی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت و ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس

Marfat.com

پر ہوتا ہی نہیں خود مجیب فاضل کے اقرار کے خلاف ہے وہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ ٹی وی ان شعاعوں کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے تو جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کا اطلاق اس پر کیوں نہیں ہوتا۔

22۔ اور یہ جو فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ مضائقہ نہیں علی الاطلاق ہے یا مقید بقیود ہے۔ بر تقدیر ثانی وقیود کیا ہیں بر تقدیر اول اسے دیکھنے میں کوئی مصلحت دینی یا دنیوی معقول و مقبول عند الشرع نہ ہو تو بھی اسے دیکھنا جائز ہو گا۔ پھر اس تقدیر پر لہو ولعب کی کیا تعریف ہو گی اور اس کا مصداق کیا ہو گا۔

23۔ جن افعال میں لہو ولعب غالب ہوں ان میں سبیل اطلاق منع ہے یا اطلاق جواز

24۔ محرم و مبیح قول و فعل صریح و محتمل جب متقابل ہوں تو ترجیح کسے ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ

شب 5 ربیع الاخر 1405 ہجری 1984 عیسوی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم ستوی غفرلہ القوی

مرکزی دار الافتاء 82 سوداگران بریلی شریف

5 ربیع الاخر 1405 ہجری 1984 عیسوی

Marfat.com

حضرت محمد مدنی صاحب کی رائے:۔

1۔اس ناچیز کے خیال میں آئینے اور ٹی وی کے ناپائدار عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر، تمثال، مجسمہ، اسٹیچو وغیرہ کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ پائیدار ہونے سے پہلے عکس صرف عکس ہی رہتا ہے تصویر نہیں بنتا اور جب اسے کسی طرح پائیدار کرلیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے۔

اب رہ گیا فہم ناظرین کے اعتبار سے ناپئدار عکوس کو اگر تصویر تمثال، مجسمہ وغیرہ کا نام دیا جائے تو یہ مجاز ہوگا اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مرادلینا متعذر و مہجور نہ ہو۔۔۔یا۔۔۔ مجاز مرادلینے میں کوئی واضح قرینہ نہ ہو تو حقیقی معنی ہی مرادلینا صحیح ہے۔ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہوں یعنی پائیدار ہوں جنہیں سر بریدہ بھی کیا جاسکے جن کے عضو مٹائے بھی جاسکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جاسکے۔

ظاہر ہے کہ ناپائیدار عکوس کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جاسکتا۔ المختصر حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے

Marfat.com

ناپائیدار عکوس داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لیے کسی مخصص کی ضرورت ہو۔

2۔ موجودہ معروف ومتعارف آئینہ بالکلیہ انسانی صنعت گری ہے لہذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی دخیل ہے جب بھی اس کا حکم آئینے کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہیے کیونکہ غیر قار وناپئدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔

نوٹ:۔ یہ معروضہ نمبر 1 نمبر 2 حضرات غزالی دوراں کی بارگاہ میں بھی بذریعہ خط پیش کیا تھا حضرت قبلہ گاہی نے ان معروضات کے مندرجات کی بھی بالکلیہ فرمادی ہے۔

3۔ رئیس الفقہاوالمفسرین حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب قدس سرہ العزیز نے تصویر کشی کے تعلق سے ایک سوال کے جواب میں واضح لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"باقی رہنے والی صورت کشی حرام ہے" فتاوی نعیمیہ ص48

4۔ جس طرح آئینے کے عکوس کی اصل قریب ریز (کرنیں) ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ریز ہیں جس طرح آئینے کے عکوس متحرک وغیر قار ہیں۔ اسی طرح ٹی وی کے عکوس بھی متحرک وغیر قار ہیں جس طرح آئینے میں عکوس کے ظہور کے لیے ریز کا وجود ضروری ہے اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہور عکوس کے لیے ریز کا وجود ضروری ہے۔ جس طرح آئینے کے عکوس

Marfat.com

کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کے ظہور میں بھی جعل انسانی دخیل ہے جس طرح ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی صورت میں آئینوں سے عکوس غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں بھی نہیں رہتے اسی طرح ٹی وی سے ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں بھی نہیں رہتے جس طرح آئینے میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم وثن اور معنی بت میں نہیں ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جاسکتا۔ اس لیے کہ ناپائیدار وغیر قار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔

چونکہ پائیداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں جگہ مفقود ہے لہذا حرمت وحلت کے تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہی ہو گا۔ نیز جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کوئی نص نہیں ہے بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی حرمت کے لیے بھی کوئی نص نہیں ہے۔

5۔ یہاں عقلاً کئی احتمالات نکالے جاسکتے ہیں پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص ہو اس صورت میں ہر تصویر عکس ہے لیکن ہر عکس تصویر نہیں۔ مثلاً آئینوں کے عکوس اور ظاہر ہے کہ خاص کی حرمت عام کی حرمت کو مستلزم نہیں لہذا پائیدار عکوس یعنی تصاویر کی حرمت سے ناپائیدار عکوس کی حرمت ثابت نہ ہو گی۔

Marfat.com

دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائیدار اور ناپائیدار دونوں طرح کے عکوس پر بطور اشتراک لفظی ہو اس صورت میں عند الاطلاق تصویر کے متعدد معانی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوگا تو اب اگر حرمت کے نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد پائیدار عکوس ہیں تو پھر ناپائیدار عکوس خود بخود ضابطہ حرمت سے نکل گئے اور اگر ان نصوص میں تصویر سے مراد ناپائیدار عکوس ہیں تو پھر پائیدار عکوس دائرہ حرمت سے باہر ہو گئے۔ ویسے بھی میں ان قرائن کی طرف واضح اشارہ کر چکا ہوں کہ تصویر کو لفظ مشترک قرار دینے کی صورت میں بھی نصوص حرمت میں اس سے پائدار عکوس ہی مراد لینا صحیح ہے۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ عکس نہیں تو اس صورت میں تصویر بول کر عکس مراد لینا اور بھی ظاہر البطلان ہو گیا۔ چوتھا احتمال یہ ہے کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو یعنی ہر عکس تصویر ہے اور ہر تصویر عکس ہے اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص جملہ پائدار و ناپائدار عکوس کو شامل ہوں گے لہذا آئینوں کے عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے۔

اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لیے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم کی مخصص بن سکی تو پھر جملہ ناپائدار عکوس علت تخصیص میں اشتراک کے سبب دائرہ حرمت سے نکل جائیں گے۔

Marfat.com

اگر یہ کہا جائے کہ عکس و تصویر میں عام خاص من وجہ کی نسبت ہے یعنی کہیں ایسا ہو گا کہ ایک ہی چیز تصویر بھی ہو گئی اور عکس بھی۔ مادہ اجتماع میں تو بات ظاہر ہے کہ ان عکوس کو جو پائدار کر لیے جائیں تصویر بھی کہا جا سکتا ہے اور عکس بھی۔ رہ گئے مادہ ہائے افتراق تو اس میں ہو سکتا ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ پانی کے اندر کے عکوس عکس تو ہیں مگر تصویر نہیں اور آئینوں کے اندر کی صورت تصویر ہے عکس نہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ کوئی اس آخری بات کا ادعا نہیں کر سکتا لیکن اگر کوئی کر ہی لے جب بھی آئینوں کی صورتیں دائرہ حرمت میں آجاتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آئینوں کے عکوس کو عکوس نہ قرار دینے کی حماقت الگ سے گلے لگ جاتی ہے۔

حقیقت و مجاز والے احتمال پر تفصیلی گفتگو عرض کی جا چکی ہے لہذا اس امر پر مزید کسی گفتگو کی ضرورت نہیں۔ المختصر جملہ احتمالات میں سے کوئی ایک ہی احتمال صحیح ہو اب جو جس احتمال کو صحیح باور کرے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ زبان و بیان کے معروف ضابطوں کی روشنی میں اس کی صحت کو ثابت کرے۔

بیان کے معروف ضابطوں کی روشنی میں اس کی صحت کو ثابت کرے۔ ثبوت کے مرحلوں کے گزر جانے کے بعد اس پر کسی تحقیقی کلام کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ خود ناچیز کے نزدیک کیا صحیح ہے وہ ظاہر کر چکا ہے۔

Marfat.com

6۔ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں شعاعوں اور کرنوں کو نہ تصویر کہا جاسکتا ہے نہ عکس۔

7۔ یہ حقیقت ہے کہ عکوس واظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں مگر ایک درمیانی کڑی کو بھی نظر انداز کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں کرنوں کے اور کرنیں تابع ہیں ذی صورت کے۔ پہلے کرنوں کے مراۃ ( ) کے سامنے ہونے کے لیے ضروری تھا کہ ذی صورت مراۃ کے روبرو ہو اور دنوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز یعنی کرنوں کو محفوظ کر لینے کی صورت نکالی ہے اسی فلسفے کے تحت کہ عکوس کی اصل قریب ریز ہیں نہ کی ذی صورت تو جب ہم ان ریز کو ٹیپ کر لیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لیے ذی صورت کا مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔

اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی جب تک مراہ کے سامنے ہے مرائی ہے۔ اس کے ہٹتے ہی مرائی ہونا مفقود مگر جدید ترقی نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لیے اب ذی صورت کا مراۃ کے سامنے ہونا ضروری نہیں ہے اور جب یہ چیز مشاہدے میں آچکی ہے تو پھر اس سے انکار بھی ممکن نہیں اس کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم کسی کی آواز اسی وقت تک سن سکتے تھے جب تک وہ بولتا رہے اور ہمارے سامعہ تک اس کی آواز پہنچتی رہے لہذا ادھر بولنے والا خاموش ہوا ادھر آواز کا سننا ختم ہو گیا۔

Marfat.com

ان حالات میں کسی کی آواز سننے کے لیے اس کا وجود اور وجود کے بعد اس کا بولنا ضروری تھا مگر نئی ایجادات نے جب آوازوں کو محفوظ کرنا شروع کر دیا تو اب کسی کی آواز سننے کے لیے اس کا بذات خود بولنا تو در کنار اس کے وجود کو بھی ضرورت نہ رہ گئی۔

8۔یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریزنہ عکوس ہیں نہ تصاویر لیکن ان ریز میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسے ہر ناتراشیدہ پتھر میں بالقوہ جاندار مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اسی صلاحیت کی بنا پر نہ اسے بالفعل مجسمہ کہا جا سکتا ہے اور نہ اس پر مجسموں کے احکام نافذ کر سکتے ہیں۔

9۔یہ صحیح ہے کہ عکوس واظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح کی رائی جب مراہ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود۔ بس مراہ ہی مراۃ مرئی ہے۔ ویڈیو سے قطع نظر ٹی وی کے عکوس کا بھی بالکل یہی حال ہے جب تک ذی صورت ٹی وی کیمرے کے سامنے ہے اسی وقت تک ٹی وی میں مرئی ہے اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود ہو جاتا ہے۔ بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا ہے۔ ڈائریکٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلاً آپ کیمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریز ٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے ٹی وی ٹاور نے انہیں ٹی وی بکس تک پہنچا دیا اور پھر ٹی وی بکس کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا۔

Marfat.com

اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک کرنیں پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا لہذا ٹی وی سے آپ کا عکس غائب ہو گیا اس طرح ٹی وی کے عکوس بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے۔ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا کہ ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت نکال لی گئی اور چونکہ در حقیقت یہی ریز آئینہ و ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پا لیا گیا تو اب ٹی وی پر ظہور عکوس میں ان عکوس کی اصل بعید یعنی ذی صورت کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی۔

10۔ میرے نزدیک یہ بڑی ہی ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر کرنیں بے روک ٹوک ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی کے متحرک عکوس عکوس رہیں اور اگر یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں تو یہ عکوس عکوس نہ رہ جائیں وہ عکس جو تصویر ہے اور وہ عکس جو تصویر نہیں ہے ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی صرف پائیداری و ناپائیداری ہے۔ شعاعوں کو ٹیپ کر لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا۔

یہ دس معروضات ہیں میرے اصل جواب کے ساتھ ان کو بغور ملاحظہ فرمالیجیے پھر علامہ ازہر صاحب کی تحریر از اول تا آخر پڑھ ڈالیے اگر علامہ موصوف کی اس تحریر میں میرے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مل جاتے ہیں تو یقیناً میرے جواب کا مکمل رد ہے اور اگر جوابات نہیں ملتے تو پھر اس کو

Marfat.com

میرے جواب کارد ہی کیوں سمجھا جائے اس کو کوئی بھی ایسا مناسب نام دیجئے جس سے علامہ کی حیثیت عرفی کا ازالہ نہ ہو۔ اب سوالات ملاحظہ فرمائیں

نمبر 1۔ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ پائدار کرنوں کا تصویر ہونا ثابت کریں اور ثابت نہ کر سکنے کی صورت میں ان غیر جاندار کرنوں کو ٹیپ کر لینے کی حرمت کی دلیل پیش کریں۔

نمبر 2۔ ناپئدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہو تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مدلل و مبرہن فرمایئے۔

نمبر 3۔ ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر و تماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں

نمبر 4:

اگر نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد ہر طرح کے پائیدار و ناپائیدار عکوس ہیں تو ایک طرف یہ ثابت کیا جائے کہ ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں حقیقت و مجاز دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں؟ یا بصورت دیگر ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں اس کے متعدد معانی مراد لیے جاسکتے ہیں؟ تو دوسری طرف اس صورت میں آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کی علت پیش کی جائے۔

Marfat.com

نمبر 5:۔

آئینہ اور ٹی وی کے عکوس میں بے پناہ مماثلت اور مشابہت کے باوجود (جن میں بعض کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے) ٹی وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح کیوں نہیں؟

ہر سوال کے جواب کا نمبر وہی ہے جو خود سوال کا نمبر ہے ورق الٹ کر پہلے علامہ موصوف کا سوال ملاحظہ فرمایئے پھر یہاں سے علی الترتیب نمبر وار اس کا جواب حاصل کیجیے۔

نمبر 1:۔

آئینے میں جس مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق فوری طور پر حاصل کرنے کے لیے اس کے سامنے کھڑا ہوا جاتا ہے اسی مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق حاصل کرنے کے لیے کرنوں کو ٹیپ کیا جاتا ہے۔

نمبر 2:۔

آئینہ کے سامنے کھڑا ہونا بھی اپنی صوری شعاعوں کو عکوس میں بدلنے ہی کے لیے ہے اور یہ شرعاً بالکل جائز ہے۔

نمبر 3:۔

تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے؟

نمبر 4۔

Marfat.com

آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسانی کا مکمل دخل ہے بر تقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں ہے بلکہ اظہار عکس ہے۔ تصویر سازی اس لیے نہیں ہے کہ حقیقی معنوں میں ناپئدار عکوس پر تصاویر کا اطلاق صحیح نہیں عکس تصویر اس وقت بنتا ہے جب اسے پائدار کر لیا جائے جب تک اس میں پائداری نہ ہو گی وہ عکس رہے گا پائدار ہو جانے کے بعد وہ تصویر ہو جائے گا اسی لیے تماثیل کہہ کر تصاویر کہنا صحیح نہیں۔ عمومات نص میں صرف پائدار عکوس یعنی تصاویر وہ تماثیل وغیرہ شامل ہیں۔ ناپائدار عکوس اس میں ابتداء ہی سے داخل نہیں کہ ان کو نکالنے کے لیے کسی مخصص کی تلاش کی جائے۔

نمبر5۔ "اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں" کہنا اس لیے صحیح ہے کہ فلمی فیتوں میں پائدار عکوس نہیں ہوتے بلکہ تصویریں ہوتی ہیں اور حرمت کے لیے صرف فعل انسانی کا دخل کافی نہیں ورنہ آئینوں کے عکوس کو بھی حرام قرار دینا پڑے گا اس لیے کہ موجودہ معروف و متعارف آئینہ پورے کا پورا انسانی صنعت ہے اس اس میں معکوس کے ظہور میں بالکل جعل انسانی کا دخل ہے بلکہ حرمت کے لیے جعل انسانی کے ساتھ ساتھ عکوس کی پائداری بھی لازم ہے تاکہ وہ عکس حقیقی معنوں میں تصویر ہو جائے۔

نمبر6۔

یہ فرمانا کہ "فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیاء کا عکس ہوتی ہیں" تو اس فرمان میں اگر عکس سے مراد ناپائدار عکس ہے تو یہ بالکل سراسر غلط

Marfat.com

خیال ہے اور اگر پائدار عکس مراد ہے تو بات صحیح ہے مگر یہ خیال رہے کہ یہی تو حقیقی معنوں میں تصویر ہے ویڈیو کیسٹ میں جس کا وجود نہیں۔ یہ کہنا کہ " ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں بنائی جاتی ہیں " حقیقت حال کی غلط تعبیر ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کی ہوئی کرنیں جب ٹی وی کے اندر پہنچتی ہیں تو اس کے آئینے پر متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ آدمی صرف انہیں کرنوں کے ٹی وی تک پہنچنے کی رکاوٹ دور کر دیتا ہے اور بس۔

یہ غیر مرئی کرنیں کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں کہ وہ ان کو ملا کر جس طرح کی چاہے تصویر بنادے بر خلاف آرٹسٹ کے۔ اس کا قلم اس کے ہاتھوں کے قابو میں رہتا ہے اور وہ جو کچھ بناتا ہے وہ پائدار ہوتا ہے لہذا ویڈیو اور ٹی وی کی صنعت گری کو آرٹسٹ کے قلم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ٹی وی کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ویڈیو کو درمیان سے ہٹا کر اس کو دیکھا جائے تو اس میں اشیاء متقابلہ کے ناپائدار عکوس کے ظہور کا وہی حال ہے جو آئینے کا ہے کہ جب تک ٹی وی کیمرے کے سامنے شے رہی نظر آئی ہٹ گئی تو اس سے بھی غائب ہو گئی۔

جیسے جب تک آئینے کے سامنے کوئی چیز رہی نظر آئی اور جیسے ہی سامنا ختم ہوا آئینے میں نظر آنا بھی ختم ہو گیا۔ ویڈیو کیسٹ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ڈائرکٹ بے روک ٹوک جانے والی کرنوں کو ٹھہرالیا ہے یعنی ٹیپ کر لیا ہے

Marfat.com

اور پھر جب چاہا گیا ویڈیو کے ذریعہ ان کو ٹی وی تک پہنچا دیا گیا اس صورت میں صرف یہ فائدہ رہا کہ کسی شے کے ریز کے محفوظ ہو جانے کے سبب اب ٹی وی میں اس شے کا ناپائدار عکوس کے ظہور کے لیے خود اس شے کا ٹی وی کیمرے کے سامنے موجود رہنا ضروری نہیں رہا گیا۔

اس مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح اشارہ مل گیا کہ ٹی وی ہو یا آئینہ دونوں میں ظہور عکس کی اصل قریب ریز ہی ہیں اور ان ریز کی اصل ذوالصورۃ میں فرق یہ ہے کہ آئینہ میں ظہور عکس کے لیے ذوالصورۃ کا سامنے رہنا ضروری ہے اور ویڈیو کے توسط کی صورت میں ٹی وی کے عکوس متحرکہ کے ذی صورت کا ٹی وی کیمرے کے سامنے رہنا ضروری نہیں۔

جس طرح ریڈیو سے کسی دور میں اسی کی آواز سنی جا سکتی تھی جو ریڈیو اسٹیشن جا کر اپنی آواز نشر کرے مگر ٹیپ ریکارڈ کی ایجاد نے اس ضرورت کو ختم کر دیا ہے اب گھر بیٹھے آواز ٹیپ کرا لیجئے اور ریڈیو اسٹیشن سے جب جب چاہے نشر کراتے رہیے اب بولنے والے کے لیے ریڈیو اسٹیشن پر جانا ضروری نہیں اس کی ٹیپ شدہ آواز کو اس کی عدم موجودگی میں بھی فضائے بسیط میں پھیلایا جا سکتا ہے اس سلسلے میں آدمی کا کام صرف اتنا ہے کہ ٹیپ شدہ آواز کو ان مشینوں کے حوالے کر دے جن کا کام پوری فضائے بسیط میں اسے پھیلا دینا ہے۔

اس مقام پر یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ میرا دعوی یہ نہیں ہے کہ ٹی وی کا آئینہ اور عام آئینے ہو بہو بالکل ایک ہیں میری گفتگو کا حاصل صرف یہ ہے کہ یہ

Marfat.com

دونوں اپنے اندر ظاہر ہونے والے عکوس کے ناپائدار ہونے اور اپنے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کے محتاج ہونے میں بالکل ایک طرح ہیں۔ المختصر اس سلسلے میں علامہ ازہری صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس میں کمال تعجیل سے کام لیا ہے اس لیے فکر و نظر کے صحیح تقاضے پورے نہ کر سکے۔

نمبر 7۔

چونکہ شریعت مطہرہ میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس میں متحرک و غیر قار اور ناپئدار عکوس بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہو، یہی اس کی اباحت کی دلیل ہے۔

شریعت نے صرف جاندار کی پائدار تصاویر و تماثیل، بت اور مجسموں کو بنانا حرام قرار دیا ہے۔ عہد سیدنا آدم علیہ سے آج تک ناپائدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل ور اصنام و اوثان کے احکام متعلق کیے گئے اور نہ انہیں معنی بت میں رکھا گیا۔

اگر بالفرض ایسا ہوتا تو پھر پانی کے اندر نظر آنے والے عکوس ہی (جس میں جعل انسانی قطعی دخیل نہیں) جائز قرار دیے جاتے اور موجودہ دور کے معروف و متعارف آئینوں کے عکوس قطعی حرام ہوتے اور پھر ان آئینوں کے سامنے باقصد آنا ہرگز جائز نہ ہوتا۔ بالفرض۔ آج اگر کوئی ایسا آئینہ بنالیا جائے جس کے سامنے آنے سے عکس خود بخود پائدار ہو جاتا ہو تو یقیناً ایسے آئینوں کے سامنے بالقصد آنا حرام ہی ہو گا۔ آج ایسے بہت سے کیمرے ایجاد ہو

Marfat.com

چکے ہیں جو خود کار ہوتے ہیں کوئی فوٹو گرافر ہو یا نہ ہو اس کیمرے کے سامنے جو آئے گا اس کو فوٹو پائدار ہو جائے گا۔

ظاہر ہے کہ ایسے کیمروں کے سامنے جان بوجھ کر آنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اب رہ گیا نصوص میں تصاویر کا لفظ تو اس سے ناپائدار عکوس مراد نہیں اس لیے کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ تصویر حقیقی معنوں میں پائدار عکس ہی کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو اس سے مجازی معنی مراد لینا صحیح نہیں ہاں اگر کلام کے سیاق وسباق سے کوئی ایسا قرینہ واضح ہوتا ہو جس سے ظاہر ہو جائے کہ تصویر سے متکلم کی مراد ناپائدار عکس ہے تو یہ بات اور ہے لیکن جب تک کوئی ایسا قرینہ نہ ہو جو معنی حقیقی سے عدول کی نشاندہی کرتا ہو اس وقت تک حقیقی معنی ہی مراد لیا جائے گا بشر طیکہ اس کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو۔

میں نے بھی اپنے جواب میں فہم ناظرین کے پیش نظر کہیں کہیں ان ناپائدار عکوس پر تصویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر اس کے سیاق وسباق میں ناپائدار، غیر قار اور متحرک وغیرہ کی قید لگا کر اپنی مراد واضح کر دی ہے۔

لفظ عکس ایک عام لفظ ہے جو پائدار اور ناپائدار دونوں طرح کے عکوس کے لیے بولا جاتا ہے اب اگر کوئی ایسی نص ہو جس میں مطلقاً عکوس کو بنانے کی حرمت آئی ہو تو اسے پیش کرنا چاہیے اور پھر ساتھ ہی ساتھ اعلان کر دینا چاہیے کہ ان آئینوں کے سامنے بالقصد جانا حرام ہے جواب مکمل انسانی صنعت

Marfat.com

گری کا نتیجہ ہوں اور جن میں عکوس کے ظہور میں جعل انسانی دخیل ہو۔ اور پھر اس پر سارے علمائے کرام اور مفتیان عظام سے تائید بھی حاصل کر لینی چاہیے۔ ظاہر ہے اس صورت میں اس ناچیز قصیر الفہم کو اپنے خیال سے رجوع کر لینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ تصاویر و تماثیل کا حقیقی معنی کیا ہے اس کا تعلق زبان و بیان سے لہذا اس سلسلے میں اہل زبان حضرات ہی کی بات بطور سند پیش کرنی معقول ہو گی۔

نمبر 8۔ جاندار کی ساکن و جامد باقی رہنے والی صورت بنانی خود حرام ہے تو اس کا بنانا بنوانا عظمت کے ساتھ رکھنا اور نگاہ عظمت سے دیکھنا یہ سب کچھ ٹی وی اور آئینے کے باہر بھی حرام ہے تو پھر ٹی وی اور آئینہ کے ذریعہ بھی اس کے ساتھ مذکورہ بالا سلوک کرنا حرام ہی ہو گا۔ جاندار کی ساکن و جامد صورت آئینے میں غیر قار ہے مگر آئینے کے باہر غیر قار نہیں ہے بلکہ جامد ہے تو حرمت تو باہر ہی سے وابستہ ہو چکی ہے۔ پھر اس کے عکوس متحرکہ کہ حلت کا کیا سوال ہے؟ جب اصل ہی حرام ہو تو فرع جائز کیسے؟ اس نظر میں بھی قلب تامل سے کام لیا گیا ہے۔ میں نے اپنے جواب میں واضح کر دیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا سننا ٹی وی کے باہر جائز ہے ٹی وی کے ذریعہ بھی ان کا دیکھنا سننا جائز ہے۔ کہاں یہ بات اور کہاں یہ سوال؟

نمبر 9۔ جس اصل پر یہ بنیاد رکھی گئی ہے اس کا حال اوپر ظاہر ہو چکا ہے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

نمبر10۔

آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیرہ پوری صورت اختیار کر لینے کے بعد متحرک و غیر قار نہیں رہتے بلکہ جامد و ساکن ہو جاتے ہیں تو یقیناً جاندار کی شکل اختیار کر لینے کی صورت میں ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کیے جائیں گے۔ اس نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلب تامل کی انتہا کر دی گئی ہے۔

نمبر11۔ "

یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے"۔ اس فقرہ میں "یہاں بھی" سے مراد "آئینہ میں بھی" ہے نہ کہ "ویڈیو کیسٹ میں بھی"۔ میری اس عبارت سے متصلاً "یہ عبارت ہے۔" تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے الغرض یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے" اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ "الغرض آئینہ میں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے"۔

نمبر12۔

ویڈیو کیسٹ میں کوئی بھی صورت منعکس نہیں ہوتی جیسا کہ اصل جواب میں بخوبی وضاحت کی جا چکی ہے۔

نمبر13۔

قیاس نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ٹی وی میں جو معکوس ہوتے ہیں وہ حقیقتاً غیر قار و ناپائدار ہوتے ہیں اس کے برخلاف پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعی طور پر

Marfat.com

ساکن و جامد ہوتے ہیں۔ ان کی حرکت نگاہوں کا دھوکا ہے۔ میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل ہیں نہ کہ ان کے ناپائدار عکوس اور تصاویر در حقیقت پائدار عکوس ہی کو کہتے ہیں۔ لہذا عمومات نصوص میں ٹی وی اور آئینوں کے عکوس کی شمولیت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ غیر قار تصویریں (جو در حقیقت تصویر نہیں صرف فہم ناظر میں تصویر اور مجسمہ لگتی ہیں) یہ کس دلیل سے جائز ہیں اس پر گفتگو کی جا چکی ہے۔

نمبر 14۔

کیا اس لیے محتاج بیان ہے کہ آپ جیسے بھی اس کی حقیقت سے واقف نہیں؟

نمبر 15۔

مبرہن و مدلل اسے کیا جاتا ہے جو خود روشن اور بدیہی نہ ہو۔ جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے پردہ فلم کی حرکت اور ٹرین پر جانے والے کے لیے درخت وغیرہ کی حرکت دونوں ہی یکساں ہیں جو بالکل ظاہر ہے۔

نمبر 16۔

کہنے کو کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں جگہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار ہونے سے جامد متحرک نظر آئے یا کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب جامد متحرک لگے۔

Marfat.com

نمبر17۔

جامد و متحرک، قار و غیر قار اور پائدار اور ناپائدار کے درمیان جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے ادنی سا شعور رکھنے والا بھی اس سے بے خبر نہیں۔

نمبر18۔

جامد و متحرک کی تمیز بالکل ثابت ہے۔ جب کسی کے کلام پر کسی کو مناظرانہ بحث و تمحیص کا شوق بیدار ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اس کے مقصود کو اچھی طرح سمجھ لے۔ میں نے علی سبیل التنزل یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اگر کوئی فریب نظر کو حقیقت حال سمجھنے پر مصر ہو جائے اور پردہ سیمیں پر نظر آنے والی تصویروں کا جامد و ثابت تسلیم نہ کرے جب بھی ان تصویروں کے جواز کی صورت نہیں نکل سکتی۔

اس لیے کہ فلمی فیتوں پر جو تصویریں ہیں اور جنہیں بڑا کر کے پردہ فلم پر دکھایا جاتا ہے وہ بلاشبہ جامد و پائدار ہیں تو پھر انہیں کا بنانا حرام قرار پایا اور جب اصل ہی حرام ہو تو اس کے عکس کے جواز کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ رہ گیا ٹی وی کا معاملہ تو اس کے عکوس کی اصل ریز (کرنیں) ہیں جن کے جمع کرنے کی حرمت ثابت نہیں اور ان کرنوں کی اصل وہ اعیان ہیں جو ذی صورت ہیں تو اب اگر اصل قریب کا جمع کر لینا اور اصل بعید کا دیکھنا سننا یہ سب کچھ جائز ہو تو پھر ان اصول کے "ٹی وی والے" عکوس کو اس راہ سے ناجائز نہیں قرار دیا جا سکتا ہاں اگر بذات خود ان کے عدم جواز کی کوئی دلیل الگ سے ہوتی تو بات دسری تھی لیکن

Marfat.com

ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ ناپائیدار عکس تو ضرور ہیں مگر تصویر نہیں (جیسا کہ عرض کر چکا ہوں) لہذا تصویر کی حرمت کے تعلق سے جو نصوص ہیں یہ اس کے دائرہ حکم سے باہر ہیں۔

نمبر 19:۔

ٹی وی میں دو باتیں ہیں ایک کا تعلق دیکھنے سے ہے اور دوسرے کا تعلق سننے سے ہے تو جس کا تعلق دیکھنے سے ہے اسے آئینوں کے عکوس دیکھنے پر قیاس کیا گیا ہے اور جن کا تعلق سننے سے ہے ان کو گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ کی آوازوں کے سننے پر قیاس کیا گیا ہے۔

اسی طرح ویڈیو کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ والے کیسٹ آواز ٹیپ کرنے میں ایک ہی طرح ہیں لہذا میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس میں تطویل کلام نہیں۔ ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ سہی مگر ناپائدار عکوس کے ظہور میں وہ بالکل عام آئینوں ہی کی طرح ہے دونوں کے عکوس ناپائدار ہوتے ہیں دونوں کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے دونوں کے ناپائدار عکوس در حقیقت تصویر نہیں۔ اب آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ عام آئینوں پر قیاس کرنے کا کیا معنی ہے؟

نمبر 20:۔

قیاس میں نے اسی لیے کیا ہے کہ ناپائدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں اور نہ اس سلسلے میں کسی مجتہد کا قول ہے۔ اس سلسلے میں اگر کچھ ہے تو وہ تصاویر اور تماثیل کی حرمت سے متعلق ہے اور میں بار

Marfat.com

بار عرض کر چکا ہوں کہ ناپئدار عکوس کا نام در حقیقت تصاویر و تماثیل نہیں ان ناپائدار عکوس کی حرمت تو کجا حلت ثابت ہے جس پر آئینوں کے عکوس کی حلت شاہد عدل ہے۔

نمبر 21:۔

خیال رہے کہ ویڈیو ایک الگ چیز ہے، ویڈیو کیمرہ ایک دوسری چیز ہے اور ٹی وی ایک تیسری چیز ہے اور تینوں کا کام الگ الگ ہے۔ ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ ریز کو ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کیا جاتا ہے اور ویڈیو کے ذریعہ ان کرنوں کو ٹی وی کی طرف منتقل کیا جاتا ہے، پھر ٹی وی کے آئینے پر وہ کرنیں متحرک عکوس میں نظر آنے لگتی ہیں۔ اس گفتگو سے ظاہر ہو گیا کہ عکوس نہ تو کیمرے میں ہوتے ہیں نہ کیسٹ میں اور نہ ویڈیو میں بلکہ ان کا ظہور صرف ٹی وی کے آئینے سے ہوتا ہے۔ میں نے یہ جو کہا کہ "ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی" تو یہ میرے اس اقرار کے (کہ ٹی وی ان ریز کو صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے) خلاف نہیں۔

بس علامہ ازہری صاحب کی قلت تامل کی بات ہے۔ ویڈیو کیمرہ، ویڈیو کیست اور ویڈیو پر جاندار کی تصویر کشی کی حرمت و ممانعت کے نصوص کا اطلاق اس لیے نہیں ہوتا کہ ان میں کسی شے کے عکوس تک نہیں ہیں چہ جائیکہ تصاویر ہوں۔ رہ گیا ٹی وی تو اس میں عکوس ضرور ہیں مگر ناپائدار ہیں اس لیے وہ حقیقی معنوں میں تصاویر نہیں۔

Marfat.com

نمبر22

میرا یہ کہنا کہ "اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام وناجائز نغمات وحرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں"۔

اگر یہ بات کسی معنی میں بھی صحیح نہ تھی تو علامہ ازہری صاحب کو چاہیے تھا کہ اس کو سرے سے باطل قرار دے کر اسے مدلل فرمادیتے۔ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جسے دیکھنے سننے میں کوئی دینی یا دنیوی مقبول عندالشرع مصلحت نہ ہو اور صرف لہو ولعب کے طور پر دیکھنا سننا ہو تو بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

مگر اگر دیکھنا سننا لہو ولعب سے ہٹ کر دینی یا دینوی فائدے کے لیے ہو اور پھر وہ جاندار کی تصویر اور حرام وناجائز نغمات وحرکات سے ملوث بھی نہ ہو تو پھر اس کو دیکھنے میں مضائقہ ہی کیا ہے؟

کسی سادہ سی عبارت میں کیڑے ہی نکالنا ہو تو گنجائش نکال ہی لی جاتی ہے اور کھینچ تان کر اس کو ایسا مفہوم دے دیا جاتا ہے جو صاحب کلام کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ علامہ ازہری صاحب اس مقام پر اتنا بھی غور نہ کر سکے کہ جو عبارت حرام نغمات وحرکات سے فلموں کی تطہیر پر زور دے رہی ہے وہ عبارت دیکھنے والوں کی حرام نیتوں کی حوصلہ افزائی کیسے کر سکتی ہے؟

نمبر23:۔ جن افعال میں لہو ولعب غالب ہے انہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلات لہو ولعب سے نہ ہوں اور ان کا اچھا اور برا

Marfat.com

دونوں استعمال ممکن ہو تو صرف اس لیے کہ ان کا برا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کسی چیز کو محض لہو ولعب کے طور پر استعمال کرتا ہے یا زیادہ تر لہو لعب کو مقصود بناتا ہے تو یہ تو کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے۔ الغرض کسی کے کس عمل پر کس چیز کا غلبہ ہے کوئی ایسا آلہ نہیں جو اس چیز کو واضح کر سکے بس اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو ولعب مقصد ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو ولعب پر مشتمل ہو۔

فقط والسلام

سید محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ

☆

جواب الجواب

از: قائم، مقام مفتی اعظم ہند بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و الہ و صحبہ الکرام اجمعین۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم:

فقیر کی نظر سے حضرت مولانا علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کا وہ مضمون جو علامہ موصوف نے ویڈیو کیسٹ کے بابت اپنے فتوی پر فقیر کے اعتراضات کے

Marfat.com

جواب میں تحریر فرمایا ہے گزرا۔ پہلی بار ماہنامہ فیض الرسول میں یہ مضمون شائع ہوا۔ فقیر ان دنوں عازم زیارت وحج تھا اس لیے جواب جلدی نہ دے سکا۔ اب بفضلہ تعالیٰ فقیر زیارت دربار حاضری سرکار اعظم وحج سے مع الخیر واپس آچکا ہے۔ علامہ موصوف کی اس طویل تحریر پر گزارشات کی طرف بحمدہ تعالیٰ متوجہ ہے۔ علامہ موصوف نے جواب سے پہلے اور جواب میں جو رنگ سخن اختیار کیا ہے اس میں فقیر ان کی برابری نہیں کر سکتا کہ موصوف سید ہیں اور فقیر کے مورث اعلیٰ سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت نے سادات کا ادب سکھایا اور غایت درجہ ملحوظ رکھا البتہ حد ادب میں یہ ضرور کہوں گا کہ فقیر کو جدال وعناد ومکابرہ سے نہ کام تھا نہ اب ہے۔

پہلے بھی مقصود اظہار حق تھا جو بفضلہ تعالیٰ بحسن وخوبی انجام پایا اور اب بھی حق کی ہی جلوہ آرائی مقصود ہے اور مولائے قدیر سے امید ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل غوث اعظم کے صدقہ میں اور اعلیٰ حضرت کے فیض سے فقیر کے قلم سے حق رقم ہو اور اپنے اعتراضات کو جناب کے فتویٰ بابتہ ویڈیو کی اشاعت کے بعد فقیر نے اسی لیے شائع کیا کہ اس کے نزدیک جو حق ہے وہ ظاہر ہو اور لوگ اس پر کاربند ہوں۔

جناب کے فتویٰ کی اس اشاعت کے بعد یہ فقیر کے لیے ناگزیر تھا اور اس پر حضرت اس اقدام کو برے مقصد پر محمول فرمائیں تو یہ حضرت کو اختیار ہے اور یہ بھی عرض کر دوں کہ پوربندر کے جلسہ عام میں کیا کہا گیا مجھے معلومات

Marfat.com

کے بعد پتہ چلا کہ اس بات کا خود پوربندر والوں کو علم نہیں جو جناب نے تحریر فرمائی۔

رہی سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا غوث اعظم کی خوشنودی ورضا وہ احقاق حق وخدمت دین سے زیادہ کسی چیز میں متصور نہیں اس مختصر گزارش کے بعد بعونہ تعالیٰ معروضات پیش کروں۔

نمبر1۔

علامہ موصوف رقمطراز ہیں کہ "ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کے رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں۔ یعنی پائدار ہوں جنہیں سر بریدہ (کٹے ہوئے سر) بھی کیا جاسکے جن کے عضو مٹائے بھی جاسکیں جن کے ٹکڑے ہوسکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا بھی جاسکے اس پر گزارش ہے کہ جناب کے قول اندازہ لگتا ہے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جناب کا محض اندازہ ہے جس پر خود جناب کو یقین نہیں بلکہ یہ محض جناب کا گمان ہے ورنہ جناب یوں فرماتے کہ یقین ہوتا ہے اور نصوص کا عموم جو خود جناب کو مسلم یقینی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے اس کے مثل یقینی کی حاجب ہے۔ کما تقرر فی الاصول تو محض اندازہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حرمت

Marfat.com

تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے ناپائدار عکوس داخل ہی نہیں الخ
شک سے قین کو زائل کرنا ہے کہ نہیں؟ ضرور ہے اور شک سے یقین کو زائل کرنا
درست۔

نمبر 2۔

آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائدار صورت کے لیے ہے جیسا کہ آپ کے کلمات سے ظاہر ہے مگر اس دعویٰ کا ثبوت محض اندازہ لگانے سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت سے یا شرع سے اس دعویٰ کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا اکد والزم ہے گفتگو حرمت تصاویر میں ہے اور حلت و حرمت احکام شرعیہ ہیں۔

نمبر 3:۔

جناب سے سیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ ہے کہ وہ کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ اس لیے کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایت بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت (بے ادبی کی جگہ) میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں لہذا ایسی تصویر بنانا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا سر علیحدہ یا اعضا کاٹ دیئے گئے ہیں۔ جائز ہے یونہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز

Marfat.com

ہے جو افتادہ ہو اس مدعی کا کیا جواب ہو گا اور اس کے ادعاء حقیقت کا کیا علاج ہو گا اور جب اندازہ ہی مدار کار ہے تو اس کا اندازہ کیوں نہ لیا جائے اور آپ کا کیوں لیا جائے؟

نمبر4:۔

اندازہ ہی اگر چل پڑے تو کسی کو یہ کہنے کی مجال ہو گی کہ تصویر کی حقیقت شرعیہ وہی ہے جو تمثال ہو یا کپڑے وغیرہ میں بنائی گئی ہو وہی ممنوع ہے۔ عکسی تصویر ممنوع نہیں کہ وہ سرکار کے زمانہ اقدس میں موجود نہ تھی تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے عکسی تصویریں داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لیے کسی مخصص کی ضرورت ہو اب آپ ہی فرمائیں کہ اس اندازہ اور اس اندازہ کا سد باب کیا ہو گا ہر گز کوئی سد باب نہیں سوائے اس کے کہ عموم حرمت بے پھیر پھار مانئے اور اندازوں سے تخصیص کا دروازہ بند کیجئے۔

نمبر5:۔

کوئی مانع نہیں کہ ٹی وی کے عکوس کو برقی لکیروں سے سر بریدہ عضو بریدہ افتادہ کیا جائے اور جب اس سے کوئی مانع نہیں تو عموم نصوص قائم اور تخصیص باطل لہٰذا ان عکوس کو بھی تصویر کہا جائے اور یہ بھی عام صورتوں کی طرح حرام!

Marfat.com

رد المختار و طحطاوی علی الدر میں ہے " اما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقا لانہ مضاحاۃ لخلق اللہ کما مرفی رد المختار

اسی میں ہے۔

ظاہر کلام النووی لا جماع علی تحریم تصویر الحیوان و قال سوائ صنعہ لما یمتھن او لغیرہ فصنعتہ حرام بکل حال لان فیہ مضاحاۃ لخلق اللہ تعالیٰ و سواء کان فی ثوب او بساط اور درھم او اناء او حائط و غیرھا

نمبر6:۔

آپ کے طور پر ٹی وی پر بت دیکھنا دکھانا تو حرام نہ ہو گا کہ ناپائدار عکس ہے اور بقول آپ کے تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں یعنی پائدار ہوں جنہیں سر بریدہ بھی کیا جا سکے جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جا سکے اور آپ ہی کے بقول ظاہر ہے کہ ناپائدار عکوس کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا اور اسی وجہ سے ویڈیو میں اس کا بنانا بھی حرام نہ ہو گا۔

نمبر7:۔

مصلی کی پشت پر دیوار میں تصویر جاندار ہو اور سامنے آئینہ ہو جس میں وہ تصویر نظر آئے اس صورت میں جناب کے نزدیک اس کی نماز کا کیا حکم ہے مکروہ تحریمی ہو گی یا نہیں ہو گی تو کیوں۔ حالانکہ اب جو اس کے سامنے ہے وہ

Marfat.com

تصویر حقیقی آپ کے طور پر نہیں اگر مکروہ تحریمی نہ ہوگی تو اس صورت کا استثناء کتب فقہ سے دکھایئے۔

نمبر 8:۔

مصلی کی پیٹھ کے پیچھے جو تصویر ہے اس پر پردہ پڑا ہے۔ کسی نے پردہ ہٹا دیا اور تصویر سامنے آئینہ میں نظر آنے لگی اس کا یہ فعل کیسا ہے جائز یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو اسی لیے تاکہ مصلی کے سامنے اسے تصویر کو ظاہر کرنا جائز نہ تھا تو بدرجہ اولی تصویر بنا کر آئینہ سے ظاہر کرنا حرام۔

نمبر 9:۔

اسی طرح ٹی وی آن کر کے اس کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم بتایئے اور کتب مسندہ سے بر تقدیر جواز سند لایئے اور اگر مکروہ تحریمی بتائیں تو آپ ہی کے منہ سے اقرار ہو گیا کہ ٹی وی کے ان عکوس مصنوعہ کے وہی احکام ہیں جو دیگر صورتوں کے ہیں تو نصوص حرمت ان کو بھی عام اور ان کا بنانا بھی حرام۔

نمبر 10:۔

اور نصوص حرمت کا عام ہونا خود اس امر کا روشن قرینہ ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے اس کا مفہوم ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں یا کاغذ پر کپڑے یا شیشہ میں ہو لہذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر و صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتہ ہے نہ کہ بر سبیل مجاز جیسے انسان کا اطلاق رومی و ترکی اسود و ابیض احمر و اصفر پر حقیقی ہے مجازی نہیں۔ تو

Marfat.com

صویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں کہ باعتبار خدوخال دونوں کی حقیقت ایک ہے اور مجاز و حقیقت کا متبائن ہونا ضروری ہے جیسے اسد اور زید جسے تشبیہاً اسد کہہ دیا جائے اور جب تصویر و عکس متبائن نہیں بلکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے لہٰذا دونوں پر صورت کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے۔

المعجم الوسیط طبع مصر میں ہے۔

الصورة الشكل و التمثال الجسم اسی میں ہے المصورة مونث و المصوراته قطقل صورة الاشياء المجسمته بوقوع اشعته فوئيته طبعت من الاشياء و تسقط على عدسته فى جزئها الامامى و من ثم الى شريط اور زجاج حساس فى جزئها الخلقى فتطبع عليه الصورة بتاثير الضوء فيه تاثيرا كيماويا' یعنی

" یعنی مصورہ کا مونث ہے اور ایک آلہ ہے جو مجسم اشیاء کا عکس منتقل کرتا ہے بائیں طور کہ روشنی کی کرنیں جو اشیاء سے پھوٹتی ہیں وہ اس آلہ (کیمرہ) کے اگلے حصہ میں لگے شیشہ پر پڑتی ہیں اور وہاں سے ریل یا حساس شیشہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں جو کیمرے کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے تو اس پر روشنی کی کیمیائی تاثیر سے چھپ جاتی ہے "

دیکھئے صورت کا معنی شکل بتایا جو عام ہے پھر اس پر تمثال مجسم کو تخصیص بعد تعمیم کے طور پر معطوف کیا اور شکل بحکم عموم عکس کو بھی شامل تو صورت عکس پر بھی صادق بلکہ عربی میں عکس و صورت کا فرق ہی نہیں لہٰذا عربی

Marfat.com

میں عکس کو بھی صورت کہتے ہیں اسی لیے کیمرے کے عکس کو بھی صورت کہا اور اردو میں بھی بکثرت عکس پر تصویر و صورت کا اطلاق آتا ہے۔

شاعر کہتا ہے

پسینہ موت کا ماتھے پر آیا آئینہ لاو
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

نیز کسی نے کہا

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نیز کہا

نظر آتی ہے آئینہ میں جیسی جس کی صورت ہے

اور تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں چنانچہ تصویر سازی کو عکاسی کہتے ہیں اور فوٹو کو عکسی تصویر اور فوٹو آفسیٹ سے چھپے ہوئے کو عکسی کہتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوا کہ عکس و صورت دونوں مترادف ہیں۔

پس دونوں کا بنانا حرام جب کہ جاندار کے عکس و صورت ہوں۔ بحمدہ تعالیٰ ہماری اس عرضداشت سے ثابت ہوا کہ ہمارے فاضل کا تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا تفرقہ بتانا درست نہیں اور اس بنا پر نصوص حرمت کے عموم سے ٹی وی ویڈیو کے عکوس کو خارج بتانا غلط ہے بلکہ حرمت و صنعت میں نصوص اپنے

Marfat.com

عموم پر ہیں تو کوئی صورت ان سے خارج نہیں البتہ استعمال کی بعض حالات میں رخصت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ہی گزارش کیا اور جب موصوف کا وہ تفرقہ باطل تو پائدار و ناپائدار کا تفرقہ خود ناپائدار اور نصوص حرمت میں پائدار کی قید یا ناپائدار کا استثناء دکھانا علامہ ممکوح کے ذمہ ادھار و اللہ الحجتہ الا بالغتہ ولہ الحمد۔

جناب نے جو یہ فرمایا کہ موجودہ معروف و متعارف آئینہ بالکلیہ انسانی صنعت گری ہے۔ لہذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی کا دخیل ہے جب بھی اس کا حکم آئینہ کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہیے کیونکہ غیر قار و ناپائدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔ ممنوع ہے اس لیے کہ عام آئینوں میں عکس جبھی نظر آتا ہے جب آدمی آئینہ کے سامنے ہو اور کوئی آڑ نہ ہو اور ٹی وی کے آئینہ سے نظر آنے والا عکس بے شرط مقابلہ و باوجود مانع و حائل بسیار نظر آتا ہے تو ٹی وی کا آئینہ عام آئینوں کی طرح نہ ہو بلکہ یہ ایک مخصوص آئینہ ہوا جس میں عکوس کا ظہور عام آئینوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ شعاعوں کو قابو میں کر کے مختلف اطوار میں منتقل کر کے صورت میں بدلا جاتا ہے۔ تو قطعا" صورت بننے میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف آئینہ کے کہ اس میں شعاعیں کچھ اپنے قابو میں نہیں ہوتیں۔ لہذا کوئی یہ نہیں کہتا کہ آئینے کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنا رہا ہے بخلاف اس کے کہ جو کیمرے کے سامنے کھڑا ہو۔ اس کے لیے ضرور کہا جائے گا یہ اپنی تصویر کھنچوا رہا ہے اور ٹی

Marfat.com

وی میں کیمرے کا دخل ضرور ہے جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے تو کیا وجہ ہے وہ عام کیمروں کا عکس حرام ہو اور ٹی وی کے کیمرے کا جائز ہو؟

بالجملہ ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ ہے اور جب یہ مخصوص آئینہ ہے تو اس کا حکم بھی عام آئینوں سے جدا ہے اور ہونا چاہیے کہ (مفید شک ہے) سے کوئی حکم خود قائل کے نزدیک ثابت نہیں ہوتا اس کے باوجود ویڈیو اور ٹی وی کی تصاویر کے جواز پر جناب کو جزم ہے اور اس فتوی کی اشاعت رسالوں میں بار بار کی گئی اور کپڑے پر گجراتی ہیں چاپ کر مسجدوں میں لٹکایا گیا اس پر حیرت ہے اور یہ دلیل کہ غیر قار و ناپائدار اس پر مکرر عرض ہے کہ یہ تفرقہ ہنوز ثابت نہیں بلکہ یہ جناب کا اپنا خیال ہے جو مسلم نہیں تو اس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اور ہمارے نزدیک تصویر بنانا خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار مطلقاً حرام اور اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ کے فتوی سے استناد بھی ہم پر حجت نہیں پھر جناب رقم طراز ہیں " جس طرح آئینہ کے عکوس کی اصل قریب ریز کرنیں ہیں بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ریز ہیں"

اقول مگر آئینہ میں کرنیں بشرط مقابلہ وانتفاء موانع خود پڑتی ہیں تو صورت نظر آتی ہے اس میں انسان کو کچھ اختیار نہیں ہوتا اور ٹی وی میں یوں نہیں ہوتا ہے بلکہ کیمرہ کرنیں محفوظ کرتا منتقل کرتا پھر صورت میں بدلتا ہے اور اس میں دیگر کیمروں کی طرح بالکل فعل انسانی دخیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ ٹی وی کی تصویر کو آئینہ کے عکس پر قیاس کیجئے اور کیمرے کی تصویروں کے مشابہ نہ

Marfat.com

مانئے۔ حالانکہ اس میں کیمرہ دخیل ہے اب اگر ہمارے فاضل گرامی کا آئینہ پر قیاس مان بھی لیجئے تو کیمرہ اس تصویر میں مداخلت کرتا ہے۔

اب ہمارے فاضل مذکور اس معارض کو رفع فرمائیں یا کیمرے کی سب تصویروں کو جائز فرمائیں پھر یہاں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے فاضل گرامی ٹی وی کے شیشہ کو آئینہ فرماتے ہیں ہر چند کہ ہم نے ان کے قیاس کو نہ مانا لیکن ان کی موافقت کرتے ہوئے اس شیشہ کے لیے ہمارے قلم سے بھی آئینہ لکھ گیا۔ حالانکہ وہ آئینہ نہیں بلکہ ایک مخصوص شیشہ ہے جس میں نگاہ نافذ نہیں ہوتی نہ اس سے شعاع بصر ٹکرا کر آدمی کا عکس دکھاتی ہے اور برقی لہریں اس میں کار فرما ہوتی ہیں تو لگتا ہے کہ یہ آئینہ ہے مگر اس میں سامنے والی اشیاء کا عکس نظر نہیں آتا بلکہ وہی تصویر چھپتی ہے جو کیمرہ لیتا ہے تو اسے آئینہ کہنا ہی سرے سے صحیح نہیں بلکہ وہ کیمرے کے شیشہ کی طرح ایک شیشہ یا پردہ فلم کی طرح ہے، وللہ الحجتہ السامیہ و لہ الحمد اولا و اخرا" و ظاہرا' و باطنا"

فاضل گرامی سے ایک سوال اور کر لوں وہ یہ کہ اگر کوئی ایسی شکل نکل آئے کہ آدمی کے چہرہ کی شعاعوں کا رخ موڑ دیا جائے یوں کہ کسی اعلی میں ان شعاعوں کو منتقل کیا جائے اور ذی صورت سے ان شعاعوں کا تعلق نہ رہے اور وہ آلہ عام آئینہ کے مقابل ہو۔ اس آئینہ میں اس آدمی کی صورت نظر آئے گی جو سامنے نہیں ہے اب اس تصویر کا حکم وہی ہو گا جو عام آئینوں کے عکس کا ہے یا جداگانہ اگر ہاں تو کیوں اور شعاعوں کے رخ کو موڑنا اور منتقل کرنا کیوں نظر انداز

Marfat.com

کیا جائے ااور یہ کہنا کیوں کر صحیح ہوگا کہ یہ وہی عکس ہے جو آئینہ سے نظر آتا ہے۔

حالانکہ اب وہ آدمی آئینہ کے سامنے نہیں اور آئینہ میں عکس جبھی اترتا ہے جب کہ آدمی اس کے سامنے ہو اور شعاع میں خود یہ صلاحیت نہیں کہ آدمی کی مخالف سمت میں منعکس ہو تو یہ جو عکس اس آئینہ میں شعاع کے معتاد صلاحیت کے برخلاف نظر آیا اس میں صنع انسان کا دخل یا اس کا شبہ بھی ہے کہ نہیں اور یہ عکس عام عکوس سے (جو آدمی کے آئینہ کے مقابل ہونے کی صورت میں نظر آتے ہین) مغائر یا شبہ مغائر ہے کہ نہیں۔ مغائر ہے تو ضرور عام جاندار تصویروں کی طرح حرام اور شبہ مغائر ہو تو بھی حرام کو شبھتہ الشئی حقیقت شے کے مشابہہ ہے۔

تبیین شرح کنز میں ہے الشبھتہ تشبیتہ الحقیقتہ اور اگر جداگانہ ہے تو وہ حکم کیا ہے اور وہی حکم ٹی وی کی تصاویر کا ہے کہ نہیں۔ نہیں ہے تو کیوں نہیں اور ہے تو ہمارا مدعی ثابت وللہ الحمد اور جناب کا قیاس زائل اور وہ تفرقہ ناپائدار و پائید ار باطل لہذا اب جو آپ رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک اور غیر قار ہیں الخ۔ پیشگی رد ہو چکا پھر حضرت سے دریافت کیا جائے کہ ایک شخص کسی آدمی کا فوٹو آئینہ میں دکھاتا ہے اسے دیکھنا جائز ہے کہ نہیں اور اگر حضرت کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے تو اس پر کیا دلیل ہے اور اسی دلیل سے

Marfat.com

فلم کے پردہ پر نظر آنے والی تصویریں جائز ہوں گی یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے۔ بیان فرمائیں اور اگر جائز نہیں تو کیوں۔

حالانکہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک و غیر قار ہیں اسی طرح اس فوٹو کا عکس متحرک و غیر قار ہے اور ہمارے فاضل نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح آئینہ میں عکوس کے ظہور کے لیے ریز کا یہ وجود ضروری ہے۔ اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہور عکوس کے لیے ریز کا وجود ضروری ہے۔

یہ کلام جس کا حاصل آئینہ پر قیاس ہی پہلے سے ممنوع ہے جیسا کہ مفصل طور پر گزارش ہوا یونہی ان کا یہ قول کہ جس طرح آئینہ کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے الخ۔ پہلے ہی ممنوع ہو چکا جیسا کہ پہلے ہی گزارش کیا گیا فتذ کر ثم اور یہ جو فرمایا جس طرح ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں نہیں رہتے۔

اسی طرح ٹی وی سے ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں۔ الخ یونہی سہی جیسا آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ٹی وی کی تصاویر کے جواز کے لیے کافی نہیں جب کہ دیگر وجود مذکورہ ممنوع ہو چکے اور سند ممانعت پیش ہو چکی پہلے ممانعت سابقہ اٹھائیے پھر ہمارے فاضل گرامی رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم وثن اور معنی بت میں نہیں بالکل اسی طرح ٹی وی میں نظر آنے والی عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی وی

Marfat.com

میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور اسے سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لیے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وشن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا۔

اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی وی میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور اسے سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لیے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا۔ لیجیئے بت دیکھنے اسے سجدہ کرنے کی طرف راہ نکل آئی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ دلیل کہ یوں ارشاد ہوئی کہ ناپئدار وغیر قار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں اور چونکہ پائیداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں جگہ مفقود ہے۔

لہٰذا حرمت وحلت کے تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہو گا پہلے ہی بار بار رد ہو چکی وللہ الحمد اور یہ جو جناب نے تحریر فرمایا کہ نیز جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں۔ بالکل درست ہے اور آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں۔ بالکل درست ہے اور آئینوں کے عکوس کی حرمت کی نص کیوں ہو جب کہ حرمت افعال مکلفین سے متعلق ہے اور آئینوں کے عکوس میں فعل انسانی کا دخل نہیں بلکہ اس میں شعاعیں خود مصور ہو جاتی ہیں لہٰذا سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے بلا نکیر منکر آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول اور رائج ہے اور کوئی نہیں سمجھتا کہ آئینہ کے سامنے

Marfat.com

کھڑا ہونے والا اپنی تصویر بنا رہا ہے مگر اس پر ٹی وی کو قیاس کرنا اور یوں کہنا کہ بالکل اسی طرح ٹی وی کے عکوس کی حرمت کے لیے بھی کوئی نص نہیں ہے۔ درست نہیں کہ ٹی وی کے عکوس آئینہ کے عکوس کی طرح نہیں نہ خود ٹی وی آئینہ ہے۔ کما بینا من قبل وللہ الحمد۔

پھر فاضل نے جو احتمالات نکالے ہیں ہمیں ان کے متعلق یہی کہنا ہے کہ ہم عکس وصورت کے بابت اپنا فیصلہ پہلے لکھ آئے ہمارے الفاظ پھر یاد فرمائے ہم نے نمبر 9 میں لکھا ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیت کا نام ہے ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں ہو یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو لہٰذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر، صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتہ ہے کہ بر سبیل مجاز۔ الی قولنا ظاہر ہوا کہ عکس وصورت دونوں مترادف ہیں تو ہمارے فاضل کا یہ قول کہ پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص الخ ہمارے نزدیک درست نہیں اور پائیدار اور ناپیدار عکوس پر تصویر کا اطلاق بطور اشتراک لفظی نہیں کہ پائیدار اور ناپائیدار دونوں صورت کے مفہوم عام کے فرد ہیں تو ان پر تصویر صورت کا اطلاق بطور اشتراک معنوی ہے نہ کہ بطور اشتراک لفظی۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ ہمارے فاضل کا یہ قول کہ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائیدار اور ناپیدار دونوں طرح کے عکوس پر بطور اشتراک لفظی ہو خطائے بین ہے اور ہمارے فاضل نے سابقہ عبارت کے متصل یہ جو لکھا کہ

Marfat.com

اس صورت میں عندالاطلاق تصویر کے متعدد معنی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوگا الخ۔ یہ اسی صورت میں بن سکتا ہے کہ تصویر و عکس میں اشتراک لفظی ہو اور جب کہ وہاں اشتراک لفظی نہیں بلکہ اشتراک معنوی ہے تو کوئی مانع نہیں ہے کہ تصویر و عکس دونوں مراد ہوں اور جب کوئی مانع نہیں ہے تو صورت دونوں کو شامل اور دائرہ حرمت میں دونوں داخل تو نصوص حرمت سے نہ تو پائیدار عکس خارج نہ ہی جعلی ناپائیدار باہر۔

ہمارے فاضل نے جو تیسرا احتمال عکس و تصویر میں بتائن کا ذکر کیا ہے وہ ہمارا مختار نہیں لہذا اس سے ہمیں بحث نہیں اور اس کا رد ہم پہلے کر آئے۔ البتہ چوتھا احتمال جو ہمارے فاضل نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو ہم نے اس کو پہلے ہی اختیار کیا جیسا کہ ہمارے گزشتہ کلام سے ظاہر ہے اور بے شک جیسا کہ فاضل موصوف نے کہا اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص پائیدار و ناپیدار عکوس کو شامل ہوں گے۔

مگر فاضل مذکور کا اس پر یہ کہنا کہ لہذا آئینوں کے عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے صحیح نہیں اس لیے کہ گفتگو عکوس مصنوعہ میں ہے اور آئینہ کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں لہذا وہ سرے سے نصوص حرمت میں داخل ہی نہیں کہ حرام قرار پائیں یا انہیں کسی دلیل سے ضابطہ حرمت سے نکالنے کی حاجت ہو تو فاضل مذکور کا یہ کہنا کہ اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لیے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم

Marfat.com

کی مخصص بن سکی الخ خود ساقطہ ہے اور اگر بغرض غلط آئینوں کے عکوس کو مصنوعہ انسان مان لیں تو تعامل کی بنا پر بر خلاف قیاس آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت سے خارج قرار پائیں گے اور جو بر خلاف قیاس ثابت ہو اس پر دوسرے کو قیاس کرنا صحیح نہیں تو فاضل مذکور کا یہ قیاس کہ پھر ناپیدار عکوس علت تخصیص میں اشتراک کے سبب دائرہ حرمت سے نکل جائیں گے نادرست ہے۔

فاضل مذکور نے عکس و تصویر میں عام خاص من وجہ کی جو نسبت کا احتمال قائم کیا ہے وہ بھی ہمارا مختار نہیں تو پھر اس پر کلام کی حاجت نہیں۔ نمبر 2 اور ہمارے فاضل نے یہ جو فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں الخ۔ اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے۔ حالانکہ تصویر نہ ہونا مستبعد ہے کہ شعاع جب کسی شیشہ یا ریل میں پڑتی ہے شعاع کیمرے میں اگلے حصہ کے شیشہ سے منتقل ہو کر پچھلے حصہ میں جو ریل یا شیشہ ہوتا ہے اس پر پڑتی ہے پھر روشنی کی کیمیائی تاثیر سے اس میں تصویر بن جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کر بے خوردبین کے دکھائی نہ دے جیسا کہ ہم نے بعض اجہ مطلعین سے سنا یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے جیسا بعض ثقات نے بیان کیا اور بہر حال یہ دعوی کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے (اور اس دعوی کے ممنوع ہونے کی سند خود ہمارے فاضل کے کلام میں موجود ہے) کہ انہوں نے فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ

Marfat.com

میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس وہی شعاع ہے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہو اور آئینہ میں منعکس ہو تو اس میں یہ ریز کیوں کہ ہوں گے اس پر اگر فرمائیں کہ مجرد شعاع ہوتی ہے تو یہ دعوی ممنوع ہو گا کہ خلاف ظاہر و معتاد ہے اس لیے کہ شعاع جس شیشہ وغیرہ میں نافذ ہوتی ہے اس میں نہیں رہتی اور جس میں نافذ نہیں ہوتی اس میں متشکل ہو جاتی ہے تو ریز کا ہونا اور عکس وصورت کا نہ ہونا غیر مسلم اور خود انہیں فاضل کے کلام میں اس کے بطلان پر روشن دلیل موجود پھر موصوف سے پوچھئے کہ اگر مجرد ریز ہوتے ہیں تو کسی شکل میں ہوتے ہیں یا کسی شکل میں نہیں ہوتے اور ان ریز سے تصویر کیسے بن جاتی ہے حالانکہ اب یہ ریز جناب کے طور پر ذی صورت سے جدا ہو گئیں اور آئینہ میں ریز سے صورت جبھی نظر آتی ہے جب کہ ذی صورت کے تابع ہو اور اب جناب کے طور پر یہ ریز ذی صورت کے تابع نہ رہے تو ان میں حسب معتاد صورت بننے کی صلاحیت ہی نہ رہی اب یا تو یہ مانیئے کہ یہ ریز ہی نہیں اور یہ واقعہ ہے کہ ریز تابع و عرض ہے اور تابع نے متبوع و عرض بے معروض نہیں ہو سکتا یا یہ کہیں کہ ان ریز سے صورت بننے میں صنع انسان کا دخل ہے۔ بہر حال تصویر سازی ثابت اور آئینہ پر قیاس باطل۔

بلکہ ضرور اس میں چھوٹی صورت یا نقطے ہوتے ہیں جنہیں ٹی وی میں بڑا اور نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے اور یہ سب کھلی تصویر سازی ہے۔ وللہ الحجۃ السامیہ اور ہم نے سوالات میں اور اس جواب میں جہاں کرنیں کہا ہے وہ محض

Marfat.com

فاضل ممدوح کے ساتھ تنزل ومجازات اور مجاز کے طور پر کہا ہے۔ہاں آئینہ میں جوشعاع منعکس ہوتی ہے وہ حقیقتہ شعاع نہیں ہے جو عدم نفوذ کے سبب عکس ہو کر نمایاں ہوئی۔اسی لیے وہ ذوالصورت کے تابع ہے اور اسی کے لیے مقابلہ ذو لصورت لازم ہے چنانچہ ہمارے فاضل نے بھی فرمایا۔

نمبر 7 یہ حقیقت ہے کہ عکوس وظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان عکوس کا اپنا کوئی وجود نہیں بلکہ ان کا وجود ان کے ذوالصورت کا وجود ہے تو وہ عکوس عرض ہوئے جو ذوالصورت کے ساتھ قائم ہیں

جیسے سفیدی جو دیوار کے ساتھ قائم ہے اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو۔ وہ ذوالصورت کے تابع ہیں نہیں بلکہ جوہر ہے جو مصنوع انسان ہے تو اس کو ریز پر اور اس کے عکوس کو آئینہ کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح نہیں اور فاضل گرامی کا یہ کہنا کہ مگر ایک درمیانی کڑی کو بھی نظر انداز کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں ریز کے اور ریز تابع ہیں ذی صورت کے انہیں کچھ مفید نہیں نہ ہمیں کچھ مضر اور یہ جو کہا کہ عکوس تابع ہیں ریز کے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عکوس کی حقیقت کچھ اور ہے اور ریز کی حقیقت اور ہے۔اس معنی پر یہ دعوی صحیح نہیں کہ آئینہ کے عکوس حقیقتہ وشعاع ہی ہیں جو ذوالصورۃ سے نکلی اور آئینہ میں منعکس ہو کر نظر آئی تو آئینہ کے عکس اور مجرو شعاع میں حقیقت کا اختلاف نہیں ہاں تشکل وعدم تشکل سے ضرور ایک گونہ اختلاف ہے جو اعتباری ہے اور اس پر جو

Marfat.com

دعوی معنی ہے وہ بھی امر اعتباری کا دعوی ہے ورنہ عکوس آئینہ حقیقتہ ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو شعاع (ریز) جب بھی ہوں گے ذوالصورۃ کے ساتھ ہوں گے اور جب ہی منعکس ہوں گے جب ذو الصورۃ آئینہ کے مقابل ہو تو فاضل ممدوح نے یہ جو فرمایا کہ "پہلے ریز کے مراہ کے سامنے ہونے کے لیے ضروری تھا کہ ذی صورت مراہ کے روبرو ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو"

اس پر معروض ہے کہ جی اب بھی یہ ضروری ہے ورنہ ریز کا مراۃ کے سامنے ہونا درکنار خود ریز ہی نہ ہوں گی کہ ریز ذی صورت سے جدا ہر کر کبھی نہ پائے جائیں گے اور وہ جو سائنس نے محفوظ کیا ہرگز وہ ریز نہیں جو ذی صورت کے تابع ہوتی ہے اسے ریز سمجھنا سائنس دانوں کی خود فریبی ہے۔ تو فاضل ممدوح کا یہ قول کہ "لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکالی ہے الخ" نادرست ہے جب کہ ریز سے اس کا حقیقی معنی مراد ہو اور ظاہر یہی ہے کہ فاضل ممدوح کی مراد یہی حقیقی معنی ہے اس لیے وہ جو ویڈیو میں محفوظ ہیں اسے ذی صورت کے ریز اور ویڈیو کے اشکال کو آئینوں کے عکوس پر قیاس فرماتے ہیں اور اگر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ویڈیو کی محفوظ شدہ کو مجازاً باعتبار ماکان ریز فرمایا ہے تو اس معنی پر ریز کا اطلاق اس محفوظ شدہ پر صحیح ہے

Marfat.com

لیکن اب پھر وہی بات ہے کہ یہ محفوظ شدہ اپنی حقیقت میں اس ریز سے مختلف ہے کہ یہ ذی صورت کے تابع نہیں اور وہ ذی صورت کے تابع ہے اور یہ جو ویڈیو میں محفوظ ہے اس میں ضرور صنع انسانی دخیل ہے تو یہ مصنوع انسان ہے اور وہ شعاع (ریز) جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے۔ مصنوع انسان نہیں تو جو مصنوع انسان سے بنے گا وہ ضرور انسان کا بنایا ہوا قرار پائے گا اور اس پر ضرور احکام شرع جاری ہوں گے اور مصنوع انسانی کا غیر مصنوع انسان پر قیاس کرنا ہرگز کسی طرح درست نہ ہوگا۔

پھر فاضل ممدوح نے جملہ گزشتہ کے متصل لکھا اسی فلسفہ کے تحت کہ عکوس کی اصل قریب ریز ہیں نہ کہ ذی صورت اقول ہم پہلے عرض کر آئے کہ عکوس آئینہ حقیقۃً ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ ہی منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو ہمارے نزدیک یہ دعوی ممنوع ہے اور اس کا رد ہم پیشگی کر چکے اور بتا چکے کہ عکس و شعاع میں فرق محض اعتباری ہے ورنہ دونوں کی حقیقت ایک ہے اور عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے تو سائنسی آلات سے جو عکس بنتا ہے اس کی اصل وہ ریز جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے اور اس سے جدا ہو کر نہیں پائی جا سکتی، کیونکر ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

حالانکہ وہ ریز تو اصلاً عکس آئینہ ہی کی اصل نہیں بلکہ وہ اور عکس آئینہ متحد بالحقیقت ہیں تو ان ریز پر ویڈیو میں محفوظ شدہ کو قیاس کرنا اور عکس آئینہ پر ویڈیو کے عکس کو قیاس کرنا اختیاری کو غیر اختیاری پر قیاس کرنا۔ میں یہ بھولا کہ ہمارے فاضل تو ویڈیو کے محفوظ شدہ پر ریز کا اطلاق اس کے حقیقی معنی پر کر رہے ہیں تو قطعاً وہی ریز ان کی مراد ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں۔

اب آئینہ پر انہیں قیاس کی کیا حاجت بلکہ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس بعینہ آئینہ کے عکوس ہیں مگر یہ کہ ان کے آڑے ان کا کہا آرہا ہی اور وہ یہ عبارت ہے جو گزشتہ سے متصل ارشاد ہوئی کہ تو جب ہم ان ریز کو ٹیپ کرلیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لیے ذی صورت کا مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔ جی "مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا" مگر اب نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ وہ عکوس، عکوس آئینہ نہ وہ ریز ٹیپ ہونے کے قابل کہ عرض و معروض نا قابل وجود اور اتنی بات تو خود فاضل ممدوح کے اقرار سے روشن کہ ٹی وی کے عکوس بعینہ نہ آئینہ کے عکوس ہیں نہ ان کے مثل ہیں کہ وہ فرما چکے کہ مراۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا۔

لہذا فاضل گرامی ہی کے بقول عبارت میں قدرے تصرف کے ساتھ اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی جب تک مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی مرئی ہونا مفقود مگر جدید ترقی نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لیے اب ذی صورت کا سامنے ہونا ضروری

Marfat.com

نہیں ہے۔ اس لیے کہ ویڈیو میں عکس کی اصل محفوظ کرلی جاتی ہے اور جب چاہو دیکھی جاسکتی ہے اور ٹی وی سے بھی کیمرے کے ذریعہ عکس کو کھینچ کر اسے مختلف اطوار میں منتقل کر کے عکس دکھایا جاسکتا ہے اور جب یہ چیز مشاہدے میں آچکی تو اس سے انکار بھی ممکن نہیں کہ اس میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف عکوس آئینہ کے کہ ان میں جعل انسانی دخیل نہیں تو بعینہ عکس کہنا بھی مشکل، آئینہ پر قیاس بھی باطل اور اس راہ میں خود فاضل ممدوح کا لکھا حائل وللہ الحمد ولہ الحجتہ السامیہ اب ایک ہی سبیل ہے کہ ان عکوس کو آئینہ کے عکوس سے جدا جانیں اور ان میں جعل انسانی کا دخل تو خود ان کو مسلم ہے اور مغائر ہونے کا اقرار بھی مماثلت بتانے کی کوشش بسیار کے باوجود ان کے قلم سے ہو جاتا ہے چنانچہ وہ مزید نمبر 8 لکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریزنہ عکوس ہیں نہ تصاویر لیکن ان ریز میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ ذی صورت کے عکوس میں منتقل کرنا بالکل فعل انسانی ہے اور قطعی تصویر سازی ہے۔

پھر بھی آئینہ کے عکوس پر قیاس سلامت ہے۔ حالانکہ آئینہ میں عکس انسان بناتا نہیں ہے پھر یہاں عکس آئینہ سے مغائرت یوں بھی ہے کہ ٹی وی میں پہلے عکس بنتا ہے پھر اس شیشہ سے نظر آتا ہے جسے آپ آئینہ فرماتے ہیں اور آئینہ میں ایسا نہیں ہوتا اور ریز کو گراموفون کی آواز پر قیاس کرنا صحیح نہیں کہ وہ (آواز) آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملاء متکیف کی صفت ہے۔ ہوا ہو یا پانی

Marfat.com

وغیرہ مواقف میں ہے الصوت کیفیہ قائمتہ بالھوا آواز کنندہ کی حرکت قرعی الٰہی سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کی طرف اضافت کی جاتی ہے اور جب کہ وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملاء متکیف کسے قائم ہو تو اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے۔ الکشف الشافیا لسیدی الجد امام اہلسنت احمد رضا قدس سرہ بخلاف ریز کے وہ ذی صورت کے ساتھ قائم ہے۔

لہٰذا یہ جو فاضل نے فرمایا ہے کہ اس کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم کسی کی آواز اسی وقت تک سن سکتے تھے جب تک وہ بولتا ہے۔ الخ وللہ الحمد ولہ الحجتہ السامیہ ہمارے فاضل گرامی آگے فرماتے ہیں جیسے ہر ناتراشدہ پتھر میں بالقوۃ جاندار کا مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اس صلاحیت کی بنا پر اسے نہ بالفعل مجسمہ کہا جاسکتا ہے اور نہ اس پر مجسموں کے احکام نافذ کر سکتے ہیں۔ درست ہے مگر یہ تو فرمایئے کہ اس کا مدعی کون ہوا کہ ناتراشدہ پتھر مجسمہ بننے سے پہلے مجسمہ ہے اور اس کے وہی احکام ہیں جو مجسمے کے ہیں اور اگر کوئی اس کا مدعی نہیں ہے کہ یہ بات کہنے سے کیا حاصل۔ ہاں اتنی بات ضرور بتاتے چلیے کہ بت بنانے کے لیے پتھر رکھنا تراشنا جائز ہے یا ناجائز۔ جائز ہے تو کیا وجہ ہے کہ آدمی کی قصد کو یہاں نظر انداز کیا گیا حالانکہ ہم سب کے سب سدو سردار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے انما الاعمال بالنیات وانما لامرئی مانوی اور اسی حدیث جلیل سے اخذ کر کے علماء نے قاعدہ کلیہ ارشاد فرمایا الامور بمقاصدھا اور ناجائز ہے تو اسی طرح اپنے ویڈیو کی

Marfat.com

ٹیپ شدہ ریز بزعم خود کو ناجائز کیوں نہیں کہتے یہاں سے ظاہر ہوا کہ حکم حرمت کچھ بالفعل جاندار کی صورت ہی میں منحصر نہیں بلکہ جو اس کا وسیلہ ہو گا وہ بھی حرام ہو گا۔ اگرچہ صورت بننے سے پہلی اس پر صورت جاندار کے احکام مخصوصہ نافذ نہ ہوں۔ وللہ الحمد پھر صورت و مجسمہ بننے سے پہلے اس کے احکام جاری نہ ہوں تو نہ ہوں مگر صورت بننے کے بعد تو وہی احکام جاری ہوں گے اور ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس میں جعل انسانی تو جناب کو مسلم ہے تو ضرور وہ حرام ہوں گے پھر اس دعوی سے کیا فائدہ۔

پھر فاضل گرامی نمبر 9 میں لکھتے ہیں: یہ صحیح ہے کہ عکوس وظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح کہ رائی جب تک مراۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود بس مراۃ ہی مراۃ مرئی ہے۔ ویڈیو سے قطع نظر ٹی وی کے عکوس کا بھی یہی حال ہے۔ الی قولہ اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود ہو جاتا ہے بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا ہے۔ ڈائرکٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلاً آپ کیمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریز ٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے ٹی وی ٹاور نے انہیں ٹی وی بکس تک پہنچا دیا اور پھر ٹی وی بکس کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا۔ اس کا بھی حاصل وہی آئینہ پر قیاس ہے جو بار بار رد ہو چکا پھر گزارش ہے کہ یہ قیاس ممنوع ہے۔

Marfat.com

اولاً آئینہ میں ریز بے صنع انسان پر پڑتی ہیں اور کیمرے میں بے صنع انسان پر نہیں پڑتیں۔

ثانیاً آئینہ میں جو ریز پڑتی ہیں وہ ذی صورت کے تابع ہوتی ہیں اور کیمرہ جو محفوظ کرتا بھیجتا ہے وہ ذی صورت کے تابع نہیں ہوتا ورنہ بے شرط مقابلہ عکس نہ بنتا تو یہ وہ ریز ہی نہیں جو آئینہ میں پڑتی ہے بلکہ اس سے جداگانہ کوئی بلا ہے اور اس پر شاہد عدل یہ ہے کہ کیمرے کے ذریعہ جو تصویر لی جاتی ہے اس میں محض ذی صورت کی شعاع کافی نہیں ہوتی بلکہ اس میں روشنی کی کیمیائی تاثیر شامل ہوتی ہے۔ یہ عام کیمروں کا حال ہے اور ٹی وی کے کیمرے میں بہت زیادہ روشنی درکار ہوتی ہے تو جب اس میں روشنی کی تاثیر بھی شامل ہو گئی تو اب ذی صورت کی شعاع نہ رہی بلکہ اسے جداگانہ شے بن گئی جن کے بننے میں صنع انسانی کا دخل ہے تو اسے آئینہ و ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب بتانا غلط ہے۔

ثالثاً ٹی وی کے وہ ریز خود عکس نہیں بنتے بلکہ ٹی وی کے آلات انہیں عکس میں بدلتے ہیں اگر وہ آلات نہ ہوں تو ٹی وی کے شیشہ پر کچھ نظر نہ آئے اور آئینہ میں ذی صورت کی شعاعیں کسی آلہ کی محتاج نہیں ہوتیں جو انہیں عکس میں بدلے تو آپ ہی کا قول کھلا اقرار ہے کہ ٹی وی کی یہ ریز نہ ذی صورت کی ریز ہیں نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ اس میں چمکتا عکس عکس آئینہ بلکہ قطعاً اس کے بننے میں جعل انسانی دخیل ہے اور اس عکس کو ذی صورت کے تابع بتانا غلط کہ ذی صورت کے تابع وہی عکس ہے جو بشرط مقابلہ ذی صورت بے جعل جاعل آئینہ سے نظر

Marfat.com

آئے نہ کہ وہ جسے انسان بنائے تو یہ کہنا کہ ٹی کے عکوس بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے نادرست۔ اور جب صنع انسانی کا دخل عکس میں موجود تو اتنی مماثلت جو فاضل گرامی نے یوں ظاہر کی کہ اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک ریز پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ لہذا ٹی وی سے آپ کا عکس غائب ہو گیا باوجود صنع انسانی جواز کے لیے ہر گز کافی نہیں وللہ الحمد نمبر 8 ۔

رابعاً آئینہ میں جو عکس چمکتا ہے اس کا رنگ وہی ہوتا ہے جو ذی صورت کا ہوتا ہے اور عام ٹی وی میں نیلا اور رنگین میں رنگ برنگا نظر آتا ہے۔

خامساً آئینہ میں ساکن کا عکس ساکن ہی نظر آتا ہے اور ٹی وی میں لرزہ براندام اب فاضل گرامی خود سوچ کر بتائیں یا سائنسی ماہرین سے پوچھ کر بتائیں کہ یہ عکس متحرک کیوں نظر آتا ہے۔ آیا اس لیے کہ برقی کرنیں اس پر مسلسل پڑتی ہیں اور اسے ہلاتی ہیں تاکہ وہ نمایاں رہے اور مٹنے نہ پائے اگر یہ برقی کرنیں نہ ہوں تو وہ نمایاں نہیں رہ سکتا۔ اس لیے وہ دم بدم خودکار و سریع العمل کیمرہ عکس کشی اور ٹی وی بکس کا آلہ تصویریں بناتا نمایاں کرتا رہتا ہے اور وہ دم بدم بننے والی تصویریں یکے بعد دیگرے ٹی وی کے شیشے پر اس تیزی سے نظر آتی ہیں کہ نظر کو ایک معلوم ہوتی ہیں۔ بہر صورت یہ ماننا لازمی ہے کہ ٹی وی پر اس ذی صورت کے عکس کی نمائش میں یا تو ان برقی کرنوں کا دخل ہے جو انسانی صنعت ہیں یا ایسا تجدد امثال کے سبب ہوتا ہے اور اگر ایسا ویسا نہ ہو تو ذی صورت

Marfat.com

ٹی وی سنٹر میں کھڑا ہے مگر ٹی وی پر اس کا عکس نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہیے تھا کہ آپ کیمرے سے ہٹتے ہی اور اس برقی کار فرمائی یا کیمرہ اور بکس کے آلہ کی کاروائی میں خلل کرتے ہی آپ کا عکس غائب ہو گیا۔ مگر کیوں کہتے کہ آئینہ سے مماثلت بتاتا ہے۔

ساد ساً اور جب آپ ٹی وی کے شیشہ پر خود کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ دوسرے کو اپنی شکل دکھا سکتے ہیں تو آپ ہی بتایئے کہ یہ رونمائی اتنے پردوں میں کیسے ہو جاتی ہے اور یہ آپ کے چہرہ زیبا کی شعاعیں کیسے سامنے کا راستہ چھوڑ کر کیمرے کے بس میں آتی۔ برقی روشنی میں گھل مل جاتی چھپتی چھپاتی ٹی وی کی پیٹھ میں سماتی ٹی وی بکس کے آلہ میں جا کر صورت میں بدلتی پھر ٹی وی کے شیشہ سے نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ سب آئینہ کی طرح خود بخود ہو جاتا ہے یا اس کے لیے آپ کے ٹی وی کا کیمرہ اور وہ آلہ ذمہ دار ہیں اگر ایسا ہے اور ضرور ایسا ہے تو آئینہ کو یہ الزام سائنسی ماہرین بلاوجہ دیتے ہیں۔ اپنے کیمرے اور اس آلہ کو ذمہ دار ٹھہرائیں اور خود کو قصوروار مانیں۔

ثامناً آئینہ میں فرنٹ ویو (سامنے کا منظر) ایک بار گی پورا آ جاتا ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر ایسا نہیں ہوتا بلکہ جب کسی شے کو قریب کر کے دکھاتے ہیں تو وہی شے نظر آتی ہے دوسری نظر نہیں آتی اور جب پورا منظر دکھاتے ہیں تو وہ دور سے نظر آتا ہے اور اس کے لیے کیمرے کو پیچھے کرنا پڑتا ہے اور قریب

Marfat.com

میں قریب لاتے ہیں اور قریب میں تصویر قریب آتی اور دور جاتی نظر آتی ہے اور قریب و دور کے مناظر کے لیے تین شاٹ درکار ہوتے ہیں۔

1۔ لانگ شاٹ (دور کی منظر کشی)

2۔ میڈیم شاٹ (درمانی منظر کشی)

3۔ کلوز شاٹ (قریب کی منظر کشی)

اور دیکھنے والوں سے معلوم ہوا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شے کی بیک وقت دو تصویریں نظر آتی ہیں ایک شیشہ پر نظر آتی رہتی ہے دوسری ہٹتی نظر آتی ہے ان تمام امور سے ظاہر ہے کہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہیں ہے اور اس پر جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ حقیقی تصویر ہے جو مخصوص سطح پر کیمرے سے بنتی ہے اور ٹی وی کے شیشہ پر نمایاں کر کے دکھائی جاتی ہے۔

تاسعاً جب ٹی وی کے شیشہ پر تصویر کو یوں دکھانا ممکن ہے کہ اسے قریب کر کے دکھائیں ہٹالیں اور دور کر کے دکھائیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان تصویروں کے شیشہ پر نمائش انسان کے بس میں ہے جب تک وہ چاہتا ہے تصویر شیشہ میں نظر آتی ہے اور قائم رہتی ہے جب چاہتا ہے تصویر ہٹ جاتی ہے یا مٹ جاتی ہے۔ تو یہ تصویریں بھی انہیں عام تصویروں کی طرح ہیں جنہیں انسان بناتا ہے نہ کہ آئینہ کے عکوس کی طرح جنہیں انسان نہیں بناتا یہاں سے ظاہر کہ آپ کا وہ تفرقہ پائیدار نہیں ونا پئدار خود ناپئدار و للہ الحمد والہ الحجتہ السامیتہ

Marfat.com

گرامی قدر جناب مولنا قاضی محمد عبدالرحیم صاحب بستوی نے بتایا
کہ پیاز کے عرق اور موم سے تصویر بناتے ہیں جو ظاہر نہیں ہوتی پھر آب پر
دکھاتے ہیں تصویر ظاہر ہو جاتی ہے اور فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے اور موم والی پانی
میں ڈالتے ہیں تو نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ تو آپ کے ٹی وی والی تصویر سے بھی بہت
ناپئدار ہے کیا جناب اسے جائز قرار دیں گے میں امید کرتا ہوں کہ جواب نفی میں
ہو گا تو پھر میں عرض کروں گا کہ اس میں اور ٹی وی والی میں کیا فرق ہے ناپئداری
میں دونوں شریک بلکہ یہ زیادہ ناپئدار اور برتقدیر جواز دلیل دیجئے گا تو اسے جائز
کہنے یا دونوں کو حرام بتائیے۔

جب ٹی وی کے عکوس ہی کے مثل عکوس آئینہ ہونے میں کلام ہے تو
ویڈیو کے عکوس کو عکوس آئینہ کے مثل کیوں کر مان لیا جائے جب کہ وہاں آئینہ
کے عکس سے مغائرت اور بھی زیادہ موجود ہے چنانچہ فاضل گرامی ویڈیو کے
بارے میں خود فرماتے ہیں کہ اب ٹی وی پر ظہور عکوس میں ان عکوس کی اصل
بعید یعنی ذی صورت کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی اور یہ ہم پہلے ہی عرض کر
چکے کہ ذی صورت کے ریز کہ اس کے تابع ہیں وہ بغیر ذی صورت ہی ہی نہیں
سکتے تو انہیں ٹیپ کرنا کیوں کر متصور ہے اور یہ بھی ہم نے پہلے ہی بتا دیا کہ عکس
آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے نہ کہ وہ ریز جو عکس آئینہ کے ساتھ متحد بالحقیقہ
ہیں تو فاضل نے خط کشیدہ جملہ سے پہلے جو کہا کہ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا
کہ ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت نکال

Marfat.com

لی گئی اور چونکہ یہی ریز آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پالیا گیا بارہا ہو چکا وللہ الحمد۔

پھر فاضل گرامی نمبر 10 پر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ بڑی ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر ریز بے روک ٹوک ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی کے متحرک عکوس، عکوس رہیں اور اگر یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں تو یہ عکوس نہ رہیں وہ عکس جو تصویر ہے اور وہ عکس جو تصویر نہیں ہے ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی پائیداری و ناپیداری ہے ریز کو ٹیپ کر لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا اس عبارت میں جو الزام ہے وہ ہم پر نہیں آتا کہ ہمارے نزدیک کوئی فرق عکس و صورت میں نہیں دونوں ایک ہیں اور دونوں کا بنانا حرام اور پائیدار و ناپیدار کا تفرقہ ثابت کرنا ہمارے فاضل کے ذمہ ادھار ہے۔

بحمدہ تعالیٰ فاضل گرامی کے دسوں مفروضات جنہیں انہوں نے توضعاً معروضات فرمایا ہے جواب بحسن وخوبی تمام ہوا وللہ الحمد علی التمام

ان کے بعد ہمارے فاضل گرامی زید مجدہ السامی نے کچھ جملے تحریر فرمائے ہیں جن کا جواب دینا تو درکنار ہم انہیں نقل بھی نہیں کرنا چاہتے البتہ ان سوالات کے جوابات حاضر کرتا ہوں علامہ ممدوح کا پہلا سوال ہے ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کردہ پائیدار ریز کا تصور ہونا ثابت کیجئے اور ثابت نہ کرنے کی صورت میں ان غیر جاندار ریز کو ٹیپ کر لینے کی حرمت کی دلیل پیش کیجئے۔

Marfat.com

الجواب

1۔ میں اس بات کا مدعی ہی کب ہوں کہ آپ کے ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ محض تصویر ہے کوئی اور شے نہیں تو جناب کے اس دعوی کا مانع ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں وہ ریز محفوظ ہوتے ہیں جو آئینہ میں پڑ کر منعکس ہو جاتے ہیں میرے الفاظ پھر سنئیے آپ کا دعوی ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں کی ممانعت میں کہا اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو ریز بھی نہیں ہوتے الی قولنا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کہ بے خوردبین کے دکھائی نہ دے یا شعاع چھوٹے لفظوں میں متشکل ہو جائے۔

بہر حال یہ دعوی کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے۔ نیز کہا اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو میری ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ویڈیو میں محفوظ شے یا صورت خورد ہے یا چھوٹے چھوٹے نقطے یا کچھ اور مگر وہ محفوظ آئینہ کی ریز نہیں ہے اور جب میں علی التعین اس محفوظ شدہ کو صورت نہیں کہتا تو مجھ سے یہ سوال کہ تصویر ہونا ثابت کیجئے کیا معنی شائد جناب نے یہ سمجھا ہے کہ وہ عکوس مصنوعہ جبھی حرام ہوں گے جب ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہونا ثابت ہو جائے مگر ایسا نہیں وہ جو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے آخر کار سائنسی آلات کی کار فرمائی سے صورت بن کر ٹی وی سے نظر آتا ہے تو اس سے جو

Marfat.com

بنتا ہے وہ بھی حرام اور یہ محفوظ شدہ بھی حرام کہ اس صورت میں حرام کا وسیلہ اور مادہ ہے لان الامور بمقاصد ھا کما صرح بہ العلماء و قد مرمن قبل و اللہ تعالیٰ اعلم

نمبر 2۔

ہمارے فاضل کا دوسرا سوال یہ ہے کہ ناپئدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہوں تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مدلل و مبرہن فرمایئے میں نے آئینہ کو (جس میں عکس کا ظہور بے جعل جاعل ہوتا ہے) حرام کب کہا ہے مجھ سے یہ سوال ہو رہا ہے تو میں اس عکس کو جس کے بننے میں صنع انسانی دخیل ہو حرام کہتا ہوں اور آئینہ پر قیاس اس کو رد کرتا ہوں اور پائیدار و ناپئدار کا تفرقہ تصویر سازی ہیں نہیں مانتا جو آپ ثابت نہ فرما سکے واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر 3:۔

ہمارے فاضل گرامی کا تیسرا سوال ہے کہ ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر تماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں کیوں نہیں بے شک حقیقی معنی مراد ہے اور وہ معنی عام جو صورت و عکس دونوں کو شامل ہے تو دونوں کا بنانا حرام ہے اور آپ کے اس اندازہ مذکورہ سے ادعائے حقیقت محض نا متصور اور اس سے عام نصوص میں دعوی خصوص قطعاً نا معتبر کما مر فیھا مر واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

نمبر4:۔

ہمارے فاضل گرامی کا چوتھا سوال ہے اگر نصوص میں تصاویر و تماثیل سے مراد ہر طرح کے پائیدار و ناپائیدار عکوس ہیں تو ایک طرف یہ ثابت کیا جائے کہ ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں حقیقت و مجاز دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں یا بصورت دیگر ایک ہی لفظ سے ایک ہی وقت میں اس کے متعدد معنی مراد لیے جاسکتے ہیں تو دوسری طرف اس صورت میں آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کی علت پیش کی جائے۔

الجواب

ہم صورت و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ مانیں نہ اشتراک لفظی جانیں تو ہم سے یہ سوال کیا معنی کہ ایک لفظ سے ایک وقت میں حقیقت و مجاز یا اس کے متعدد معنی کیسے مراد لیے جاسکتے ہیں ہاں صورت و عکس کو دونوں کو مساوی اور ایک مفہوم عام کے فرد مانتے ہیں اور آئینوں کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں تو وہ نصوص حرمت میں داخل ہی کب ہوئے کہ انہیں نکالا جائے گفتگو تو عکوس مصنوعہ میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر5:۔

ہمارے فاضل گرامی کا پانچواں سوال یہ ہے کہ آئینہ اور ٹی وی کے عکوس میں بے پناہ مماثلت و مشابہت کے باوجود (جن میں بعض کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے) ٹی وی کے عکوس کو آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح کیوں نہیں؟

Marfat.com

الجواب

وجوہ مغائرت کی ہم نے بارہا ذکر کیں (جن میں سے ایک فعل انسانی کا دخل ہے جو خود آپ کو مسلم ہے) اس مماثلت مزعومہ ومشابہت موہومہ کی دافع ہیں اس لیے وہ قیاس صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

انہیں نو وجوہ مغائرت پر بس نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ چند وجوہ مغائرت اور سمجھ میں آئیں اور جو وجوہ حقیقتہ وجوہ سابقہ میں ضم ہیں۔ ہم انہیں علیحدہ علیحدہ ظاہر کریں۔

فاقول وباللہ التوفیق عاشرا آئینہ اگر ساکن ہو تو اس میں عکس شے جامد ہٹتا سرکتا نظر نہیں آتا اور ٹی وی میں قریب کو ہٹتا دور کو آتا سرکتا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ وجہ ثامن میں گزرا۔

حادی عشر آئینہ میں ذی صورت کا عکس جوں کا توں نظر آتا ہے اور ٹی وی عکس ذی صورت سے مختلف نظر آتا ہے۔ جیسا کہ کلوز شارٹ اور میڈیم شارٹ وغیرہ کی تفصیل سے ظاہر ہے تو قطعاً ظاہر کہ ٹی وی کیمرہ چھوٹی تصویر بناتا ہے اور ٹی وی کا شیشہ اسے بڑا کر کے دکھاتا ہے تو اس میں اور پردہ فلم میں اس لحاظ سے فرق نہیں۔

ثانی عشر اور جب ان وجوہ سے ٹی وی کا عکس آئینہ کے عکس سے جدا ہے تو جو حرکت ٹی وی کے عکس میں نظر آتی ہے وہ بھی قطعاً جعلی ہے اور آئینہ کا عکس خلقی ہے اور اس میں جو حرکت نظر آتی ہے وہ بھی خلقی و غیر جعلی اسی لیے

Marfat.com

ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً ٹی وی پر جب کار چلتی نظر آتی ہے تو زمین بھی سرکتی نظر آتی ہے۔اب فاضل گرامی نے میرے اعتراضات کے جو جوابات تحریر فرمائے ہیں ان کا جواب نمبر وار گزارش کروں وہ لکھتے ہیں:۔

نمبر1۔

آئینہ میں جس مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق فوری طور پر حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے، اسی مقصد کو اپنی مرضی کے مطابق حاصل کرنے کے لیے کرنوں کو ٹیپ کیا جاتا ہے۔

الجواب:۔ آئینہ کے سامنے اس لیے کھڑے ہوتے ہیں کہ اپنی صورت دیکھیں غالباً دوسرے کو اپنی صورت دکھانا مقصود نہیں ہوتا اور ویڈیو میں خود بینی و خود نمائی دونوں مقصود ہوتی ہیں جو آئینہ کی طرح فوری طور پر حاصل نہیں ہوتی اور ڈائریکٹ والی صورت میں تو آدمی خود کو دیکھ ہی نہیں سکتا تو آئینہ پر قیاس باطل اور وحدت مقصد کا دعویٰ غلط اور ریڈیو ٹی وی میں فعل جاعل سے مفر نہیں تو ان کے عکوس پر وہ احکام ضرور جاری ہوں گے جو عام تصاویر ذی روح کے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر2:۔

پھر آپ رقم طراز ہیں آئینے کے سامنے کھڑا ہونا بھی اپنی صوری شعاعوں کو عکوس میں بدلنے ہی کے لیے ہے اور شرعاً بالکل جائز ہے۔

الجواب:۔

Marfat.com

آئینہ کے سامنے کھڑے ہونے والے کو تصویر ساز نہیں کہتے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی صورت کی شعاعیں آئینہ میں خود صورت پکڑتی ہیں آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا صورت نہیں بناتا ہے اور کیمرے کے سامنے جو کھڑا ہوا سے سب یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی تصویر کھنچا رہا ہے تو تصویر کھنچوانے اور آئینہ دیکھنے میں فرق ظاہر ہے اور تصویر کھنچوانے کو آئینہ دیکھنے پر قیاس کرنا غلط ہے اور ساختہ تصویر کو بے ساختہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر فاضل رقمطراز ہیں نمبر 3 تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے یہ انہوں نے ہمارے سوال پر لکھا جو اس طرح ہے نمبر 3 بر تقدیر اول (یعنی ویڈیو کیسٹ میں شعاعوں کو صورت میں بدلنے کے قصد سے ٹیپ کرنا جائز ہو) اس کے جواز پر شرع مطہر سے کیا دلیل ہے اور بر تقدیر ثانی یہ مبدء حکم میں اپنے مقصد کا تابع ہو کر نا جائز ہو گا کہ نہیں نہیں تو کیوں نہیں؟ اس پر ارشاد ہوا کہ تقدیر ثانی کی گنجائش ہی کہاں ہے جی تقدیر ثانی کی گنجائش کیا اس لیے نہیں کہ ویڈیو کا عکس ساختہ عکس آئینہ ہے جو بے ساختہ بنتا ہے۔ پھر یہ کیمرہ کیا کرتا ہے اور ٹی وی بکس میں لگے آلہ کا کیا کام ہے اور آپ کے طور پر شعاعیں کیوں ٹیپ کی جاتی ہیں اور یہ ٹیپ کی ہوئی شعاعیں ٹی وی کے شیشہ پر بغیر اس آلہ کے جو ٹی وی بکس میں ہوتا ہے مصور کیوں نہیں ہو جاتیں اور عام آئینوں میں صورت کیوں نہیں پکڑتیں اور یہ پیچھے سے چھپتی چھپاتی ٹی وی کے چلمن سے رونمائی کرتی ہیں یہ سب کیا اپنے آپ ہو جاتا ہے ہر گز نہیں یہ تمام امور فعل انسانی کے آثار ہیں اور

Marfat.com

وہ عکس جو ٹی وی پر نظر آتا ہے قطعاً ساختہ انسان ہے اور ساختہ کو بے ساختہ کہنا غلط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہمارے فاضل رقم طراز ہیں: آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسان کا مکمل دخل ہے بر تقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے۔ تصویر سازی اس لیے نہیں ہے کہ حقیقی معنوں میں ناپائیدار عکوس پر تصاویر کا اطلاق صحیح نہیں عکس تصویر اس وقت بنتا ہے جب اسے پائیدار کر لیا جائے جب تک اس میں پائیداری نہ ہو گی وہ عکس رہے گا پائیدار ہو جانے کے بعد وہ تصویر ہو جائے گا اس لیے تماثیل کہہ کر تصاویر مراد لیا جاتا ہے آئینوں کے ناپیدار عکوس کو تماثیل بت مجسمہ اور حقیقی معنی میں تصویر کہنا صحیح نہیں عمومات نصوص میں صرف پائیدار عکوس یعنی تصاویر و تماثیل وغیرہ شامل ہیں ناپیدار عکوس اس میں ابتداء ہی سے داخل نہیں کہ ان کو نکالنے کے لیے کسی مخصص کی تلاش کی جائے۔

الجواب

یہ خوب رہی کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلتے ہیں الخ اس کا یہی مطلب ہوا نا کہ آدمی ان شعاعوں سے اپنا عکس بناتا ہے پھر تو زندہ آدمی پر کیا موقوف بلکہ سرے سے آدمی پر کیا منحصر مردہ کا عکس آئینہ میں اترے دیوار و درخت وغیرہ کا عکس اترے اب بھی فرمادیجئے کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں مردہ و جماد کے فعل کا مکمل دخل ہے بلکہ آئینہ ہی پر کیا منحصر ہے

Marfat.com

پانی میں بھی شعاعوں کو عکوس میں زندہ اور مردہ اور جماد کا مکمل دخل ہے اور اگر یہ مطلب نہیں کہ آدمی آئینہ میں اپنی تصویر بناتا ہے اور ٹی وی میں تصویر لامحالہ بن کر نظر آتی ہے تو آئینہ کا نام کیوں لیں۔ اور ساختہ کو بے ساختہ کیوں کہیں اور یہ جو فرمایا کہ بر تقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں۔ جی تقدیر ثانی سے کیا مراد ہے۔

میرے سوال نمبر 4 میں تقدیر ثانی یہ تھی کہ یہ شعاعیں از خود صورت میں بدل جاتی ہیں۔ میرا سوال یوں ہے۔ نمبر 4 شعاعوں کو صورت میں بدلنا فعل انسانی ہے یا وہ از خود صورت میں بدل جاتی ہیں تقدیر ثانی ظاہر البطلان ہے الخ۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت آپ کی مراد نہیں ہو سکتی کہ آپ کو فعل انسانی کا دخل مسلم ہے۔ پھر خدا جانے کیوں آپ نے یہ لکھ دیا کہ بر تقدیر ثانی پر یہ ارشاد بجا ہے کہ یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے۔ خیر اس تقدیر ثانی پر یہ ارشاد بجا ہے کہ یہ تصویر سازی نہیں مگر یہ فرمانا کہ اظہار عکس ہے صحیح نہیں کہ اظہار عکس فعل ہے جو تقدیر اول پر ہی بن سکتا ہے اور آپ کلام تقدیر ثانی پر فرما رہے ہیں جس میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ شعاعیں بے فعل انسان از خود صورت میں بدل جاتی ہیں اور ظاہر ہے کہ فعل و عدم فعل ایک جگہ مجتمع نہیں ہو سکتے تو آپ کا یہ فرمانا کہ بر تقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے۔

خیر اس تقدیر ثانی پر یہ ارشاد بجا ہے کہ یہ تصویر سازی نہیں مگر یہ فرمانا کہ اظہار عکس ہے صحیح نہیں کہ اظہار عکس فعل ہے جو تقدیر اول پر ہی بن

Marfat.com

سکتا ہے اور آپ کلام تقدیر ثانی پر فرما رہے ہیں جس میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ شعاعیں بے فعل انسان از خود صورت میں بدل جاتی ہیں اور ظاہر ہے کہ فعل و عدم فعل ایک جگہ مجتمع نہیں ہو سکتے تو آپ کا یہ فرمانا کہ بر تقدیر ثانی بھی یہ تصویر سازی نہیں بلکہ اظہار عکس ہے دو نقیضوں کو جمع فرمانا ہے۔

آپ کو اس تقدیر پر یوں فرمانا تھا کہ یہ تصویر سازی نہیں بلکہ ظہور عکس ہے جس میں آدمی کے فعل کو دخل نہیں۔ خیر اظہار عکس ہی کہیے پھر بھی جعل جاعل سے مفر نہیں اسی لیے آپ نے اسے مسلم رکھا مگر آئینہ کے عکس میں بھی جعل جاعل ثابت کرنے کی سعی فرمائی اسی لیے فرمایا کہ آئینوں میں شعاعوں کو عکوس میں بدلنے میں فعل انسان کا مکمل دخل ہے حالانکہ وہ عکس جو آئینہ میں نظر آتا ہے قطعاً خلقی ہے اور وہ حقیقۃ سے قابل کی شعاع ہے اور اس کے ساتھ قائم ہے تو یہ مقولہ کیف سے ہوا اسے مقولہ فعل سے ملانا جناب ہی کا کام ہے پھر بھی آئینہ سے کام نہ چلا تو صورت کا حقیقی معنی پائیدار فرمایا اور اس پر اس تفرقہ ناپائیدار اور تبائن صورت و عکس کی بنیاد رکھ دی اور اس حقیقت مخترعہ و تفرقہ مزعومہ سے نصوص میں تخصیص کا دروازہ کھولا۔ اس حقیقت مخترعہ اور اس تفقہ مزعومہ اور اس تخصیص موہوم و تباین مزعوم کا رد بفضلہ تعالیٰ ہم پہلے ہی کر چکے واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں نمبر 5 اس کو ان فلمی فیتوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں کہنا اس لیے صحیح ہے کہ فلمی فیتوں میں ناپائیدار عکوس نہیں ہوتے

Marfat.com

بلکہ تصویریں ہوتی ہیں اور حرمت کے لیے صرف جعل انسانی کا دخل کافی نہیں ورنہ آئینوں کے عکوس کو بھی حرام قرار دینا پڑے گا اس لیے کہ موجودہ معروف ومتعارف آئینہ پورے کا پورا انسانی صنعت ہے اس میں عکوس کے ظہور میں بالکل جعل انسانی کا دخل ہے بلکہ حرمت کے لیے جعل انسانی کے ساتھ ساتھ عکوس کی پائیداری بھی لازم ہے تاکہ وہ عکس حقیقی معنوں میں تصویر ہو جائے۔

الجواب:۔

یہ سب اسی تفرقہ پائیدار و ناپائیدار اور صورت و عکس میں تباین مزعوم پر مبنی ہے جسے ہم رد کر آئے اور ہم بفضلہ تعالیٰ ثابت کر آئے کہ صورت جاندار بنانا مطلقاً حرام ہے پائیدار ہو کہ ناپائیدار اور یہ کہ تصویر و عکس متبائن نہیں لہٰذا ان میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں بلکہ تصویر و عکس مترادف ہیں اور دونوں ایک مفہوم عام کے فرد ہیں اور دونوں میں نسبت تساوی کی ہے اور آئینوں میں اصلاً صورت بنائی ہی نہیں جاتی تو ان سے معاوضہ غلط ہے اور ٹی وی کے عکوس کو فلمی فیتوں کے مثل ٹھہرانا ہی صحیح ہے اور آئینوں کے عکوس پر قیاس کرنا ناروا اور نادرست۔

نمبر6:۔

پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں یہ فرمانا کہ فلمی فیتوں میں جو تصویریں ہوتی ہیں وہ سامنے والی اشیاء کا عکس ہوتی ہیں تو اس فرمان میں عکس سے مراد ناپائیدار عکس ہے تو یہ بالکل سراسر غلط خیال ہے اور اس پر میں گزارش کروں

Marfat.com

پہلے پائیدار وناپائیدار کا تفرقہ ثابت کر دیجئے پھر یہ بات جچے گی کہ یہ بالکل سراسر غلط خیال ہے اور جب تک یہ تفرقہ ثابت نہ ہو یہی صدائے بازگشت کی طرح سنئے گا کہ جناب کا سراسر غلط خیال ہے پھر فرمایا کہ اور اگر پائیدار عکس مراد ہے تو یہ بات صحیح ہے مگر خیال رہے کہ یہی تو حقیقی معنوں میں تصویر ہے ویڈیو کیسٹ میں جس کا وجود نہیں اس پر گزارش ہے کہ پہلے یہ دعوی ثابت کر دیجئے کہ تصویر کا حقیقی معنی پائیدار عکس ہے اور رہی یہ بات کہ ویڈیو اور کیسٹ میں پائیدار عکس کو وجود نہیں تو کیا ناپائیدار عکس کا وجود ہے؟

آپ کی مذکور قید (پائیدار سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو وہ ناپائیدار عکس اس میں محفوظ کیسے ہو جاتا ہے اور اگر مطلقاً عکس ہی نہیں تو ریز بھی اس میں نہیں کہ ریز جہاں نافذ نہیں ہوتی شکل پکڑتی ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی مفصل گزارش کر آئے اور جب اس میں ریز نہیں تو ٹی وی پر عکس کیوں کر نظر آتا ہے اور اگر جناب کے طور پر اس میں ریز ہیں تو کس شکل پر ہیں اور جو ٹی وی میں نظر آتا ہے اسی شکل کا عکس ہے یا کچھ اور اگر یہ وہی شکل ہے جو ٹی وی میں منعکس ہوتی ہے تو یہ عکس پائیدار کا ہوا کہ ناپائیدار کا اگر یہ عکس پائیدار کا ہے تو اسے دیکھنا دکھانا حرام کیوں نہیں؟

اور اگر یہ عکس ناپائیدار شکل کا ہے تو وہ ناپائیدار ویڈیو کیسٹ میں کیسے جمی بیٹھی ہے اور اگر یہ ریز کسی شکل پر نہیں تو عکس کیسے نظر آتا ہے پھر فرماتے ہیں یہ کہنا کہ ویڈیو کیسٹ کی تصویریں برقی لکیروں کی مدد سے ٹی وی میں

Marfat.com

بنائی جاتی ہیں حقیقت حال کی غلط تعبیر ہے اس پر معروض ہے کہ حقیقت حال کی صحیح تعبیر آپ فرمادیں اور بتائیں کہ ٹی وی میں وہ تصویریں کس کی مدد سے بنائی جاتی ہیں یا از خود بن جاتی ہیں پھر کیمرہ کیا کرتا ہے اور جو یہ ویڈیو محفوظ کرتا ہے اس کا کیا مقصد ہے اور یہ کرنیں کیا وہی ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں اگر ایسا ہے تو یہ عرض بے معروض کیسے محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر یہ وہ کرنیں نہیں بلکہ بجلی کی کرنیں ہیں میں نے انہیں برقی لکیریں کہہ دیا تو کیا غلط کہا پھر فرماتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ کی ہوئی کرنیں جب ٹی وی کے اندر پہنچتی ہیں تو اس کے آئینہ پر متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہیں اس پر معروض ہے کہ وہ آپ کے طور پر کرنیں ہی سہی مگر یہ تو اقرار فرمائیں کہ وہ کرنیں کہ عرض قائم بذی الصورۃ ہیں کیونکہ ٹیپ ہو گئیں اور وہ ویڈیو میں عکس ہے اور اگر اس کا عکس نہیں تو یہ عکس بنا کیسے اور یہ کرنیں ویڈیو میں محفوظ ہیں تو بدیہی ہے کہ یہ انسان کے قابو میں ہیں جن سے وہ حسب منشا تصوری بناتا ہے بلکہ ڈائرکٹ والی صورت میں بھی شعاعیں قابو میں ہیں جبھی تو مراحل طے کر کے ٹی وی میں پیچھے سے آتی اور منعکس ہو جاتی ہیں۔

اس لیے تو آپ بقول آدمی صرف انہیں کرنوں کے ٹی وی تک پہنچنے کی رکاوٹ دور کر دیتا ہے اور بس ورنہ یہ شعاعیں بے مقابلہ شے کے باوجود موانع ٹی وی میں منعکس ہی نہ ہوں گی اور جب شعاعیں قابو میں ہیں تو یہ کہنا کہ یہ غیر مرئی کرنیں کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں کہ وہ ان کو ملا کر جس طرح

Marfat.com

چاہے تصویر بنادے غلط ہے ورنہ وہ رکاوٹ آدمی کیسے دور کر دیتا ہے جس کے دور کرنے کے آپ خود اقراری ہیں۔

یہ جناب کا طرفہ تناقض ہے کہ پہلے وہ عبارت لکھی جس کا صریح حاصل یہ ہے کہ شعاعیں قابو میں ہوتی ہیں پھر لکھ دیا کہ کچھ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں اور جب کہ یہ انسانی ہاتھوں کے قابو میں نہیں تب تو یہ کیمرہ اور ٹی وی بکس کا آلہ بالکل بے قصور ہے اور انسان کا اس عکس کے بننے میں بالکل کوئی ہاتھ نہیں پھر کا ہے کو بارہا جعل انسانی مانا اور یہ الزام آئینوں کے عکوس کو بھی دیا یہ بھی جناب کا تناقض عجیب ہے کہ جعل انسانی بھی مانے اور انسان کے قابو کا انکار بھی فرمائے۔

پھر فرماتے ہیں کہ بر خلاف آرٹسٹ کے قلم کیا اس کا قلم اس کے ہاتھوں کے قابو میں رہتا ہے اور وہ جو کچھ بناتا ہے وہ پائیدار کا تفرقہ مسلم نہیں ہے اور کرنوں کی شکل بتادیجئے تو وہ ٹی وی کا عکس بھی خود جناب کے اقرار سے بھی پائیدار شکل کا ہی ثابت ہو گا اور یہ تو جناب کے طور پر ہے اور اگر ویڈیو میں صورت خورد ہوتی ہے جیسا کہ قرین قیاس ہے تو یہ قطعاً پائیدار کا عکس ہے اور آرٹسٹ کی تصویر کے مثل یہ عکوس بہر طور ہیں کہ مصنوع انسان ہیں بلکہ اس سے زیادہ کہ چلتے پھرتے بولتے نظر آتے ہیں تو آرٹسٹ کی تصویر پر قیاس مع الفارق نہیں۔

Marfat.com

پھر فاضل رقمطراز ہیں کہ ٹی وی کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ویڈیو کو درمیان سے ہٹا کر اس کو دیکھا جائے تو اس میں اشیاء و متقابلہ کے نلپذ ار عکوس کے ظہور کا وہی حال ہے جو آئینہ کا ہے کہ جب تک ٹی وی کیمرے کے سامنے شے رہی نظر آئی یہ دعوی صحیح نہیں اور آئینہ کے عکوس سے وجوہ مغائرت مفصل گزریں اور ٹی وی میں اشیاء متقابلہ کے نلپذ ار عکوس غلط ہے کہ یہ اشیاء نہ ٹی وی کے مقابل ہوتی ہیں نہ عکس سامنے سے اترتا ہے تو ٹی وی کا شیشہ آئینہ ہی نہیں ہاں ٹی وی کیمرہ آئینہ ہوتا اگر اس میں عکس اسی طرح اترتا جس طرح آئینہ میں اترتا اور سامنے والے کے نظر آتا ہے مگر یہ عکس چور نظروں سے عکس کو بچا کر چوری چوری اسے ٹی وی میں پیچھے سے بھیجتا ہے اور دوسروں کو عکس دکھاتا اور آدمی کو خود بینی سے محروم رکھتا ہے تو نہ ٹی وی کیمرہ آئینہ نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ لہذا جو اس میں نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ نہیں بلکہ قطعاً عکس مصنوع انسان ہے اور جب ٹی وی کیمرہ کا کھنچا ہوا عکس آئینہ کے عکس کی طرح نہیں حالانکہ وہاں تو نام کی مماثلت بھی موجود ہے جو آپ نے ابھی اور بارہا ذکر کی جس کا ہم رد وجوہ مغائرت میں کر چکے تو ویڈیو کے عکوس کیوں کر عکوس آئینہ ٹھہریں گے تو یہاں جو کچھ ویڈیو کے بابت کہا خود ساقط ہے اور بارہا رد ہوا اور ریز کے عکوس کی اصل قریب ہونے کا دعوی بھی بارہا رد کر چکا ہوں۔ فتذکر اور ٹیپ ریکارڈ کی تمثیل کا جواب گراموفون کی مثال میرے معروضے سے ظاہر ہے اور عکس آئینہ میں جعل انسانی (انسان کا بنایا ہوا) بھی بارہا ممنوع ہوا۔ فتذکر و اللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

پھر فاضل گرامی فرماتے ہیں چونکہ شرع مطہر میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس میں متحرک وغیر قار اور ناپیدار عکوس کو بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہو۔یہی اس بات کی اباحت (قانونی حیثیت) کی دلیل ہے شریعت نے صرف جاندار کی پائیدار تصاویر، تماثیل (مجسمے)، بت اور مجسموں کا بنانا حرام قرار دیا ہے۔

الجواب:۔

اس دعوی کا رد ہم بفضلہ تعالیٰ پہلے ہی کر آئے چناچہ سوال نمبر 2 میں ہم یہ کہہ آئے آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائیدار صورت کے لیے ہے مگر اس دعوی کا ثبوت محض اندازہ لگتا ہے سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت یا شرع سے اس کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا آکد والزام (تصدیق کرنا) ہے الخ۔ بلکہ ہم نمبر 1 تا 10 اسی کے رد میں تحریر کے لیے (یاد رہے کہ جناب نے فرمایا تھا) کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے، ٹکڑے کر دینے الی قولک اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنوں میں تصاویر ہو۔ یعنی ناپیدار ہوں اور اس سے پہلے فرمایا اس ناچیز کے خیال میں آئینہ اور ٹی وی کے پائیدار عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر تمثال مجسمہ اسٹیچو وغیرہ کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ پائیدار ہونے سے پہلے عکس صرف عکس ہی رہتا ہے الخ۔

Marfat.com

اب اسے کیا کہا جائے آپ اپنا لکھا بھول گئے یا اپنا اندازہ وخیال شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرایا جبھی تو حضرت نے فرمادیا کہ شریعت نے صرف جاندار کی پائیدار الخ اناللہ وانا الیہ راجعون پھر فرماتے ہیں عہد سیدنا آدم علیہ السلام سے آج تک ناپیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل اور اصنام و اوثان کے احکام متعلق کیے گئے اور نہ انہیں معنی بت میں رکھا گیا۔

جی بڑی دور کی خبر لائے مجھ سے سنئے اگلی شریعت میں سرے سے تصاویر و تماثیل بنانا حرام ہی نہ تھا اور عہد سیدنا آدم علیہ السلام میں تو بت پرستی تھی ہی نہیں پھر باغوائے شیطان بت پرستی اسی راہ سے شروع ہوئی۔ ملاحظہ ہو عطایا القدیر فی حکم التصویر، مصنف سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد خاں صاحب قدس سرہ العزیز۔ غرض اگلوں کی شریعت میں تصویر سازی جاندار بے جان مطلقاً مباح تھی اور ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت جاندار کی تصویر سازی کی حرمت مطلقہ بت پرستی کے سدباب کے لیے لائی اور قاعدہ کلیہ ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر جاری اور حکم اپنی علت کے ساتھ دائر ہوتا ہے اور بے شک حرمت صنعت تصاویر میں نصوص مطلقہ بلا قید عامہ بلا تخصیص ہیں جیسا کہ ردالمختار وغیرہ میں سن چکے۔ ان میں قید لگانا اور دعوی خصوص بے دلیل حرام تو ہر تصویر جاندار خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار حرام کہ نصوص سب کو عام اور علت حرمت سب میں جاری۔

Marfat.com

یہاں سے ظاہر ہے کہ اگلوں کی شریعت کا ذکر وہ بھی ابہام کے ساتھ کہ اس میں بھی تصویر جاندار حرام تھی۔ آپ کو کچھ مفید نہ ہوا بلکہ ذمہ داری اور بڑھ گئی اور وہ یہ کہ ناپائیدار کا استثناء دکھایئے پھر اس کا ہماری شرع میں مقرر و معتبر ہونا ثابت کیجئے ہاں اس سے ہمیں ضرور فائدہ پہنچا وہ یہ کہ آئینہ کے عکوس کو جو آپ مصنوعہ انسان سمجھے ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کوئی نہ سمجھا۔

یہ آپ ہی کا خیال ہے اگر اگر ظہور عکس میں جعل (بننا) جاعل (بنانا) مانتے ہیں تو جناب کو کچھ مفید نہیں گفتگو عکس مصنوع میں ہے نہ اس عکس آئینہ میں جو غیر مصنوع ہے پھر اس آئینہ میں ظہور عکس میں بھی جعل جاعل کو دخل نہیں ورنہ اشیاء کا ظہور اس کے قابو میں ہوتا جس کا چاہتا عکس ظاہر کر دیتا اور جس کا چاہتا نہ کرتا تو آئینہ میں ظہور عکس ذی صورت کے تابع اور اس کی صفت ہے نہ کہ جاعل کا اثر بخلاف ٹی وی کے اس میں جو ظاہر ہوتا ہے وہ ضرور فعل انسان کا نتیجہ ہے۔

یہاں سے اس کا جواب ہو گیا جو ہمارے فاضل نے فرمایا کہ اگر بالفرض ایسا ہوتا تو پھر پانی کے اندر نظر آنے والے عکوس ہی جس میں جعل انسانی قطعی دخیل نہیں جائز قرار دے جاتے اور موجودہ دور کے معروف و متعارف آئینوں کے عکوس قطعی حرام ہوتے اور پھر ان آئینوں کے سامنے بالقصد آنا ہرگز جائز نہ ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آئینوں میں عکس آدمی بناتا نہیں بلکہ ان میں

Marfat.com

آدمی کی شعاع خود منعکس ہو کر نظر آتی ہے تو اس میں ظہور عکس کا وہی حال ہے جو اپنی میں ظہور عکس کا ہے اور کیمرے سے جو عکس لیا جاتا ہے وہ ضرور عکس آئینہ سے مختلف ہے۔ اس میں ضرور جعل انسانی سے تصویر بنتی ہے اور اس تصویر میں ساختہ پر ضرور حکم شرع جاری ہو گا خواہ وہ پائیدار بنائی جائے یا ناپئدار بنائی جائے اور ہر کیمرہ کے سامنے کھڑا ہونا ضرور حرام ہو گا آپ کے ٹی وی کا کیمرہ شرع مطہر سے کوئی سند نہیں لے آیا ہے اور ٹی وی کے عکوس مصنوعہ جن کا دکھانا قابوئے انسان میں ہے انہیں ناپائیدار بتا دینے سے وہ آئینہ کے عکوس کی طرح ناپائیدار نہ ہو جائیں گے۔

اور مان بھی لیں تو ناپائیدار عکس ذی روح بنانے کی شرعاً اجازت ہرگز نہیں یہ آپ کا ذمہ ہے کہ آپ ناپائیدار کی قید دکھائیں یا استثناء ناپائیدار کا بتائیں اور آپ نہ بتائیں اور یقیناً نہیں بتا سکتے تو مجھ سے یہ مطالبہ کہ اگر ایسی نص ہو جس میں مطلقاً عکوس کو بنانے کی حرمت آئی ہو تو اسے پیش کرنا چاہیے کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ فی الحقیقت مطالبہ امام نوری شارح مسلم و دیگر علماء و آئمہ سے ہے اور یہ جو فرمایا کہ ناپائیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل اور اصنام و اوثان (بت) کے احکام الخ ثبوت دیجئے کہ اس زمانے سے آج تک آئینہ میں بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ حلال ہے کہ بت دیکھنا دکھانا اسے سجدہ کرنا نہیں اس لیے کہ ناپائیدار عکوس پر نہ تو تصاویر و تماثیل بالجملہ آئینوں کے عکوس میں جعل انسانی کا دعوی غلط ہے اور پائیدار و ناپائیدار کی تیز مزعوم بے بنیاد اور تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا

Marfat.com

علاقہ بتانا درست اور اس پر جو دعوی مبنی وہ بنائے فاسد علی الفاسد ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ہم اس تمیز موہوم و حقیقت مزعومہ اور تصوری و عکس میں دعوی علاقہ حقیقت و مجاز کا رد پہلی اپنے دس نمبروں میں کر چکے۔

فتذ کر لہذا اس نمبر میں فاضل نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب ہماری اس تحریر سے اور سابقہ تحریر سے رد ہو گا لہذا سطر سطر کا رد کرنا موجب تطویل (طویل کرنے کا سبب) ہے جس کی حاجت نہیں اور انکی اس نمبر میں چند سطروں کا رد یونہی طویل ہو گیا ہے البتہ آخر میں یہ جو فرمایا ہے کہ یہ بھی خیال رہے کہ تصاویر و تماثیل کا حقیقی معنی کیا ہے اس کا تعلق زبان و بیان سے ہے لہذا اس سلسلہ میں اہل زبان حضرات ہی کی بات بطور سند پیش کرنی معقول ہو گی۔ اس پر ضرور کہوں گا کہ یہ بات آپ پر لوٹتی ہے لہذا آپ پر لازم ہے کہ زبان و شرع سے اپنا دعوی ثابت کریں ورنہ اندازہ سے جو تصویر کا حقیقی معنی بتایا ہے اور اس کی بنا پر نصوص میں جو دعوی خصوصی فرمایا ہے اسے باطل مان کر اس سے رجوع فرمالیں۔

نمبر 8:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں کہ جاندار کی ساکن و جامد باقی رہنے والی صورت بنالی خود حرام ہے تو اس کا بنانا بنوانا عظمت کے ساتھ رکھنا اور نگاہ عظمت سے دیکھنا یہ سب کچھ ٹی وی اور آئینہ کے باہر بھی حرام ہے تو پھر ٹی وی اور آئینہ کے ذریعہ بھی اس کے ساتھ مذکورہ بالا سلوک حرام ہی ہو گا اس سے صاف ظاہر

Marfat.com

ہے کہ جناب کے طور پر جاندار کی متحرک اور باقی نہ رہنے والی صورت بنانا جائز ہے اور اسے نگاہ عظمت سے دیکھنا جائز ہے اور اس کی اصل کو ویڈیو میں بحفاظت رکھنا حلال ہے اس پر قرآن و سنت و اقوال علماء اعلام سے کوئی دلیل دیجئے ورنہ ان قیدوں کا نام نہ لیجئے یہ بھی بتاتے چلیے کہ جب ٹی وی بکس کا آلہ بھی ان محفوظ شعاعوں کو صورت میں منتقل کرتا اور ٹی وی کے شیشہ سے صورت کو بڑا کر کے کبھی دور کبھی قریب دکھاتا ہے تو اتنی مدت تک وہ صورت باقی رہتی ہے کہ نہیں ضرور باقی رہتی ہے تو یہ ضرور باقی رہنے والی صورت ہوئی جسے انسان جب تک چاہتا ہے باقی رکھ کے شیشہ پر دکھاتا ہے اور جب چاہتا ہے ہٹا دیتا مٹا دیتا ہے اور صورت باقیہ کا مصداق ہونے کے لیے اتنا کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ مٹے ہی نہیں ورنہ صورت بنانا فوراً مٹا دینا حلال ہو گا اور بنانے کا گناہ اصلاً نہ ہو گا بلکہ کوئی صورت حرام نہ ہو گی کہ مٹانے سے مٹنے کے قابل ہے اگرچہ ابھی باقی ہے اور جب ٹی وی سے نظر آنے والی تصویر باقی کا مصداق ہے تو یہ ایسا ہی ہوا کہ جیسے کوئی فوٹو کو آئینہ میں دیکھے یا ٹی وی سے شیشہ پر بڑا کر کے دیکھے۔ اب آپ کی قید کا کوئی محترز نہ رہ گیا اور ظاہر ہوا کہ ویڈیو ٹی وی کے عکوس مصنوعہ کے بھی وہی احکام ہیں جو دیگر کیمروں کے عکوس کے ہیں پھر بتاتے چلیے کہ ٹی وی آلہ سے عکس متحرک نظر آتا ہے اس کی حرکت طبعی ہے کہ قسری طبعی تو یقیناً نہیں تو لامحالہ قسری مانئے اب یہ ٹی وی کا عکس بھی مقتضائے طبع کے اعتبار سے ساکن و جامد ہی ہوا جو قسراً ٹی وی میں متحرک نظر آتا ہے تو اس میں اور آئینہ سے آنے والے

Marfat.com

فوٹو کے عکس میں کوئی فرق نہ رہا کہ دونوں کو ناپائیداری جعل جاعل سے عارض ہوتی ورنہ مقتضائے طبع کے لحاظ سے یہ بھی ساکن وجامد اور وہ بھی اصل میں ساکن وجامد ہے تو جس طرح آئینہ سے فوٹو دیکھنا دکھانا حرام ہے اسی طرح ٹی وی سے دیکھنا دکھانا حرام ہے اور تفرقہ زائل لہذا آپ نے یہ جو فرمایا کہ جاندار کی ساکن وجامد صورت آئینے میں غیر قار ہے مگر آئینے کے باہر غیر قار نہیں ہے بلکہ جامد ہے تو حرمت باہری سے وابستہ ہو چکی ہے پھر اس کے عکوس متحرکہ کی علت کا کیا سوال؟

جب اصل ہی حرام ہے تو فرع جائز کیسے؟ ٹی وی کے عکوس کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے یوں کہ جاندار کی ساکن وجامد صورت ٹی وی میں غیر قار ہے مگر ٹی وی کے باہر غیر قار نہیں بلکہ جامد ہے یعنی مقتضائے طبع کے لحاظ سے اور ٹی وی کے باہر جامد ہی بنتی ہے تو حرمت تو باہری وابستہ ہو چکی پھر اس کے عکوس متحرکہ کی علت کا کیا سوال ہے لیجئے ہم نے ٹی وی کے عکوس کی حرمت آپ کی اس اصل ناممہد پر بھی ثابت کر دی

فللہ الحمد علی ما انعم وصلی الہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم (واللہ تعالیٰ اعلم)

نمبر 9:۔

اور اسی سے ظاہر ہوا کہ جاندار کے عکس کی اصل کو ویڈیو میں محفوظ رکھنا بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح آئینہ وغیرہ میں دیکھنے کے لیے جاندار کا فوٹو رکھنا حرام ہے۔ لان الامور بمقاصدھا کمافی الاشیا

Marfat.com

میں نے ص 9 میں متحرک و غیر قار کی وجہ تخصیص پوچھی تھی جسے آپ نہ بتا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر 10:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں آتشبازی کے سانپ چھچھوندر وغیرہ پوری صورت اختیار کر لینے کے بعد جاندار کی شکل اختیار کر لینے کی صورت میں ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کیے جائیں گے اس نظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلت تامل کی انتہاء کر دی گئی ہے۔ یہ سوال متحرک و غیر قار کی اباحت و دعوی فی الحقیقہ کا جواب تھا جس میں آپ سے سوال کے پردے میں کہا گیا کہ اپنی اصل مزعوم پر آپ کو لازم ہے ان اشیاء کی اباحت کا بھی قول فرما دیجئے مگر آپ نے اس کے برخلاف اقرار فرمایا کہ ان پر جاندار کی تصاویر و تماثیل ہی کے احکام وارد کیے جائیں گے مگر ابھی جواب سے عہدہ برآ نہ ہوئے اب بتائیے کہ وہ اصل مزعوم کیا ہوئی جس کی بنا پر متحرک و غیر قار تصوروں کو مباح فرمایا تھا۔ کیا وہ ٹی وی کے عکوس کے لیے ہے آتشبازی کے سانپ وغیرہ میں کیوں جاری نہیں حالانکہ یہ تو ٹی وی کے عکس سے بھی زیادہ ناپائیدار ہیں۔ بینوا توجروا واللہ اعلم

نمبر 11:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے اس فقرہ میں یہاں بھی سے مراد آئینہ میں بھی ہے نہ کہ ویڈیو کیسٹ میں بھی میری اس عبارت سے متصل یہ عبارت ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ

Marfat.com

باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے الغرض یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ الغرض آئینہ میں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے اب علامہ ازہری صاحب خود ہی غور کریں کہ انہوں نے جو تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے اس میں بھی قلب تامل ہی سے کام لیا ہے یہ میرے اس سوال کا جواب تھا جو اس طرح ہے جب ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی تو یقیناً اس میں کسی صورت کا عکس نہیں ہوتا کہ تصویر چھپنا اور عکس اترنا ایک ہی بات ہے اسی لیے مجیب فاضل نے مکرر فرمادیا ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں تو یہ کہنا کہ یہاں بھی انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے بیان کا تضاد ہے کہ نہیں اس پر فرماتے ہیں کہ اس فقرہ میں یہاں بھی سے مراد آئینہ میں بھی ہے اور اس جملے سے پہلے متصلاً فرماچکے ہیں تو یہ ایسا ہی ہے کہ باپردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کے بعد ہی صورت منعکس ہوتی ہے اور اس سے پہلے اسی کے متصل فرمایا۔

رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ پیدا کرنے کے لیے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جاکے صورت نظر آتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب نے ٹی وی میں انعکاس صورت کے لیے بٹن وغیرہ کو حرکت میں لانے کو آئینہ کا پردہ ہٹانے کی طرح قرار دیا ہے تو آپ کے فقرہ یہاں بھی انعکاس صورت الخ۔ میں یہاں سے مراد ٹی وی میں ہونا چاہیے نہ کہ آئینہ میں اور ویڈیو

Marfat.com

کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی (بقول آپ کے) کون سی صورت سے پردہ ہٹایا جائے گا اور یہ کہنا کیوں کر صحیح ہو گا۔

یہاں بھی انعکاس صورت اور اسے تضاد نہ سمجھا جائے تو کیا سمجھا جائے۔ خیر آدمی اپنا لکھا آپ بہتر سمجھتا ہے اب کہ آپ فرمارہے ہیں کہ یہاں سے مراد آئینہ میں ہے تو اس صورت میں مشبہ و مشبہ بہ کا اتحاد لازم آتا ہے اس اشکال کا حل آپ ہی فرمائیں حالانکہ آئینہ سے پردہ ہٹانا ممثل و مشبہ بہ ہے اور بٹن وغیرہ کو حرکت دینا مشبہ و ممثل لہ اور مشبہ و مشبہ بہ دو الگ چیزیں ہیں جن کا اتحاد نا متصور ہے پھر بھی تضاد اپنی جگہ قائم ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کس طرح کی وکئی تصویر منعکس ہوتی بھی نہیں پھر بھی ٹی وی میں انعکاس صورت کے لیے پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے افسوس کہ یہ سوال بھی تشنہ جواب رہا اور یہ جو فرمایا کہ اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں نیز یہ جو کہا کہ یہاں بھی انعکاس صورت الخ۔

ان دونوں جملوں سے ظاہر ہے کہ جناب نے صورت کو عکس کے معنی میں استعمال فرمایا اور عکس کو صورت کی جگہ استعمال فرمایا اور یہ اطلاق بے قرینہ صارفہ فرمایا اور جب کوئی قرینہ قائم نہ ہو تو لفظ کا حقیقی معنی ہی مراد ہوتا ہے تو آپ ہی کے اطلاق و استعمال سے ثابت ہوا کہ صورت کا اطلاق عکس پر حقیقی ہے نہ کہ بر سبیل مجاز اور اس طرح صورت و عکس میں حقیقت و مجاز کے علاقہ کا دعوی جو آپ نے بارہا فرمایا ہے خود آپ کے اس طرز استعمال سے رد ہو گیا اور

Marfat.com

تعذر عدم استعمال کا وہم جو نمبر 7 میں اس عبارت سے خوب جھلک رہا تھا کہ اب رہ گیا نصوص میں تصاویر کا لفظ تو اس سے ناپئدار عکوس مراد نہیں اس لیے کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ تصویر حقیقی معنوں میں پائیدار عکس ہی کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک حقیقت کا مراد لینا متعذر و مہجور نہ ہو اس سے مجازی معنی مراد لینا صحیح نہیں منکشف ہو گیا اور اب بھی باقی ہو تو بتائیے کہ صورت بمعنی عکس مراد لینے میں کیوں کر تعذر ہے اور صورت بمعنی عکس کا عرف شرع میں مہجور ہونا ثابت کیجئے اور یہاں یہ عذر نہ چلے گا کہ میں نے بھی اپنے جواب میں فہم ناظرین کے پیش نظر کہیں کہیں ان ناپئدار عکوس پر تصویر کے لفظ کا اطلاق کیا ہے مگر اس سے سیاق وسباق میں ناپئدار غیر قار اور متحرک وغیرہ کی قید الخ کہ یہاں قید نہیں لگی ہے۔

نمبر 12:۔

جب ویڈیو کیسٹ میں کوئی بھی صورت منعکس نہیں ہوتی (بقول جناب) تو ٹی وی کے شیشہ میں صورت کیسے جھلکتی ہے اور پردہ کس سے اٹھایا جاتا ہے پھر یہ باپردہ آئینہ کا ذکر اور پردہ ہٹانے کی مثال کا ہے کے لیے بے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے پھر یہ پردہ ہٹانے کی مثال بھی نہیں۔ جمق کہ آئینہ سے پردہ ہٹاؤ تو صورت فوراً نظر آئے گی اور ٹی وی آن کرو تو کچھ دیر بعد صورت نظر آتی ہے۔ یوں بھی ثابت ہوا کہ آپ کا ٹی وی آئینہ نہیں اور جو کچھ اس میں نظر

Marfat.com

آتا ہے وہ آئینہ کے عکس کی طرح نہیں یہ تیرہویں وجہ عکس آئینہ سے مغائرت کی ہوئی۔ واللہ الحمد والہ الحجتہ السامیہ

نمبر12، 13 :۔

پھر فاضل فرماتے ہیں کہ قیاس نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ٹی وی میں جو عکوس ہوتے ہیں وہ حقیقتاً غیر قار اور ناپائیدار ہوتے ہیں اس کے برخلاف پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعہ طور پر ساکن و جامد ہوتے ہیں ان کی حرکت نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ قار و غیر قار و ناپئدار و پائیدار کا تفرقہ آن جناب کا محض خیال و اندازہ ہے اس کے سبب ٹی وی کے عکوس جائز نہیں ہوں گے اور جب وہ اس وجہ مزعوم سے جائز نہیں ہو سکتے تو جائز ہونے میں بالکل پردہ فلم کی تصاویر کے مثل ہیں اور یہ کہ پردہ فلم پر جو عکوس ہوتے ہیں وہ قطعی طور پر ساکن و جامد ہوتے ہیں یہ اس زعم فاسد پر مبنی ہے پھر ان کے ساکن و جامد ہونے کا دعوی کیسا ہے اس کا حال اس سے ظاہر ہوتا ہے جو جناب نے نمبر 12 میں فرمایا۔

وہ یہ کہ حقیقت اپنی جگہ پر رہے گی کہ فریب نظر دونوں نگاہ ہے خواہ نگاہ کے غیر قار ہونے سے جامد متحرک نظر آئے یا کسی فیتے پر بنی ہوئی جامد تصویروں کو نظر کے سامنے تیزی سے حرکت دینے کے سبب جامد متحرک لگے۔ سبحان اللہ وہ ساکن و جامد کیسا جسے تیزی سے حرکت دی جائے اور ٹس سے مس نہ ہو جسے حرکت دی جائے گی وہ ضرور حرکت میں آئے گا اور جس وقت وہ متحرک ہوگا ہرگز ساکن و جامد نہ ہوگا اور نظر متحرک ہی دیکھے گی تو اسے فریب نظر کہنا

غلط ہے لہٰذا وہ تصویریں تحریک سے پہلے ساکن و جامد سہی مگر تحریک کے وقت وہ ضرور متحرک ہوتی ہیں اسی طرح ٹی وی کے عکوس بھی جعل انسانی سے متحرک ہوتے ہیں ورنہ وہ بھی ساکن ہوں۔ پھر اسی نمبر میں فرماتے ہیں: میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل نہ کہ ان کے ناپائیدار عکوس اور تصاویر، در حقیقت پائیدار عکوس ہی کو کہتے ہیں الخ۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ جی میں یہ بات ظاہر کر چکا ہوں کہ عمومات نصوص میں صرف جاندار کی تصاویر شامل ہیں اور تصاویر و عکوس مترادف و متحد بالحقیقہ ہیں اور یہ کہ صورت کا معنی حقیقی دونوں کو شامل ہے اور آپ کی حقیقت مخترعہ خود آپ کے طرز استعمال سے رد ہو چکی ہے۔ جیسا کہ نمبر 12 میں نے عرض کیا واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر 14:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں کہ کیا اس لیے محتاج بیان ہے کہ آپ جیسے بھی اس کی حقیقت سے واقف نہیں۔ یہ جناب نے میرے اس سوال کے جواب میں فرمایا جو یوں ہے، پھر یہ دلیل کہ پردہ فلم کی تصویر در حقیقت جامد و ساکن ہوتی ہیں جن کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔

ناظرین کرام دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ آیا یہ ارشاد میرے سوال کا جواب ہے یا جواب سے عدول اور سوال پر سوال ہے اور جب یہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں بلکہ حقیقتاً سوال ہے تو اس معرض جواب میں لکھنا کیا معنی اور اسے جواب قرار دینا کیوں کر روا اور یہ کیسا دستور ہے کہ خود جامد و ساکن ہوتی ہیں جن

Marfat.com

کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے ناظرین کرام دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ آیا یہ ارشاد ہے اور جب یہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں بلکہ حقیقتاً سوال ہے تو اس معرض جواب میں لکھنا کیا معنی اور اسے جواب قرار دینا کیوں کر روا اور یہ کیسا دستور ہے کہ خود تو جواب کے بجائے حقیقتہ سوال کریں اور دوسرے کے جواب طرز سوال پر استہزاء فرمائیں مولیٰ تعالیٰ ہدایت خیر کی فرمائے اور ہم سب کا اصلاح حال فرمائے آمین۔

نمبر15:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں مبرہن و مدلل اسے کیا جاتا ہے جو خود روشن اور بدیہی نہ ہو جہاں تک فریب نظر کا سوال ہے پردہ فلم کی حرکت اور ٹرین پر جانے والے کے لیے درخت وغیرہ کی حرکت دونوں یکساں ہیں جو بالکل ظاہر ہے یہ میرے سوال نمبر 15 کا بظاہر جواب ہے اور حقیقہ یہ جواب ہی نہیں بلکہ یہ بھی جواب سے عدول ہے اور ہر جواب کا یہی حال ہے جیسا کہ ناظر مصنف پر روشن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر16:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں جامد و متحرک قار و غیر قار اور پائیدار و ناپائیدار کے درمیان جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے ادنیٰ سا شعور رکھنے والا بھی اس سے بے خبر نہیں یہ بھی ہمارے سوال کا جواب نہیں کہ ہم نے نمبر 17 میں عرض کیا تھا کہ پہلے تو جامد و متحرک کا تفرقہ ثابت فرمائے بغیر اس کے تفرقہ پر

Marfat.com

بنا رکھنا غیر ثابت پر بنا رکھنا ہے کہ نہیں؟ نہیں تو کیوں نہیں ہے تو اس پر بنائے کار کیا مفید؟ اس کا جواب ٹھیک یہ تھا کہ جامد و متحرک کا تفرقہ فلاں دلیل سے ثابت ہے اور متحرک فلاں دلیل سے جائز اور عموم حرمت سے مستثنیٰ ہے اور نہ وہ جو ارشاد ہوا کہ میں نے جامد و متحرک وغیرہ کا معنی دریافت نہ کیا تھا جس پر آپ یہ کہتے چلے کہ جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے جس سے ادنیٰ شعور رکھنے والا بھی بے خبر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر 17:۔

پھر فاضل فرماتے ہیں کہ جامد و متحرک کی تمیز بالکل ثابت ہے الخ۔

یہ میرے اس سوال کا جواب میں فرمایا ہے جو میں نے یوں عرض کیا تھا کہ اور جب کہ جامد و متحرک کی تمیز غیر ثابت ہو تو یہ کہنے سے کیا حاصل کہ ویسے بھی پردہ فلم پر جن جامد و غیر متحرک تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے جامد و غیر متحرک ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا پھر یہ کہنا کہ اس لیے ٹی وی کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا کیا فائدہ مند ہے کہ بنائے کار ہی کسے تسلیم ہے۔

افسوس کہ ثابت ہونے کا دعویٰ تو بہت زور دار فرمایا مگر دلیل کے نام پر اندازہ و خیال کے سوا کچھ نہ دکھایا بحمدہ تعالیٰ اس اندازہ و خیال کا علاج ہم پہلے ہی خوب کر چکے اور بتا چکے کہ آں جناب کا اندازہ شریعت نہیں ٹھہر سکتا نہ آں جناب کا خیال صورت کا حقیقی قرار پا سکتا ہے اور جب یہ تمیز ثابت نہیں اور یہی آپ کی

Marfat.com

بنیاد ہے جس پر ٹی وی اور ویڈیو کے عکوس کے جواز کی عمارت کھڑی کی ہے۔ تو اصل قریب ریز ہوں یا کچھ اور جواز ہر گز ثابت نہیں ہو سکتا اور جب جواز ثابت نہیں تو ٹی وی کے عکوس اور پردہ فلم کی تصویریں حرمت میں ہم پلہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر18:۔

پھر آنجناب فرماتے ہیں کہ میرا پورا جواب پڑھ لینے کے بعد بھی آپ پر تفرقہ واضح نہ ہو سکا اس پر مجھے حیرت ہے اس پر معروض ہے کہ میں پھر وہی کہوں گا جو ابھی کچھ پہلے عرض کیا ہے کہ میں نے جامد و غیر جامد متحرک و غیر متحرک کی وضاحت طلب نہ کی تھی بلکہ اس پر دلیل طلب کی ہے جو آپ قائم نہیں فرما رہے ہیں اور میں تو یہی سمجھتا تھا کہ یہ تفرقہ جناب کی تحقیق ہے اسی لیے میں نے سوال نمبر 19 میں عرض کیا تھا کہ اس پر یہ کہنا کہ اس تحقیقی کے بعد الخ اس پر معروض ہے کہ کون سی تحقیق کے بعد ابھی تو وہ تفرقہ بھی ثابت نہ ہوا تو حقیقی کیا ہوئی اس پر جناب یوں گویا ہوئے کہ اس تحقیقی کے بعد الخ لکھ کر میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بالکل واضح ہے اس تحقیقی کا تعلق جواب میں ذکر کردہ جدید آلات کی صنعت گری سے تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنجناب کی تحقیق کا تعلق اس تفرقہ پائیدار و ناپائیدار سے نہیں ہے تو پھر کیا بات ہے صاف کہہ دیجئے کہ میری تحقیق اس تفرقہ مذکورہ سے متعلق نہیں یا لفظ بدل کر یوں کہہ دیجئے کہ یہ تفرقہ تحقیق نہیں بلکہ نرا مزعوم ہے پہلے بھی تو اندازہ و خیال کے بدولت اس

Marfat.com

کے مزعوم ہونے کا اقرار کر ہی چکے ہیں اور اگر یہی بات ہے کہ تحقیق کا تعلق جواب میں ذکر کردہ جدید آلات کی صنعت گری سے تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنجناب کی تحقیق کا تعلق اس تفرقہ پائیدار و ناپائیدار سے نہیں ہے تو پھر کیا بات ہے صاف کہہ دیجئے کہ میری تحقیق اس تفرقہ مذکورہ سے متعلق نہیں یا لفظ بدل کر یوں کہہ دیجئے کہ یہ تفرقہ تحقیقی نہیں بلکہ نرا مزعوم ہے پہلے بھی تو اندازہ وخیال کے بدولت اس کے مزعوم ہونے کا اقرار کر ہی چکے ہیں اور اگر یہی بات ہے کہ تحقیق کا تعلق جدید آلات کی صنعت گری سے ہے تو تحقیق جناب کی کب ہوئی بلکہ ان ماہرین کی تحقیق ہوئی اور آپ ان کے مقلد ہوئے

پھر بقول جناب میری تحقیق یعنی علامہ مدنی میاں صاحب کی تحقیق کیا ہوئی اور آپ نے یہ کیوں کہہ دیا کہ اگر ماہرین کی رائے میری تحقیق کے مطابق ہو تو اسے مان کر گفتگو کی بنیاد رکھنی چاہیے۔ آپ کو یوں لکھنا چاہیے تھا کہ اگر ماہرین کی تحقیق میری رائے کے مطابق ہو الخ۔ اور ہم نے سوالات میں اسی پر بر سبیل تنزل کلام کی بنیاد رکھی اور سوالوں ہی سوالوں میں آپ ہی کی رائے پر ویڈیو کیسٹ اور ٹی وی کے تصویروں کو ناجائز ثابت کیا بلکہ یہ مسئلہ تو پہلے ہی چار سوالوں میں طے ہو گیا اور جب آپ کی رائے تسلیم کرنے کے بعد بھی حرمت ثابت ہوئی تو ماہرین کے حوالہ سے اس کو غلط ثابت کرنے کی کیا حاجت تو ہم سے یہ کیا کہنا کہ اسے مان کر الخ۔

Marfat.com

پھر آنجناب تحریر فرماتے ہیں کہ دار الافتاء میں بیٹھنے والے کسی مفتی صاحب کو اگر یہ تحقیق سمجھ میں نہ آئے یا وہ اسے تسلیم نہ کریں تو میں ان کو ایک حد تک معذور سمجھتا ہوں۔ اس پر گزارش ہے کہ جناب نے اس فقیر کو مفتی ہونے کی سند تو دی اگرچہ استہزا کے پیرایہ میں سہی مگر یہ آنجناب کے شایان شان شرعاً مستحسن نہیں کہ مفتی صاحب جان کر کہہ کر نا سمجھ بے شعور بنائیں ہاں فقیر کو مفتی نہ کہتے پھر جو چاہتے فرماتے۔

نمبر19:۔

پھر جناب فرماتے ہیں کہ ٹی وی میں دو باتیں ہیں ایک کا تعلق سننے سے ہے اور دوسرے کا تعلق دیکھنے سے ہے تو جس کا تعلق دیکھنے سے ہے اسے آئینوں کے عکوس دیکھنے پر قیاس کیا گیا، اور جن کا تعلق سننے سے ہے ان کو گراموفون اور ٹیپ ریکارڈوں کی آوازوں کے سننے پر قیاس کیا گیا ہے اسی طرح ویڈیو کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ کیسٹ آواز ٹیپ کرنے میں ایک ہی طرح ہیں لہذا میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس میں تطویل کلام نہیں۔

ویڈیو ٹی وی کی جائز آوازوں میں اختلاف کسے تھا کہ آپ گراموفون اور ٹیپ ریکارڈ کی آوازوں پر قیاس فرمانے لگے۔ اختلاف تو آپ سے ٹی وی کے عکوس مصنوعہ میں ہیں جنہیں جناب آئینوں کے عکوس پر قیاس فرمار ہے ہیں یہ قیاس بے شک ممنوع ہے اور وجوہ ممانعت ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں اور ہم ثابت کر آئے کہ ٹی وی سرے سے آئینہ نہیں تو اس میں جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ

Marfat.com

نہیں بلکہ قطعاً تصویر ساختہ انسان ہے تو یہ کہنا کہ ٹی وی کا آئینہ خاص سہی مگر ناپائیدار عکوس کے ظہور میں وہ بالکل عام آئینوں کی طرح ہے۔ الخ۔ بالکل غلط ہے کہ جس کا ہم بارہا مفصل رد بیان کر چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر20:۔

پھر ہمارے فاضل فرماتے ہیں کہ قیاس میں نے اس لیے کیا ہے کہ ناپائیدار عکوس کی حرکت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں اور نہ اس سلسلہ میں کسی مجتہد کا کوئی قول ہے۔ اس لیے آپ کو قیاس کرنے کی اجازت ہو گئی اور آپ مجتہد کے منصب پر فائز ہو گئے۔ مگر یہ تو بتایئے کہ آپ نے اس حادثہ، غیر منصوصہ کو کون سے امر منصوص پر کون سی علت جامعہ سے قیاس فرمایا اور اگر کوئی امر منصوص مقیس علیہ ہے تو یہ کیا فرما رہے ہیں کہ ناپائیدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں۔

وہ امر منصوص مقیس علیہ کیا ہے اسے کیوں نہیں ظاہر فرماتے اور اگر وہ امر منصوص ناپائیدار عکوس کے جواز کے متعلق ہے تو پھر قیاس کی کیا حاجت ہے اور بات تو یہ ہے کہ کوئی امر منصوص مقیس علیہ ہے ہی نہیں ورنہ اندازہ سے نصوص کے خصوص کا دعوی نہ کرتے اور تصویر کا وہ معنی خیالی (پائیدار) اس کی حقیقت نہ ٹھہراتے تو سرے سے یہ قیاس ہی نہ ہوا۔

اب آپ فرمایئے کہ کیوں نہیں آئینوں کے عکوس کی علت شاید عدل ہے میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے مگر خاص آئینوں کے عکوس کی علت کی کوئی

Marfat.com

نص نہیں ہے نہ کوئی نص ایسی ہے جس سے معلوم ہو کہ ناپائیدار عکوس حلال ہیں اور جب کوئی نص بالخصوص آئینوں کے عکوس کے لیے نہیں نہ کوئی نص ناپائیدار عکوس بنانے کی حلت سے متعلق ہے تو بات وہی رہی جو میں نے کہی جناب کے پاس کوئی امر منصوص ہی نہیں جو مقیس علیہ ٹھہرے تو قیاس ہی سرے سے نہیں رہ گئی۔

یہ بات کہ آئینوں کے عکوس حلال ہیں تو وجہ یہ ہے کہ وہ عکوس مصنوع انسان نہیں جو ظاہر اور اس پر تمام انسانوں کی سمجھ شاہد ہے اور تصویر سازی کی نصوص عام ہیں جن کی رو سے ہر تصویر حرام ہے اور ان میں ناپائیدار کی قید نہیں لگی بلکہ یہی قید آپ نے بڑھائی ہے جس کا ثبوت شروع ولغت سے آپ کے ذمہ ہے جو آپ نے نہ دیا بلکہ اندازہ سے نصوص میں بیجا تاویل ودعوی خصوص کیا ہے یہ کس کا کام ہے یہ اگر میں عرض کروں تو ہمارے سید صاحب کو تکلیف ہو گی۔ اس سلسلہ میں کلام علماء ملاحظہ فرمائیں واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر 21:۔

میرے سوال نمبر 22 کے جواب میں جناب نے بہت طول سے کام لیا ہے میں نے تو یہ پوچھا تھا کہ جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کا اطلاق اس (ٹی وی کے عکوس پر) کیوں نہیں ہوتا یہ میں نے پوچھا ہی کب تھا ویڈیو کیا ہے اور ویڈیو کیمرہ کیا وبال ہے اور ٹی وی کیس بلا ہے اور ان تینوں کا کام

Marfat.com

کیا ہے نہ اس سے مجھے بحث تھی کہ ویڈیو کیمرے اور ویڈیو میں عکوس ہوتے ہیں کہ نہیں مجھے اس سے بحث ہے کہ آپ نے خود ہی فرمایا کہ

ٹی وی ان ریز کی صورت میں بدل کر اپنے آئینہ سے ظاہر کر دیتا ہے اور آپ ہی فرمارہے ہیں کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت و ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں یہ جناب کے اقرار سابق کے خلاف ہے اور میرا سوال اس طویل کے باوجود قائم کہ ان عکوس پر حرمت کا اطلاق کیوں نہیں ہوتا۔ حالانکہ ٹی وی ان ریز کو صورت میں بدلتا ہے اور یہ قطعا صورت بناتا ہے اور ناپائیدار و پائیدار کا تفرقہ ہمیں تسلیم نہیں واللہ تعالیٰ اعلم:۔

نمبر22:۔

پھر جناب فرماتے ہیں کہ میرا یہ کہنا کہ اگر بالفرض ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں اگر یہ بات کسی معنی میں صحیح نہ تھی تو علامہ ازہری صاحب کو چاہیے تھا کہ اس کو سرے سے باطل قرار دے کر اسے مدلل فرمادیتے یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جسے دیکھنے سننے میں کوئی دینی و دنیوی مقبول عند الشرع مصلحت نہ ہو اور صرف لہو و لعب کے طور پر دیکھنا سننا ہو تو بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ مگر دیکھنا اگر لہو و لعب سے ہٹ

Marfat.com

کر دینی یا دنیوی فائدے کے لیے ہو اور پھر وہ جاندار کی تصویر اور حرام و ناجائز حرکات و نغمات سے ملوث بھی نہ ہو تو پھر اس کے دیکھنے میں مضائقہ ہی کیا ہے۔

کسی سادہ سی عبارت میں کیڑے ہی نکالنا ہوں تو گنجائش نکال ہی لی جاتی ہے اور کھینچ تان کر اسے ایسا مفہوم دے دیا جاتا ہے جو صاحب کلام کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا یہ سب ہمارے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے جو اس طرح ہے، اور یہ جو فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کر لی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں یہ مضائقہ نہیں علی الاطلاق ہے یا مقید بالقیود ہے۔ بر تقدیر ثانی وہ قیود کیا ہیں بر تقدیر اول اسے دیکھنے میں کوئی مصلحت دینی یا دنیوی معقول و مقبول عند الشرع نہ ہو تو بھی اسے دیکھنا جائز ہو گا پھر اس تقدیر پر لہو و لعب کی تعریف کیا ہو گی اس اس کا مصداق کیا ہو گا۔

ناظرین کرام بتائیں کہ میں نے اپنے اس سوال سے کتنے کیڑے علامہ مدنی میاں صاحب کی عبارت میں نکالے اور کیا کھینچ تان کی اور جب یہ قید کہ لہو و لعب کے قصد سے نہ دیکھا جائے ملحوظ تھی تو اسے کیوں چھوڑا گیا اور سہواً چھوٹ گئی تو اس پر تنبیہ کرنے والا بجائے تشکر کے اس کا مستحق ہے کہ اسے کھینچ تان کرنے والا کیڑے نکالنے والا گردانا جائے اور یہی سمجھ لیا جائے کہ میں نے

Marfat.com

غور نہ کیا تو اتنا ہی کہہ دینا کافی تھا کہ تم نے غور نہ کیا اس سوء ظن کا اس قلب طاہر سے پیدا ہونے کا کیا منشا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پھر یہ صورت مقیدہ نادر سے نادر تر بلکہ غیر واقع ہے تو اسے ذکر کرنا اور وہ بھی بلا قید کس قدر مفر ہے یہ محتاج بیان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر یہی قید کافی نہیں کہ لہو و لعب کا قصد نہ ہو بلکہ یہ بھی ضروری کہ اہل لہو و لعب کے طور پر نہ دیکھیں اور اس قید کی طرف خود آپ کے اس جملہ مگر دیکھنا لہو و لعب سے ہٹ کر الخ میں واضح اشارہ موجود ہے کہ لہو و لعب سے ہٹ کر دیکھنا جبھی ہو گا جب اس سے مشابہت نہ ہو لہذا ضروری کہ لہو و لعب والوں کے طور پر نہ دیکھی جائے اور اس پر بھی بس نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس سے بھی بے خوفی ہو کر یہ فلم دیکھنا لہو و لعب والوں کے لیے سند نہ ٹھہرے گا اور وہ لہو و لعب والوں کو کار خیر نہ سمجھ بیٹھیں گے اب اس کی ضمانت آپ لیں تو بے دھڑک فتویٰ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر 23:۔

پھر جناب فرماتے ہیں کہ جن افعال میں لہو و لعب غالب رہے انہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلات لہو و لعب سے نہ ہوں اور ان کا اچھا اور برا دونوں استعمال ممکن ہوں تو صرف اس لیے کہ ان کا برا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے کہ ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کسی چیز کو محض لہو و لعب کے طور پر استعمال کرتا

Marfat.com

ہے یازیادہ تر لہو ولعب کو مقصود بناتا ہے تو یہ تو کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے الغرض کسی کے کس عمل پر کسی چیز کا غلبہ ہے کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جو اس چیز کو واضح کر سکے۔

بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو ولعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو ولعب پر مشتمل ہو۔ جناب کے اس پورے جواب میں دو خط کشیدہ جملے ہی ہمارے سوال نمبر 23 کا ٹھیک جواب ہیں اور یہ دونوں جملے آنجناب کی طرف سے ٹی وی اور ویڈیو کے استعمال کی حرمت مطلقہ کا اقرار ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا اغلب استعمال لہو ولعب غالب ہوا نہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا اور آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے، المرء یوخذ باقرارہ تو جناب ہی کے اقرار سے ٹی وی کی حرمت مطلقہ کا حکم ہو گیا اور حکم جواز جو جناب نے اس فتوی میں دیا خود رخصت ہو گیا۔ یہ بفضلہ تعالیٰ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کا عجیب فیض ہے کہ حق کی تائید خود آپ کے فتویٰ میں موجود ہے جو آپ کے فتویٰ کا کھلا رد ہے اور یہ جملہ لکھ کر آپ نے ٹی وی اور ویڈیو کو اس گرفت سے بچانے کی کوشش ضرور کی ہے مگر نہ بچا سکے اور آپ نے پھر اقرار فرمایا کہ بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو ولعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو ولعب پر مشتمل ہو اور اس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا بڑے سے بڑا استعمال صرف لہو ولعب ہی کے لیے ہوتا ہے۔

Marfat.com

قطع نظر اس کے کہ ویڈیو اور ٹی وی میں صورت ہوتی ہے کہ نہیں ان کی حرمت کے لیے آپ ہی کے قلم سے نکلتے ہوئے یہ دو جملے ہی کافی تھے جنہیں لکھ کر آپ نے اپنے فتوی کا خود رد کر دیا وللہ الحمد۔ اچھا ہوتا کہ آپ انہیں دو جملوں کو لکھ کر ویڈیو اور ٹی وی کی حرمت کا فتوی دیتے اور جواز کا فتوی صادر نہ فرماتے اور آلات کا بنیادی طور پر لہو ولعب سے نہ ہونا کیا معنی آلات کے وسائل حکم میں اپنے مقاصد کے تابع ہیں لان الامور بمقاصدھا اور یہ کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ان آلات کی غرض وغایت لہو ولعب نہیں اور مشاہدہ خود اس کے خلاف ہے تو کچھ مستبعد نہیں کہ لہو ولعب کے لیے ہی بنے ہوں جب کہ استعمال شاہد ہے اور بنانے والے کی شرع کے پابند نہیں بلکہ شرع کے دشمن ہیں اور لہو ولعب کے رسیا ہیں ان سے کب یہ امید ہے کہ انہوں نے لہو ولعب کا قصد نہ کیا ہو گا اور یہ جو فرمایا کہ صرف اس لیے کہ اس کا بڑا استعمال ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے الخ۔

اس جملے کی پہلی شق یعنی بڑا استعمال ہوتا ہے آپ کے پہلے اور آخری جملے سے ٹکرا رہی ہے اور دوسری شق یعنی ہو سکتا ہے الخ ممنوع ہے شریعت جس طرح علت پر حکم دائر فرماتی ہے بہت جگہ مظنہ علت پر بھی حکم لگاتی ہے جس کی نظیر میں کتب فقہ کے مطالعہ کرنے پر پوشیدہ نہیں اور ہم نے اپنے ایک فتوی بابت کتابت نسواں میں چند نظریں لکھ کر یہ فتوی سنی دنیا میں چھپوایا ہے۔ فتراجع یہاں اپنے اس دعوی پر آیت کریمہ کی شہادت پیش کروں۔

قال تعالیٰ ولا تسوا الذین یدعونی من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم الایہ

Marfat.com

بتوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا تھا کہ کفار اللہ تعالیٰ کو دشنام نہ دیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ممانعت مظنہ شر کی وجہ سے ہوئی تھی اسی وجہ سے تقبیح اصنام اس وقت ممنوع ہوئی حالانکہ طاقت ہے مگر اس صورت میں جب کہ شر طرف مفضی ہو اس سے ممانعت ہو گئی۔

بیضاوی میں ہے

وفیہ دلیل علی ان الطاعتہ ازاردت الی معصیتہ جحتہ و جب ترکھا لان مایوری الی اکبشر شر

خازن میں ہے

وقیل انما نھوا عن سب الاصنام و ان کان فی سبھا طعتہ وھو مباح لما یترتب علی ذالک من المفاسد التی ھی اعظم من ذالک و ھو سب اللہ عزو جل و سب رسولہ و ذالک من اعظم المفاسد فلذالک نھوا عن سب الاصنام الخ

ان عبارتوں کا خلاصہ یہ اصل ہے جو اشباہ میں ارشاد ہوئی کہ

درع المقاصد ھم من جلب المصالح جس پر مسائل کثیرہ متفرع ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اب رہ گیا یہ امر کہ کون کس چیز کو محض لہو ولعب کے طور پر استعمال کرتا ہے یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ نیت کو ٹٹولیں اور ارادے کی چھان بین کریں۔

شریعت ظاہر و اغلب پر حکم لگاتی ہے اور نادر کا اعتبار نہیں فرماتی ہے۔ کمالا یخفی علی من راجع کتب الفقر مہ اسی لیے آپ نے بھی بالاخر یہ آخری

Marfat.com

جملہ فرمایا کہ بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ہر کام حرام ہے الخ اور اس سے اور پہلے جملے سے اپنے باقی کلام کارد کر لیا، کما ھو ظاہر واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر 24:۔ ہمارے فاضل نے ہمارے آخری سوال کا جواب ہی نہ دیا اور اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا وہ جواب سے متعلق کیا لکھا جائے بس اتنا لکھتا ہوں کہ میرا یہ سوال فی الحقیقت نمبر 24 سے متعلق تھا جس کے مندرجات اس صورت میں متوجہ ہوئے جب کہ لہو ولعب پر علامہ کچھ کلام فرماتے ہیں۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

☆

جاندار کی تصویر کے متعلق:۔

حضرت احمد رضا خاں صاحب:۔

صورت گری جاندار مطلقاً حرام است سایہ دار باشد یا بے سایہ دستی باشد یا عکس، درزمان برکت نشان سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دوگانہ تصویر می ساختند ہم بہ جسم وہم مسطح و دراحادیث از مطلق صورت گری نہی اکید وبر صنعت او وعید شدید بے تخصیص و تقیید ورود یافت پس جمیع اقسام او زیر منع درآمد (فتاوی رضویہ ج 10 صفحہ 71)

ترجمہ:۔ جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے، خواہ تصویر سایہ دار ہو یا بے سایہ، ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا فوٹو بنایا گیا ہو، حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم کے بابرکت زمانہ میں دونوں قسم کی تصویریں بنائی جاتی تھیں یعنی مجسم بھی اور مسطح بھی اور کئی احادیث مبارکہ میں تصویر سازی سے تاکید کے ساتھ مطلقاً منع کیا گیا ہے اور تصویر بنانے پر بغیر تخصیص وتقیید کے سخت ترین وعید کی گئی ہے لہذا اس کی ممانعت میں ہر قسم کی تصویر شامل ہے۔

شیخ اشرف علی صاحب تھانوی:۔

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً معصیت ہے خواہ کسی کی تصویر ہو اور خواہ مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ ہو

فی جمع الفوائد عن النستہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت بقرام علی سھوۃ لی فیہ تصاویر فنزعہ و قال اشد الناس عزابا یوم القیامۃ الذین یتضاھون بخلق اللہ (بوادر النوادر ص 598)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے طاق پر پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، تو آپ نے اس کو کھینچا (اور پھاڑ دیا) اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کے مشابہت کریں گے۔

اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے کہ اس میں ایسے شخص کو آلہ معصیت بنانا ہے جو اس کو اعتقاد قبیح جانتا ہے۔

Marfat.com

جاندار کی تصویر، ولایتی فوٹو اور سائنسی ایجادات کے متعلق:۔

حضرت غلام رسول سعیدی صاحب:۔

فوٹو کے متعلق اسلام کا منشاء یہ ہے کہ کسی بھی جاندار کی صورت اور شبیہ کو مستقل طور پر محفوظ کر لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہمیشہ جانداروں کی تصویریں شرک اور فتنہ کا موجب بنتی رہی ہیں، اب بھی ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک میں تصویروں اور بتوں کی پوجا ہوتی ہے، ہندوستان میں گاندھی کی تصویر کی تعظیم اور تکریم ہوتی ہے، روس میں سٹالن کی تصویر کی تعظیم کی جاتی ہے، پاکستان کے تمام دفاتر، اسمبلیوں اور سفارت خانوں میں بڑے سائز کی قائد اعظم کی تصویر تعظیماً اونچی جگہ پر آویزاں کی جاتی ہے۔ اس لیے اصل فتنہ صورت کے محفوظ کرنے میں ہے، خواہ صورت کو سنگ تراشی سے محفوظ کیا جائے، قلم کاری سے یا فوٹو گرافی سے، جس طریقہ سے بھی تصویر کو حاصل اور محفوظ کر لیا جائے گا اس سے حاصل شدہ تصویر ناجائز اور حرام ہو گی، اور بت تراشی، مصوری اور فوٹو گرافی میں جواز اور عدم جواز کا فرق کرنا صحیح نہیں ہے۔

تصویر کی حرمت کا اصل منشاء غیر اللہ کی تعظیم اور عبادت ہے، اگر لوگ فوٹو گراف کی تعظیم اور عبادت شروع کر دیں تو کیا وہ تعظیم اور عبادت ناجائز نہیں ہو گی؟ جب کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بڑے بڑے قومی لیڈروں اور پیروں کے فوٹوؤں کی ہر ملک میں بالفعل تعظیم کی جاتی ہے اور غیر اللہ کی عبادت کا منشاء صورت اور شبیہ ہے، خواہ وہ سنگ تراشی سے حاصل ہو، قلم کاری سے یا فوٹو گرافی

Marfat.com

سے، اس لیے جس طرح پتھر کا مجسمہ بنانا اور قلم اور برش سے تصویر بنانا حرام ہے اسی طرح کیمرے سے فوٹو بنانا بھی حرام (یعنی مکروہ تحریمی) ہے۔

تاہم بعض تمدنی، عمرانی اور معاشی امور کے لیے فوٹو ناگزیر ہے مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، ڈومیسائل، امتحانی فارم، ڈرائیونگ لائسنس اور اس نوع کے دوسرے امور میں فوٹو کی لازمی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے دین میں تنگی نہیں رکھی (شرح صحیح مسلم جلد 6 صفحہ 470)

☆

حضرت محمد یوسف لدھیانوی صاحب

جاندار کی تصویر اور حرام مواد پر آگاہی:۔

ایک فتنہ تصویر سے بلا مبالغہ سینکڑوں فتنے منہ کھولے کھڑے ہیں اور قوم کو نگل جانے کی تاک میں ہیں، جہاں تک بین الاقوامی قوانین کی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنانا ناگزیر ہو وہاں تک تو ہم معذور قرار دیئے جاسکتے ہیں اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس پر مواخذہ نہ ہو، لیکن ہمارے یہاں تصویر کے فتنہ نے وہ قیامت برپا کی ہے کہ الامان والحفیظ۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی حرمت و قباحت ہی دلوں سے نکل گئی ہے اور نعوذ باللہ اس کو تقدس و احترام کا درجہ حاصل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام سرکاری و قومی اداروں قائد اعظم، علامہ اقبال اور دیگر اکابر کی تصاویر آویزاں کرنا گویا قومی فرض سمجھ لیا گیا ہے۔ حد یہ ہے کہ "شرعی عدالت" کے جج صاحبان اور وکلاء و علماء قرآن و سنت پر نکتہ آفرینی فرما رہے ہے

Marfat.com

ہیں، جب کہ جج صاحبان کے سر تصویر آویزاں ہوتی ہے، اس سے بڑھ کر یہ کہ گزشتہ سالوں میں ہماری شرعی عدالت نے فیصلہ صادر فرمایا کہ تصویر حلال ہے، نعوذ باللہ من ذالک گھروں میں فوٹو چسپاں کرنا جائز نہیں، ہر جاندار کا فوٹو ممنوع ہے، جن ڈبوں یا چیزوں پر فوٹو ہوتا ہے اسے مٹا دینا چاہیے۔ تصویریں بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔ خانہ کعبہ کی تصویر میں طواف کرنے والوں کی اگر تصاویر نمایاں نہ ہوں تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ گڑیوں کی اگر شکل و صورت آنکھ، کان، ناک وغیرہ بنی ہوئی ہو تو وہ مورتی اور بت کے حکم میں ہیں، ان کا رکھنا اور بچیوں کا ان سے کھیلنا جائز نہیں اور اگر مورتی واضح نہ ہو تو بچیوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت ہے۔ غیر ذی روح چیزوں کے ماڈل بنانا جائز ہے۔ لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں، ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھروں میں رکھنا ناجائز ہے۔ شناختی کارڈ جیب میں بند ہو تو مسجد میں جانا صحیح ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 عنوان تصویر)

ٹی وی اور ویڈیو فلمیں:۔

ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، ٹیلی وژن اور ویڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام اور ملعون فرما رہے ہوں اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چیزوں کو اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، یہ خیال بالکل لغو ہے، اگر

Marfat.com

کوئی ام الخبائث (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے تو قطعاً لغو بات ہو گی، ہمارے دور میں ٹی وی اور ویڈیو "ام الخبائث" کا درجہ رکھتے ہیں اور سینکڑوں خبائث کا سرچشمہ ہیں۔ ٹیلی وژن کا مدار تصویر ہے اور تصویر کا ملعون ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے۔ تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ عکسی تصویریں جو کیمرے سے لی جاتی ہیں ان کا حکم تصویر ہی کا ہے خواہ وہ متحرک ہو یا ساکن۔

سوال:۔ میری دکان سے جو لوگ فلمیں (جو بعض اوقات بے ہودہ بھی ہوتی ہیں) لے جا کر دیکھتے ہیں، کیا ان کے ساتھ مجھے بھی گناہ ہو گا؟

جواب:۔ جی ہاں! آپ بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں، مزید بر آں یہ کہ یہ آمدنی بھی پاک نہیں۔ رہا یہ کہ آپ کا مقصد روٹی کمانا ہے، معاشرے میں گندگی پھیلانا نہیں، ایسی روزی کمانا ہی حلال نہیں جس سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو اور گندگی پھیلے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 عنوان "فلم دیکھنا")

☆

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ آج کل کے علماء کو اپنی دینی حالت کی اصلاح کرنی چاہیے اور پیر حضرات کو اپنے پیروں کے طریقے، قران وسنت کے علاوہ کوئی اپنا طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

Marfat.com

تصویر کو عکس کہہ کر کسی اجنبی یا اجنبیہ کا عکس دیکھنا، جو کہ عکس جما کر یہ حرام تصویر ہی ہوتی ہے، یہ حرام ہی رہتا ہے لیکن، ہائے آج کے مولانا حضرات جو اپنے فرقوں اور طریقہ عالیوں کے پیر اور وکیل، اور پتہ نہیں اور کیا کیا کچھ بنے ہوئے ہیں، دین کی وکالت پر کیوں راضی نہیں ہوتے، ہو سکتا ہے کہ دنیا کی غرض انہیں زیادہ وکالت کی فیس دیتی ہو۔

اتقوا یا عالم دین و مرشد طریقت و شریعت حضرت الحاج المحترم......و قائد ملت اعظم مولانا جناب........

☆

بھائی !

عاجز کا بھی ان علماء سے سوال ہے کہ یہ پھیلا تو دین رہے ہیں، جو کہ سنت حلال عمل ہے جو کہ آواز سے پھیلایا گیا ہے نہ کہ تصویر حرام عمل سے، جاندار کی تصویر بنا اور بنوا کر، یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟

بیت اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بھی حاجی نمازی ان علماء کی تقلید میں یہ حرام کام میں پڑتے اور بڑھتے جا رہے ہیں حالانکہ، فتح مکہ مکرمہ پر یہی تصویریں ہی تو انبیاء کرام علیہم السلام کی مٹائی گئی تھیں۔ علماء اپنے اوپر لگنے والے اعتراضات کی وکالت تو خوب کرتے اور کرواتے ہیں لیکن، کوئی ایسا مجاہد بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرام کو بھی حرام کہے اور لوگوں کی تعلیم کرے تا کہ

Marfat.com

کوئی حرام تصویر یا کسی اجنبی یا اجنبیہ کے عکس کو دیکھنے اور اس طرح کی بے پردگی کرنے سے بچ جائے.

☆

بھائی!!

ایسی ویڈیو کیوں بھیجتے ہو جس میں ساز چلایا ہوتا ہے اور جسے آپ حرام بھی جانتے اور مسلمانوں کے اس عمل سے آپ بے بہانالاں بھی ہوتے ہیں.

کوشش عملی کریں نہ کہ زبانی، قلبی نہ کہ محض عملی، لینا دینا تو قیامت تک اللہ تعالیٰ اور نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے. اللہ تعالیٰ لینا ہے تو نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اور اللہ تعالیٰ سے لینا ہے تو اس کا بندہ لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب بلاتا اور اللہ تعالیٰ ملاتا ہے.

☆

دو مولانا حضرتان صاحبان کی علمی اور نجی گفتگو:

بھائی وہ جہاں بچی کے رشتے کی بات ہوئی ہے، وہ ایک نظر بچی کو دیکھنا چاہتے ہیں اور یاد رکھنا، وہ اپنے اعتماد والے بندے بھی ہیں.

بھائی، وہ بچی تو یہاں نہیں ہے، کیا انہیں بچی کی تصویر نہ دکھادیں، اور جیب سے تصویر نکال کر دیتے ہوئے.

نہیں یار کیسی جہالت کی باتیں کر رہے ہو، اچھے خاصے علمی بندے ہو کر!

کیوں بھائی کیا ہوا؟

Marfat.com

بھائی ہونا کیا ہے آپ ہی تو علمی موشگافیاں فرمایا کرتے ہیں کہ یہ تصویر نہیں، عکس ہے۔ آج ان کو بیٹی کا عکس ہی شیشے میں دکھا دیتے ہیں۔

یار مذاق چھوڑو، ایسی باتیں مذاق کی نہیں ہوتیں، عکس ہی اس کا دکھا سکتے تو اس کو ہی ایک نظر نہ دکھا دیتے.

وہ اپنے اعتماد، یقین والے لوگ ہیں، یہ لو! بچی کی تصویر اور انہیں دکھا دینا.

اچھا بھائی، کوئی بات نہیں میرے علم میں بھی آج بفضل اللہ، اضافہ ہو ہی گیا ہے کہ آپ مجھ سے یہ عکس ہے، وغیرہ کی یہ ساری بحث، ایک اپنی ضرورت، جوازِ تصویر کے لیے کرتے رہے ہیں۔

نہیں یار یہ تو شرعی ضرورت میں ویسے ہی بنوائی جا سکتی ہے لیکن، سچی بات کہوں کیونکہ میں بچیوں والا، ہوں۔

کہو یار کیوں ترسا رہے ہو.

بھائی محض اپنی تصاویر بنانے اور بنوانے کے لیے.

☆

فقہی شرعی مسائل

جن برتنوں پر جاندار چیزوں کی تصویریں بنی ہوئی ہوں ان کا گھروں میں رکھنا مکروہ ہے۔ گھروں میں عام طور پر شیر، ریچھ، کتے، بلے، طوطے، شاہین اور دیگر چوپایوں درندوں اور پرندوں وغیرہ کے مجسموں کو بطور زینت رکھا جاتا ہے یہ مکروہ ہے اور ان کی موجودگی رحمت واستغفار کے فرشتوں کے دخول سے مانع ہے۔

Marfat.com

بازاروں، گلیوں اور سڑکوں پر پوسٹر و بینر لگائے جاتے ہیں جن پر سیاسی و غیر سیاسی لوگوں کی تصاویر ہوتی ہیں یہ ناجائز ہے۔ سینما ہالوں کی دیواروں پر نیم عریاں حیاسوز دیو قامت تصاویر آویزاں ہوتی ہیں جو دیکھنے والوں کے جذبات میں ہیجانی کیفیت پیدا کرتی ہیں، یہ حرام ہے۔

بعض گھروں اور خانقاہوں میں بزرگوں اور پیروں کی تصویریں عقیدت واحترام کے ساتھ سجائی جاتی ہیں، یہ حرام ہے۔ بعض درباروں پر منت کے طور پر لوگ گھوڑوں اور دیگر جان داروں کی مورتیاں بنا کر رکھتے ہیں، یہ حرام اور کھلا شرک ہے۔ جان دار چیزوں کی تصویریں بنانا حرام و گناہ کبیرہ ہے مگر مزارات و مساجد میں تصویریں و ویڈیو فلمیں بنانا (ان شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے) سخت حرام ہے جو سریع العقاب ہونے کا باعث ہے۔ خانہ کعبہ کی تصویر میں اگر طواف کرنے والوں کی تصویریں واضح ہوں تو جائز نہیں۔ کتابوں، رسالوں اور جرائد واخبارات میں جاندار چیزوں کی تصویریں چھاپنا جائز نہیں ہے۔

☆

حرام استعمال

جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے، دیوار بنائی جائے، پیسوں (سکوں اور نوٹوں) پر بنائی جائے، تکیہ و بستر اور گدے پر بنائی جائے، قالین و فرش پر بنائی جائے یا کسی اور چیز پر بنائی جائے اور

Marfat.com

تصویر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو، اس کا بنانا مطلقاً حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ و آثار صحابہ و تابعین اور محدثین وفقہاء کرام کی عبارات کی روشنی میں معلوم ہوا۔

لیکن جن چیزوں پر تصویریں بنی ہوئی ہوں، ان چیزوں کے استعمال کے جواز و عدم جواز میں ضابطہ اور تفصیل یہ ہے کہ اگر تصویر ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و روندا نہ جاتا ہو اور نہ ہی اسے ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہو (مثلا تصویروں والے برتن، دیوار، چھت، پردے، ٹوپی، دستار اور پہنے ہوئے کپڑے وغیرہ) تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و روندا جاتا ہو اور اسے ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہو (مثلاً تصویروں والا تکیہ، بستر، قالین، دری اور فرش وغیرہ) تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

و اما اتخاذ المصور بحیوان فان کان معلقا علی حائط سواءٌ کان لہ ظل ام لا اور ثوبا ملبوسا او عمامۃ اونحو ذالک فھو حرام و اما لوسادۃ و نحوھا مما یمتھن فلیس (بحرام مرقات جلد 8 صفحہ 266)

اور جن چیزوں پر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو ان کے استعمال کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ تصویر دیوار پر معلق ہو، خواہ وہ تصویر مجسم ہو جس کا سایہ پڑ رہا ہو یا غیر مجسم ہو کہ جس کا سایہ نہ پڑ رہا ہو، یا وہ پہنے ہوئے کپڑے پر ہو یا دستار وغیرہ پر ہو تو ان تصویروں والی چیزوں کا استعمال کرنا حرام ہے اور اگر تصویر تکیہ پر بنی

Marfat.com

ہوئی ہو یا کسی ایسی چیز پر بنی ہوئی ہو جس کو پامال و روندا جاتا ہو تو ان چیزوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔

حضرت امام وری علیہ الرحمۃ شرح مسلم میں لکھتے ہیں

و اما اتخاذ المصور فیہ صورۃ حیوان فان کان معلقا علی حائط او ثوبا ملبوسا اور عمامۃ و نحو ذالک مما لا یعد ممتھنا فھو حرام وان کان فی بساط یداس و مخدۃ ووسادۃ و نحو ھا مما یمتھن فلیس بحرام (نووی مع مسلم جلد 2 صفحہ 199)

اور جن چیزوں پر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو، ان چیزوں کے استعمال کرنے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر وہ دیوار پر معلق ہو، یا پہنے ہوئے کپڑے پر ہو، یا دستار پر ہو، یا کسی ایسی چیز پر تصویر بنی ہوئی ہو جس کو عادتاً پامال و حقیر نہیں سمجھا جاتا تو ایسی تصویر والی چیز کا استعمال کرنا حرام ہے اور اگر وہ تصویر پامال بستر و فرش پر ہو، یا گدے اور تکیہ پر ہو یا کسی ایسی چیز پر ہو جس کو عادتاً روندا اور حقیر سمجھا جاتا ہو تو ایسی تصویر والی چیز کا استعمال کرنا جائز ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جو مصور اشیاء محل اہانت میں نہ ہوں ان اشیاء کا استعمال تصویروں کی تعظیم و تکریم اور بت پرستی کی مشابہت کی وجہ سے حرام (مکروہ تحریمی) ہے

اور جو مصور اشیاء محل اہانت میں ہوں ان کا استعمال تصویروں کی ذلت و اہانت کی وجہ سے جائز ہے، کیونکہ حقیر و ذلیل چیز کی تعظیم و عبادت نہیں

Marfat.com

کی جاتی نیز جن چیزوں پر بہت چھوٹی (مثلاً مکھی مچھر وغیرہ) تصویریں بنی ہوئی ہوں ان مصور اشیاء کا استعمال بھی جائز ہے کیونکہ بہت چھوٹی تصویروں کی عبادت نہیں کی جاتی اور نہ ہی ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔

☆

ہر دور کے جدید علماء مشائخ، دانشور وغیرہ

اور

قدیم پیغام

کیا حرام تصاویر مردوں عورتوں وغیرہ کا نام یہ بے پردگی نہیں؟ جبکہ آلات موسیقی تو علیحدہ حرام اور ممنوع ہے۔

دوسری بات کہ جس طرح آج کے علماء تصویر کو عکس کہتے ہیں لیکن، عکس میں مرد جو اجنبیہ حور اور عورت اجنبی مرد کو دیکھتی ہے وہ کیا دین ہے اور حلال ہے.

وجود چہرہ بھی تو بت ہی ہیں جس پر بھی تو نظر ڈالنا پالنا حرام ہی ہے۔

اتقوا یا اولی الابصار!

☆

آپ نے اپنے جواب میں بات کو مزید الجھا دیا ہے...

آپ نے تصویر بنانے کے جرم کو سود کھانے کے برابر قرار دیا ہے اور تصویر کے جواز کے قائل کو قطعی حکم منسوخ کرنے والا کہہ ڈالا...

Marfat.com

دین اور شریعت کا ادنیٰ سا خادم ہونے کی حیثیت سے حقائق واضح کرنا فقیر کی ذمہ داری ہے.

آپ سے پہلے بھی پوچھا تھا کہ یہ قطعی الثبوت اور قطعی الاثبات بھی ہے کہ نہیں.....

اس بات کی بھی شاید سمجھ نہ آسکی.... اس لیے پہلے اس کی وضاحت کر دی جائے کہ یہ ہوتے کیا ہیں...

قطعی الثبوت:

وہ حکم جو اپنے ثبوت میں قطعی ہو یعنی قرآن کی آیات یا حدیث متواتر سے ثابت ہو...

ورنہ تمام احکام اپنے ثبوت میں ہی ظنی ہیں

قطعی الاثبات:

ثبوت میں قطعی اور یقینی ہونے کے بعد اگلا مرحلہ ہوتا ہے کہ جو معنیٰ امت سمجھ رہی ہے وہی معنیٰ قطعی اور یقینی ہو کسی اور معنیٰ کا کوئی احتمال نہ ہو... اسی کو قطعی الدلالت بھی کہتے ہیں...

آج تک یقینی اور قطعی حرام جیسے احکام کے لیے علماء نے یہی قواعد لکھے ہیں.

اب آپ تصویر کی حرمت کو یا قرآن یا حدیث متواتر سے اولاً ثابت کریں...

اور پھر یہ شعاعوں اور لہروں والی تصویر کا حکم تو پچاس سال سے آیا ہے یہ اسی صدی کے علماء نے فیصلہ کرنا تھا کہ یہ تصویر بھی اسی کے تحت ہے یا نہیں اب ایک

Marfat.com

بڑا گروہ تو اسی کے تحت ثابت کرتا ہے اور ایک اس سے بڑا گروہ اسے صرف شعاعیں اور عکس کہتا ہے اس لیے یہ اپنی دلالت میں قطعی نہیں۔

لہٰذا اسے سود کے ساتھ مت ملائیں

..........................جناب محترم!

کونسی چیز احکام اللہ، نص صریح میں نئی واقع ہوئی ہے جو کسی کو قطعی الثبوت اور قطعی الاثبات کی تذکیر و تفہیم کی ضرورت پیش اور لاحق ہوئی ہے۔

نص صریح، حکم جاندار جو کہ تصویر بھی، عکس بھی اور تصویر بنانے اور بنوانے والے بھی پہلے ہی موجود رہے ہیں۔

کیا تصویر عکس یا تصویر بنانے والے کوئی آج نئے آئے ہیں کہ اجتہاد، رائے یا نئے معانی عکس تصویر اور تصویر بنانے اور بنوانے والوں کے بارے امت میں، وہ نہیں رہے۔

کوئی نیا حکم آتا تو کوئی کہتا کہ ابھی وحی اوائل وقت میں ہے، جبکہ احکام اللہ، دین مکمل اور نعمت پوری ہو چکی ہے۔ کوئی نیا عکس یا کوئی نئی تصویر آتی تو کوئی کہتا کہ یہ جو کہ نیا عکس اور عکس سے بنے بغیر، تصویر آگئی ہے لیکن۔ ایسی کوئی بات ہی نئی نہیں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا حکم، عکس اور تصویر اور جو کہ تصویر بنانے والی چیزیں، بنانے اور بنوانے والے پہلے ہی سے موجود رہے ہیں اور جن کے بارے پہلے ہی سے حکم موجود ہی ہوا، رہا ہے۔

Marfat.com

حکم دین عکس اور تصویر وہی جوں کی توں ہی ہے، جبکہ فرق تبدیلی شراب بنانے، سود کھانے اور تصویر سازی کے نئے مصور، اپنے نئے برش رنگ اور ایجادات سے آ، موجود ہوئے ہیں، یہ کوئی نئی چیز دین میں نہیں آگئی.

دین، قران وسنت اور مسلمانوں کو اس سے کوئی غرض اور مراد نہیں کہ کوئی نیا مصور یا ایجاد آگئی ہے، جو کہ تصویر بناتی، اسے خارجی حسی آنکھ دکھاتی ہے، کوئی نئی بھٹی فیکٹری لگ، شراب بناتی اور بڑی اعلیٰ شراب کشیدہ کرتی ہے اور جبکہ کوئی نیا بنیا، ادارہ بینک ٹینک اور گورنمنٹ آئی ہے جو سود پر قرض مرض گاڑی ساڑھی وغیرہ دیتی ہے.

یہ دین ہے جس میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سنت، نمونہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے جبکہ دنیاوی امور، حکم حلال میں قیامت تک بجا لائے جاتے ہیں.

یہ ہیں وہ باتیں اور اصول اور اصولوں کی سمجھ جو متعین اسلاف اور دین ہے.
قطعی الثبوت اور قطعی الاثبات کہہ کر کیا حکم صریح کا عملی نمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی آنکھوں سے اوجھل ہو سکتا ہے، جو کہ اصل اور فرع کے بیان میں اسی دینی رائے کے احترام کا ذکر ہوا تھا اور ہے.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی، ان اصطلاحات فقیہہ کی حقیقت رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عملی نمونے سے ہی یہ اصول متعین اور راہِ ھدایت ہوئے ہے، آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے تصویر بنانا کو حرام کہا، جو کہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عکس کو تصویر کہنا نہیں ہے، بلکہ عکس کو تصویر بنانا ہے.

شعاعیں اور عکس کہنے والوں کے نزدیک بھی وہ اسے تصویر ہی کا نام دیتے اور کہتے ہیں اور ہر جگہ اسے جو عکس سے بنائی تصویر ہے، اسے ہی عوام اور گورنمنٹس اور اداروں میں، تصویر ہی مانا اور بطور، لیا جاتا ہے، اس کے برعکس نہیں ہوتا کیوں کہ ان کے نزدیک بھی تصویر، جو کہ عکس اور شعاع سے نکل کر، یہ ان کے اپنے ہاتھوں ہی تصویر بن چکی ہوتی ہے.

امت کے نزدیک بھی اسے، اس لیے، تصویر ہی لیا اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہے ہی ایسے. اب کوئی ہاتھی کو پھر چاہے، کیا نام دیتا رہے، وہ جانتا ہے کہ اس کا، اسے کیا فائدہ ہے.

اس امر میں کسی اور معنیٰ کا احتمال نہیں رہ جاتا جبکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ عکس اور شعاع کے حکم سے خارج اور اپنے وجود سے جدا، تصویر ہو چکی ہوتی ہے، جو کہ حکم صریح، قطعی ثبوت میں ممنوع، اپنے اصل، وجود سے علیحدہ، بے جان تصویر کے طور اپنے وجود کی پہچان ہوتی ہے، کیونکہ وہ، تصویر کے حکم میں نہیں، جو کسی جاندار کی، پہچانی اور بنائی نہ جاتی ہو، اس کے برخلاف اگر معنیٰ مراد ہوتا تو کہتے کہ میرا عکس یا میری شعاع بنادو بلکہ ہر چھوٹا بڑا جاھل عالم یہی کہتا ہے کہ میری تصویر، یا میرے نیگٹو، عکس سے تصویر، بنادو.

Marfat.com

عکس کو تصویر، اس لیے نہیں کہتے کہ وہ تصویر نہیں ہوتا جبکہ عکس وجود کا اور جبکہ وجود شعاع نہیں ہوتا. وہ تو، در حقیقت، عکس موجود، کو مصور برش ہاتھ ایجاد کیمرہ وغیرہ نے عکس کو جما یعنی تصویر بنا دیا ہوتا ہے۔

کوئی، خود عکس کو تصویر نہ بنائے تو یہ جاندار کا عکس اور اسکا منعکس سایہ ہی رہتا ہے، یہ تصویر خود بخود نہیں بن جاتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے.

کیا یہ تصویر بغیر بنائے بنتی ہے، یا منعکس عکس، وجود وہاں موجود ہوتا ہے، جو کہ ایسا نہیں ہوتا، عکس بے جان کا جو کہ تصویر بنا لیا گیا ہوتا ہے وہ موجود ہی رہتا ہے، جبکہ کسی کے مرنے کے بعد بھی، عکس سے اس کی بنائی تصویر موجود ہی رہتی ہے، جو کہ واضح حکم ربی ہے کہ اسے کہا جائے گا کہ اس میں روح بھر جو وہ نہیں کر سکے گا اور اس پر اسے عذاب دیا جائے گا.

پتہ نہیں، کوئی بتائے کہ عکس بھی جدید، اپنے قدیم سے علیحدہ ہو گیا ہے کہ جس کا وہ عکس ہے، وہ اس کے ساتھ کیوں نہ گیا.

خادم الخذماء نے پہلے بھی اصل اور فرع سے آپ کے قطعی ثبوت حکم، نص صریح اور امت کا لیا معنٰی، تصویر، وہ ہی بیان کیا اور اس میں ہی، آنکھ کا تصویر کو خارجی حسی پانا، حکم صریح کے طور ہی، بیان کیا اور ہوا تھا۔

Marfat.com

حرام امور کے ساتھ سود کا بیان، ہر طریقہ سے حرام امور کے ارتکاب کے سدباب کی تشریح دینی ہے، جبکہ اصل اور فرع اپنی جگہ قائم ہی رہتی ہے.

جس میں جو حکم ہے، وہ کرو اور جس سے منع کیا گیا ہے، اس سے باز آجاؤ.

منع تصویر بنانے سود لینے اور دینے کا ہے، نہ کہ نام میں تصویر سود حرام امور وغیرہ، احکام دینی ہیں جو کہ متقاضی منع اور اثبات، ہیں.

☆

الحمد للہ آپ جو فرمارہے ہیں، عاجز نے بھی گناہ کا ذکر ہی کیا ہے، گناہگار کا تو نرا حال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی ہوتا ہے، جو اپنی مخلوق پر انتہائی مہربان ہے.
رائے کے احترام سے دینی مفہوم یہ ہے کہ اے معاذ بن جبل، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اگر سنت میں کوئی عمل، یعنی فرعی نہ پایا تو؟
آپ نے فرمایا کہ وہ پھر اپنی رائے سے کوشش کریں گے.
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ رائے پسند فرمائی، یہ درحقیقت قیامت تک رائے کے احترام کا دینی نمونہ ونظیر ہے، جو کہ احکام اللہ، اصل یعنی، اعتقادی کا فرع، سے اثبات ہے، نہ کہ فرع، اصل کا ناسخ.

Marfat.com

قرآن وسنت کے حکم نافذ کو قرآن وسنت کا حکم ہی ناسخ ہو گا، اس کے علاوہ اعتقادی جو کہ اصل ہے، وہ قائم اور فرع اس کے قیام واثبات کے لیے قائم کی جائے گی۔

جاندار کی تصویر حرمت میں اصل جبکہ تمام فروع، اصل کے اثبات میں کوشاں ہوں گے جن میں سے کوئی ایک فرع بھی اصل کی ناسخ نہیں ہو سکتی.

جاندار کی تصویر حرمت میں سود وغیرہ کی طرح نص صریح سے ثابت ہے اور اس امر میں اپنی کوشش میں، اصل کا اثبات تو ہو سکتا ہے، کسی طرح سے بھی نص کا ناسخ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہی زندہ کی تصویر کو جائز، بغیر نص کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ جاندار کی تصویر نہیں ہے، جبکہ وہ جانی پہچانی بھی جاتی ہو اور چاہے پوری دنیا اسے تصویر ہی کہتی مانتی اور جانتی ہو۔

اگر کوئی اسے اصل، اعتقادی مسئلہ کی فرع جانتا ہے جو بعض کے نزدیک جائز کہتا ہے تو اصل حکم، جس کی یہ فرع کہتا ہے جو کہ زندہ کی تصویر ہے، پھر وہ بنانا حرام نہ رہی، کیونکہ اصل کی فرع ناسخ اور اصل، یعنی اعتقادی مسئلہ، منسوخ، جو اپنی ہی فرع سے ثابت ہوا جو کہ یہ اصول ہے اور نہ ہی یہ دینی حکم، اجتہاد ہے.

کوئی جاندار کی تصویر بنانے کو تو حرام، مانتا ہے جو کہ اعتقادی ہے نہ کہ فروعی لیکن، اسے فرعی مسئلہ بنانے اور کہنے کو نہیں دیکھتا اور جانتا کہ یہ فرع اس لیے نہیں کہا اور ہو سکتا کہ یہ اپنے اصل، حکم حرمت کو قائم نافذ نہیں کرتا بلکہ ناسخ ہوتا ہے اور کوئی اسے بغیر کسی ناسخ نص کے اپنی رائے سے منسوخ کرتا ہے.

Marfat.com

☆

ایک بھائی کے جواب میں

کسی کے قول میں جہنمی جنتی عمل بتایا جاتا ہے، کسی کو جہنمی جنتی نہیں بنایا جاتا، یہ کام کسی مخلوق کا نہیں ہوتا.

باقی رہی بات خارجی حسی کی تو یہ تصویر خارجی بھی ہوتی کہ ہر غیر آنکھ اسے دیکھ رہی ہوتی ہے اور آنکھ اسے ہاتھ سے زیادہ محسوس بھی کر رہی ہوتی ہے. آنکھ کا زنا، اس لیے، دوسرے اعضاء کی طرح خارجی بھی اور حسی آنکھ بھی، میں داخل ہوتا ہے.

☆

ایک بھائی کے نام

ہم میں سے کوئی بھی قیامت تک کسی امر کے حلال اور حرام ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا، یہ تو حکم اور حکم کی تعلیم سنت فیصلہ دیتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی حرام عمل، تصویر پر کیا فرمایا اور فتح مکہ پر انبیاء علیہم السلام، کی تصاویر ہٹا کر امت مرحومہ کو کیا عمل دیا ہے، جو کہ الٰہی نمونہ قطعی بیان واثبات، مخلوقی عمل کو قطعی عمل جو کہ سنت کو علم الٰہی میں، حق الیقین کی عطا میں، خود اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں جو دین کی حقیقت میں خود حکم، دین کی رحمت میں خود علم جبکہ محبت میں خود معلم، جو کہ محبت و رفاقت ہیں.

Marfat.com

☆

نص صریح، حدیث مرفوع سے حرام عمل، جاندار کی تصویر بنانا جو ثابت ہے، اسے نص صریح اور حدیث سے بتایا جائے کہ ڈیجٹل کیمرہ وغیرہ سے یہ جواز ہے. جب یہ قران وسنت سے، تصویر جائز ہو جائے گی تو جہنمی عمل رہ ہی نہیں جائے گا ورنہ، کوئی حدیث میں جہنمی عمل کہا گیا ہو اور کوئی اس سے توبہ نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کو حق بات کہنے میں کیا ڈر کہ اسے کہا جائے گا کہ اس میں جان ڈالو اور وہ جب جان نہ ڈال سکے تو عذاب دیا جائے گا.

☆

اللہ تعالیٰ حق ظاہر کرنے پر باطل، جھوٹ کیسے مٹاتا ہے:.

کسی کے حق میں اسی ایک بات پر، دنیا و آخرت میں بڑی پکڑ ہو گی کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنے عمل اور سمجھ کو نیکی بنا کر گیا ہو گا جبکہ نیکی حکم کو ماننا اور حکم کے مطابق نیتاً ہونا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ کل اور آج نیتوں کو کسی کے عمل میں اللہ تعالیٰ ہی خود دیکھنے والا، ہوتا ہے جو کہ کسی مومن کے عمل کی حقیقت ہے.

کوئی جاندار کی تصویر وغیرہ بناتا بنواتا فلماتا کھینچتا کھنچواتا وغیرہ ہے تو یہ اس کی نیت جو کہ عمل کی، تصویر بنانا ہوتی ہے جو کہ عرفاً بھی ہر ایک، دنیا ملک صوبہ قانون ادارے شناختی کارڈ دستاویزات وغیرہ میں لگانے کے لئے اور جاندار کی تصویر بنانے اور بنوانے والوں کے پاس بھی معنوی دلالت میں عرفاً اور نیتاً یہ

Marfat.com

عمل، ایک ہی ہوتا ہے جو کہ ایک جاندار کی تصویر بنوانا بنانا ہی، اور لیا جاتا ہے.

وہی ایک سجدہ ہی تھا جو فرشتے اللہ تعالیٰ کو کرتے آئے تھے اور یہ اسی سجدے کا حکم ہوا تھا۔

سجدہ حکم قطعی جبکہ عمل نیتاً عرفاً سجدہ بجالانا تھا کوئی کیسے ہی اسے بجا لاتا.

حکم قطعی جاندار کی تصویر نہ بنانے کا ہے جس پر عمل قطعی عرفاً نیتاً ہے اور کوئی اسے کیسے فرضاً عذراً بجالاتا ہے، جو کہ حکم کی سمجھ، سنت میں ظنی جبکہ حکم قطعی میں عمل ظنی قطعی عمل اور سجدہ ملائکہ میں ہے، جس کا انکار، کفر اعتقادی، عمل نہ بجالانا حرام جبکہ قطعی حکم نیتاً مان کر، حکم کی سمجھ، سنت میں بجالانا قطعی حکم کی حقیقت ہے. جو در حقیقت اعتقادی سے فروعی مسائل کی ظنی قطعی مسنون سمجھ ہے، جو قطعی حکم کی ظنی فرعی مسنون سمجھ ہوتی ہے، اس کے برعکس اور علاوہ تو یہود وہنود نے کیا کچھ سکالرز پروفیسرز ڈاکٹرز وغیرہ کا ڈھیر نہیں لگایا ہوا اور وہ کیا کچھ اللہ تعالیٰ کے احکام سے کھلم کھلا اختلاف انکار نہیں کر رہے کہ مومن اس اختلاف کو رحمت کہتا اور مانتا ہو۔

حکم قطعی کے اثبات میں بہتر سے بہتر، سنت کی سمجھ میں، مومن کے اختلاف کو رحمت کہا گیا ہے.

Marfat.com

کوئی جاندار زندہ ہے تو یہ زندگی اللہ تعالیٰ دیتا ہے، جس پر کوئی پوچھ گچھ نہیں، جو کہ ایک بڑی نعمت ہے لیکن، پوچھ گچھ جو ہے وہ صرف اس کی نیت پر عمل کی ہے جو کہ ایک مومن نے خود کیا ہوتا ہے.

قطعی حرمت جاندار کی تصویر بنانے کی ہے جبکہ پوچھ گچھ نیتاً عرفاً اس کے عمل کی ہے کہ وہ کیا بناتا اور عمل بجالاتا ہے.

☆

یہ ظل کیا ہے؟

یہ سایہ ہے یعنی جاندار کا عکس.

یعنی ہر وہ جاندار کی تصویر جس کے عکس، سایہ، صورت کو جما بنا فلما وغیرہ لیا جائے، یہ تصاویر پائدار یا نہ پائدار دونوں کا بنانا ہی حرام ہے.

جیسا کہ وان کان لحیوان فما ظل و یقیم فھو حرام بالاجماع الی آخرھا اور اسی طرح وہ بھی حرام ہے جو پائیدار نہ ہو یعنی، آج اور کل آ ٹے، تکنیک سائنسی سے بنی چیزیں کیمرہ ویڈیوز وغیرہ .

☆

جی ہاں!

قطعی حکم کا اطلاق جاندار کی تصویر مجسمہ وغیرہ بنانے بنوانے پر ہے، کوئی اپنی یا کسی جاندار کی تصویر نہیں بناتا، تو اس میں حرام، جواز وغیرہ دینے کی کیا نص اور کیا جواز ہو.

Marfat.com

باب دوم

قرآنی احکام

Marfat.com

تصویر کا قرآن وسنت میں حکم

جاندار کا خالق اور صورت بنانے والا اللہ تعالیٰ خود ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (الحشر 24)

وہی اللہ تعالیٰ ہے جو سب کا خالق وسب کو پیدا کرنے والا (اور سب کی مناسب) صورتیں بنانے والا ہے (اور) تمام خوبصورت نام اُسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہو گا

حرمت

تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حرمت وممانعت کی ایک وجہ تشبیہ بالخلق ہے کہ اس فعل سے اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق وتصویر میں ہم سری وشرکت کا عملی دعویٰ ہے کیونکہ حقیقی خالق ومصور اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور اس کی صفت تخلیق و تصویر میں کسی کو شرکت کا حق نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

هُوَ الَّذِی یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ (آل عمران: 6)

وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو (ماؤں کے) پیٹوں میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی (الحشر: 24)

وہی اللہ ہے جو سب کا خالق و سب کو پیدا کرنے والا (اور سب کی مناسب) صورتیں بنانے والا ہے (اور) تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔

☆

علل

تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی حرمت و ممانعت کی وجوہات میں سے ایک اور وجہ غیر اللہ کی تعظیم اور عبادت وبت پرستی ہے، کیونکہ تصویریں اور مجسمے غیر اللہ کی تعظیم اور عبادت وبت پرستی کا بہت بڑا سبب ذریعہ رہے ہیں اور ہیں۔

نمبر2:۔ تعظیم و عقیدت نمبر3 بنیادی علت جاندار کا وظیفہ جوڑا اور جنسی کشش

☆

Marfat.com

پانچ مشہور بت

(جن کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے)

حضرت نوح علیہ السلام جو بت پرستی کے خلاف وعظ فرمایا کرتے تھے تو ان کی قوم ان کے خلاف ہر کوچہ وبازار میں چرچا کرتی پھرتی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کو طرح طرح کی ایذائیں دیا کرتی تھی۔ چنانچہ قرآن مجید کا بیان ہے کہ:

ترجمہ :۔ اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا۔

(پ29، نوح:24،23)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم بت پرست ہو گئی تھی۔ اور ان لوگوں کے پانچ بت بہت مشہور تھے جن کی پوجا کرنے پر پوری قوم نہایت ہی اصرار کے ساتھ کمربستہ تھی اور ان پانچوں بتوں کے نام یہ تھے۔ (۱) وَدّ (۲) سُواع (۳) یغُوث (۴) یَعُوق (۵) نسر جن کا تذکرہ اوپر آیت میں بھی موجود ہے۔

یہ پانچوں بت کون تھے؟ ان کے بارے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے یہ پانچوں فرزند تھے جو نہایت ہی دین دار و عبادت گزار تھے اور لوگ ان پانچوں کے بہت ہی محب و معتقد تھے۔ جب ان پانچوں کی وفات ہو گئی تو لوگوں کو بڑا رنج و صدمہ ہوا تو شیطان نے ان لوگوں کی تعزیت کرتے ہوئے یوں تسلی دی کہ تم لوگ ان پانچوں صالحین کا مجسمہ بنا کر رکھ لو اور ان کو دیکھ دیکھ کر اپنے دلوں کو تسکین دیتے رہو۔ چنانچہ

Marfat.com

پیتل اور سیسے کے مجسمے بنا بنا کر ان لوگوں نے اپنی اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لئے۔ کچھ دنوں تک تو لوگ ان مجسموں کی زیارت کرتے رہے پھر لوگ ان بتوں کی عبادت کرنے لگے اور خدا پرستی چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے۔

(تفسیر صاوی، ج۶، ص ۲۲۴۵، پ ۲۹، نوح: ۲۳)

حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک ان لوگوں کو وعظ سنا سنا کر اس بت پرستی سے منع فرماتے رہے۔ بالآخر طوفان میں غرق ہو کر سب ہلاک ہو گئے۔ مگر شیطان اپنی اس چال سے باز نہیں آیا اور ہر دور میں اپنے وسوسوں کے جادو سے لوگوں کو اس طور پر بت پرستی سکھاتا رہا کہ لوگ اپنے صالحین کی تصویروں اور مجسمے بنا کر پہلے تو کچھ دنوں تک ان کی زیارت کرتے رہے اور ان کے دیدار سے اپنا دل بہلاتے رہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرنے لگے۔ اس طرح شرک و بت پرستی کی لعنت میں دنیا گرفتار ہو گئی اور خدا پرستی اور توحید خالص کا چراغ بجھنے لگا جس کو روشن کرنے کے لئے انبیاء سابقین یکے بعد دیگرے برابر مبعوث ہوتے رہے۔ اسی لئے ہماری شریعت میں نبی اکرم ﷺ نے جاندار کی تصاویر بنانے سے ہی منع فرما دیا۔ اور حدیث کے مطابق جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنب ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

باقی آپ کے ذہن میں شاید یہ سوال آئے کہ میں بھی تو اپنے پیج پر جانداروں کی تصاویر لگاتا ہوں۔ تو ذہن میں رہے کہ بہت سے علماء نے وڈیو اور

Marfat.com

کمپیوٹر یا موبائل کی تصاویر کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ کہ یہ مثل آئینہ ہے۔ کہ موبائل یا ٹی وی بند کیا تو تصویر غائب ہو جاتی ہے۔ جیسے آئینے یا پانی کے سامنے کھڑے ہوں تو آپ کو اپنا عکس نظر آتا ہے اور جب ہٹ جائیں تو عکس یا تصویر غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے جواز میں علماء نے پورے رسائل لکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ علماء کرام نے اس کو بھی حرام ہی لکھا ہے۔ ہاں کاغذ کپڑے وغیرہ کے اوپر کسی بھی جاندار کی تصویر سب کے نزدیک ہی ناجائز ہے۔ اور بنانے والا گناہ گار ہو گا۔ بہر حال کمپیوٹر موبائل کی تصویر میں علماء کا تھوڑا اختلاف ہے۔ اور حدیث کے مطابق علماء میں اختلاف عامۃ المسلمین یعنی عوام کے لئے باعث رحمت ہی ہوتا ہے۔ مہربانی کر کے مجھ پر اپنا غصہ نہ نکالیئے گا۔ کیونکہ میں کوئی عالم نہیں ہوں۔ جو مسئلہ میں نے پڑھا ہے وہ میں نے بیان کر دیا ہے۔ باقی آپ دونوں مسئلوں میں سے جس پر چاہیں عمل کریں۔ شکریہ والسلام طالب علم

☆

آواز مومن کی جبکہ تصویر اور عکس وجود کا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے مومن، بندے کی آواز کو قیامت تک اپنے حکم میں پہنچاتا ہے ناں کہ بے جان تصویر بے آواز عکس اور بے خدا تعظیمی سجدہ:۔

حرمت ہے تصویر کی جاندار میں
چھپی شرم فعل بقائے خاندان میں
عکس یا تصویر ثواب میں

ہوتا یہ نام بدنام میں
پیام، شیطان کا حرام میں
سوتے جاگتے جھوٹا امتحان میں
ہوتا ناں حرام انسان میں
ہوتا ناں شیطان مردار میں
نفس ستایا، کام خواب میں
شیطان دکھایا، حرام جواب میں
عکس تصویر ہوتے حلال میں
ننگے ناں ہوتے حمام میں
عکس تصویر ناں علم میں
سجدہ غیر ناں شرم میں
عکس تصویر مردہ، خبث میں
حلال نہیں یہ حکم میں

تعلیم:-

شریعت مطہرہ علیھا الصلاۃ والسلام میں سجدہ تعظیمی اور تصویر بنانا حرام ہے. جاندار کی اس لئے کہ وہ بقائے نسل کے فریضہ کو انجام دینے کا فطرتی عمل بجالاتا ہے جبکہ بے جان کی بنائی لگائی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

عملِ زوجیت، جو کہ ایک طرف عبادت جبکہ دوسری طرف اس کا ذکر اور غیر سے حرام اور عورت مرد کے وجود بت کا پردہ واجب اور حکم کے خلاف بے پردگی قیامت تک حرام ہوتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: مومن اپنی ماؤں سے کوئی چیز لے تو پردے کے پیچھے سے لے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنین کو پردے کا حکم دیں اور خود مومنین کے لئے نمونہ ہوں۔

مولوی صاحب اور مومنین کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بڑھائی اور عظمت کو ماننا اور اس پر ایمان لانا چاہیے جبکہ مولوی صاحب کا اپنا عمل اونچا جاننا کہ وہ اپنے عمل سے دین اسلام کا کام کر رہا ہے، اپنے عمل سے لوگوں کو دین دار بنا رہا ہے لیکن، اسے یہ بھی ایک لمحے کے سوچنا چاہیے کہ وہ اپنے عمل حرام کو جو کہ تصویر بنانا ہے، تصویر ویڈیو کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑا اور بہتر جانتا، مومنین اور اپنی بھتیجی بھانجی اور بیوی وغیرہ کو اپنے عمل حرام سے اللہ تعالیٰ کے حکم، حرام کو اپنے عمل سے حلال کرتا اور بے پردگی کی نیکی کے نام پر تعلیم تسلیم دے رہا ہے۔

شیطان اس لئے مارا گیا کہ اس نے اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتر اور اچھا جانا کہ وہ بڑا دیندار ہے۔

مولوی صاحب کی وجہ سے مولوی صاحب کی بھتیجی بھانجی اور بیوی وغیرہ جب تصویر حرام کو وہ بھی حلال کریں گی اور پھر عیاں بیاں ہوں گی تو کدھر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے حکم کی بڑھائی عظمت اور کدھر اس حکم سے دی مولوی صاحب اور مومن کو حیا اور عزت رہے گی۔

مولوی صاحب اور مومن کی بھتیجی بھانجی اور جوان بیوی وغیرہ دنیا کی بھتیجی بھانجی اور بیوی تو نہیں ہو گی, وہ تو دنیا کی نظروں میں محبوبہ اور کسی کی نظر میں بیوی ہو کر بے پردہ ہو جائے گی جبکہ مولوی صاحب اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم, حرام سے بہتر جاننے والا بھی خود بے پردگی کرتا اور قیامت تک حرام کو حلال کا نمونہ دیتا اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

قیامت کے دن یہ لوگ کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ ان کو دگنا عذاب دے کہ یہ ہمارے قائد تھے جنھوں نے اپنے عمل سے تیرے حرام کو حلال کیا اور ہمیں بھی گمراہ کیا۔ جانداروں میں انسان اور جن بہترین مخلوق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے. اس مقصد کی تکمیل کے لیے دین کو مکمل فرما دیا ہے, جس میں ہر غیر اللہ کی عبادت کی نفی اور ہر فطرتی اور انسانی نفسانی کشش جیسے گناہ کی بنیاد کو ہی گرا دیا گیا ہے.

غیر اللہ کی عبادت سے انسان انتہائی ذلت و رسوائی میں جا گرتا ہے جبکہ بے حیائی بے پردگی حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے گناہ و برائی کی بنیاد کی معرفت نہ رکھنے سے نیکی جو برائی حرام, مسجد_ ضرار وہ مسجد_ صفا ہو جاتی ہے, جیسا کہ تصویر حرام نہ ہوتی تو تصویر سے جو گناہ اور بے حیائی کے مناظر ننگے ہوکے دکھائے

Marfat.com

اور بنائے جاتے ہیں وہ بھی نہ ہوتے جو کہ حکمت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی بڑھائی اور عظمت ہے.

تصویر ویڈیو میں مرد عورت بقائے نسل کے فریضہ میں مشغول دکھائے بنائے جاتے آتے ہیں اور کئی بیچارے جو یہ فریضہ خلوت_ صیحہ میں بجالا رہے اور شادی بیاہ وغیرہ کا حکم بجا,لا رہے ہوتے ہیں لیکن, تصویر ویڈیو حرام کو حلال کرنے والے انہیں بھی جائز ناجائز کے چکر میں ڈال کر شیطانی پیاس اور بھوک مٹاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی امانتوں کے خائن ہوتے ہیں, العیاذ باللہ!

. حرام کا گناہ تو دگناد فنا اسکو ہے جو یہ تصویر بناتا اور بے حیائی کرتا کرواتا اور اللہ تعالیٰ کے کیے حرام کے خلاف اپنے عمل سے مخالفت کرتا مرتا ہے جو شریعت میں حرام ہے.

قرب قیامت زنا سرعام ہو جائے گا کوئی اتنا ہی کہہ دے گا کہ اسے ذرا ہٹ کر کرلو تو اسکا مقام اکابرین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ہو گا جبکہ تصویر بنانا حرام جبکہ تصویر عکس مکلف نہیں ہوتی لیکن, وہ جو زندہ اور جس کی تصویر ہوتی ہے وہ مکلف, جو کہ مولوی صاحب مسلمان اور

مومن ہوتا ہے وہ اپنے عمل سے تصویر ویڈیو بنا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف اور مومنین کی گمراہی کا وزن اپنے پر لے اور اٹھارہا ہوتا ہے۔

شریعت میں بنیاد حرام ہونے کی وجہ سے عمل مقبول نہیں ہوتا.

Marfat.com

مرد وہ عورت اور عورت وہ مرد کے حسن پر نظر نہ ڈالے اور وہ جو باتیں مرد اور عورت کی زندگی میں حرام ہیں اسکی تعلیم ہو ورنہ, عکس تصویر کو کوئی نیکی گناہ نہیں ہوتا کیوں کہ ثواب گناہ حکم حلال حرام میں مومن زندہ کو ہوتا ہے ناں کہ اسکی تصویر یا عکس کو اس لئے, تصویر کے حرام کا حکم یہ, مومن کو دیا گیا ہے جس پر مومن کا ایمان ہے۔

مسلمان مومن مولوی صاحب کو چاہیے کہ وہ کسی کے عمل پر ایمان ہرگز نہ لائے کہ فلانہ یہ کرتا یا وہ کرتا ہے کہ یہ کسی کا عمل ہوتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے نمونے میں ڈھونڈھے اور بجالائے.

کوئی تصویر دینی کام کرتی ہے تو تصویر بزات خود تو حرام اور عمل اسکے اپنے نہیں ہوتے.

اچھے عمل یا برے عمل میں، اس لئے، جانی پہچانی تصویر حرام ہی رہتی ہے.

☆

Marfat.com

قرآنی احکام کا احیاء اثبات اور حفاظت جو کہ حرام عمل کی کلی نفی سے ممکن ہے:۔

بہترین نمونہ:۔

دین کی سمجھ میں شہادت، ابدی زندگی، اللہ کے بندوں کا ساتھ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

فاتبعونی درحقیقت دین کی سمجھ ہے جو ایک بار آجاتی ہے تو پھر ہر بار بندے کو غیر سے بچاتی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کے قرب میں داخل فرماتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام کی ملاقات کے انتظار میں ہوتے ہیں۔

کل پل صراط پار کرنے اور کروانے میں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔جب کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین نمونے میں زندگی گزارتا ہے تو پل صراط پار کرنے اور انکی ملاقات کے قابل کامل ہوجاتا ہے اور جب وہ پل سراط پار کررہا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے انتظار میں ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے کوئی بغل گیر ہونے والا اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور آگے سے دوسرا اسے سینے کے ساتھ لگا لیتا ہے۔

Marfat.com

کہیں امتی پل صراط پار کر رہا ہو گا کہیں وہ میزان پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور کہیں حوض کوثر پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ اور بلا پلا رہے ہونگے یہ ہے وہ جو عارضی زندگی میں دین کی سمجھ حاصل کرنے میں لگا ہوتا ہے۔

کوئی دین کی سمجھ پا تا لیتا ہے تو یہ بہترین نمونہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مومن کا طریقہ، سلیقہ ہوتا اور رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور بندے کی ملاقات۔

نیک کی ایک ہی جگہ ہوتی ہے۔

لوگ تو کہتے ہیں کہ نیٹ پر کیا نہیں، ایک کلک پر اچھی چیزوں کی، لائنوں کی لائنیں اور ایک کلک پر گندی اور بری چیزوں کی، لائنوں کی لائنیں، لگ جاتی ہیں۔

ہاں! کیا کچھ نہیں ہے وہاں بہت کچھ ہے لیکن، ایک چیز وہاں موجود نہیں ہوتی بلکہ، وہ وہاں ہی ہے جہاں وہ ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے۔

نیٹ میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ذکر نیکی کے طور اور شیطان کا ذکر برائیوں کے طور پر، نظر تو آجائے گا لیکن، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی ملاقات تو وہیں ہے جہاں کی دعوت باسعادت ملی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نیکی تو دیکھو، کتنی بڑی ہے کہ نیک

Marfat.com

بھی وہ ہے اور اس کا ہر کام بھی بڑا نیک بے مثال بے عیب اور ایک ہی ہے۔

فرمایا، قد من اللہ علی المومنین، بے شک، میں نے جو نیکی کی ہے وہ یہ نیکی ہے کہ تم میں اپنا بندہ بھیجا ہے۔
جن میں اللہ کا بندہ رہا، تعلیم، تزکیہ اور حکمت و دانائی فرمائی وہ تو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہوئے جن کو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ملے وہ تابعین ہوئے۔

بس! جن کے پاس جو آیا اور جس سے کسی کی ملاقات ہوئی وہ وہی، ان کی نسبت ہوا۔

اگر کوئی کہے کہ وہ نیکیوں اور برائیوں کو بہت دیکھ سکتا ہے تو وہ دیکھ سکتا ہے لیکن، حقیقت اس کی کچھ اور ہے کہ نیکی دینے والا نیک اللہ تعالیٰ ہے یا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیکھتا ہے، نیکی تو وہ پاتا کماتا اور کرتا ہے۔

باتیں زیادہ نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ بھی ایک ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک نیک ہے، جس نے مومنین، اول آخر بندوں، کو علم الٰہی کی عطا میں تصنیف کیا ہے، جو، اس لیے، اللہ تعالیٰ کے بندے کو مانتا جانتا ہے اس نے اللہ پروردگار کے بندے سے نیکی کو جانا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ سبحانہ و تعالیٰ جب کسی کو اپنا بندہ دیتا ہے تو پہلے اسے مومن کہتا ہے۔

فرمایا: قد من اللہ علی المومنین، جو کہ یہ مومن کو دینے والی، ذات اللہ تعالیٰ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ملنا یہ اس کا انعام و اکرام ہے۔ اس انعام و اکرام میں دو چیزیں ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کا کسی کی مغفرت کرنا جب کہ دوسرا انعام و اکرام کہ کسی کے شکر کو قبولیت دینا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روئے اور آپ کی ڈاڑھی مبارک بھیگ گئی اور سجدے سے سر اٹھایا تو امی جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ روتے ہیں آپ کے صدقے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ فرمایا، افلا اکون عبدا الشکورا، پھر اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کروں۔

اللہ تعالیٰ کی نیکی:۔

جب کسی کو انعام مغفرت اور معافی ملتی ہے تو یہ بہت بڑا انعام و اکرام، الہی نیکی ایکی ہوتا ہے۔

یہ معافی اور مغفرت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جو کہ بہترین نمونہ کے طفیل ہے اور شکر کی قبولیت بھی آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی وجہ سے، جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی بدولت ہے ورنہ، اس الٰہی احسان اور نیکی کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون مالک ہوتا اور کسی سے یہ ملتی، مزید براں کسی کو اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنا یہ عظیم بندہ دیتا ملاتا تو کوئی اس عظیم انعام و اکرام کا مستحق ٹھہرتا۔

تصدیق کی توفیق:۔

جب کوئی مومن یہ کہتا ہے کہ یہ سب مہربانی اور نیکی اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے تو یہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کا ملنا ہوتا ہے، جس کی یہ بات، تصدیق تحقیق ہوتی ہے۔

دعائیں:۔

جنازے میں کوئی سجدہ نہیں ہوتا، جنازے میں دعائیں ہوتی ہیں، جو آج سب کی سب جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، صلحاء، ماں باپ قریب غریب کی، اکھٹی ہو جاتی ہیں اور یہ دعائیں مغفرت اور قبولیتِ شکر کی، ہوتی ہیں۔

دعائیں اکٹھی کرنا، لوگوں اور مخلوق کی ہونا لینا دینا، یہ کفر شرک نہیں ہوتا بلکہ جتنی زیادہ دعائیں ہمارے اور تمہارے لیے ہوتی نکلتی ہیں اتنا، اللہ تعالیٰ کا احسان اور مہربانی زیادہ ہاتھ آتی اور کمائی ہوتی ہے۔

Marfat.com

دعائیں کرنے اور مانگنے والے جب دعائیں کرتے ہیں تو ایک اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں کرتے ہیں اور کوئی بھی کسی غیر سے دعائیں نہیں کرتا۔

دینی سمجھ:۔

دین سمجھ کا نام ہے جو دین سمجھ میں پا جاتا ہے تو وہ پل صراط پار کرتا ہے۔وہ میزان پر نبی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت لیتا ہے اور وہ حوض کوثر پر نبی رسول علیہ السلام کے ہاتھ جام ِکوثر پیتا ہے اور اگر کوئی دین کی سمجھ حاصل نہیں کرتا بلکہ نیٹ ریٹ سے دین کی سمھ حاصل کرنا چاہتا ہے،جو دنیاوی معلومات اچھی اور بری باتیں تو ہوتی ہیں لیکن، یہ دین نہیں ہوتا،دین تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو کہ بہترین نمونہ کے طور ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کو دین کہا گیا ہے۔

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ نیٹ میں جتنی اچھی باتیں ہیں،وہ دین ہیں اور بری باتیں وہ دین نہیں، یہ تو ایسے ہی ہوا جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھی باتیں بھی بتائی ہیں اور بری باتیں بھی بتائی ہیں لیکن،مومنین کے لیے جو دین بتایا فرمایا ہے،وہ تو یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرو!

یہ دین ہے جو اس کو پا جاتا ہے اسے روزانہ ہر بار دین نہیں سمجھانا پڑتا اور اللہ تعالیٰ نہیں ملانا پڑتا۔

Marfat.com

عمل حلال دینی:۔

فاتبعونی کے اندر بہترین نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جانے پر، مومن کا عمل دین، جو کہ دینی عمل حلال قیامت تک، سنت ہو جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے۔

سنت عمل حلال ہے جو سنت پر عمل کرتا ہے اس نے دین پر عمل کیا اور جو حلال عمل، سنت پر عمل نہیں کرتا، بے شک وہ سابقہ انبیاء کی کتب کے حلال پر ہی کیوں نہ ہوتا ہو، وہ، بلاشک و شبہ حلال عمل، سنت کو نہیں جانا ہوتا کیونکہ، پہلا حلال اور حرام تو منسوخ ہو چکا۔

عمل نامقبول:۔

عارضی زندگی میں جب کوئی حلال عمل، سنت نہیں جانتا رکھتا تو یہ وہ ہے جو عمل مردود کا حامل کامل ہوتا کھوتا ہے اور یہ حلال عمل، سنت نہ ہونے کی وجہ سے گمراہی ہوتا ہے۔

نئی چیز، یعنی، کل بدعۃ کیا ہے؟

کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہتا ہے اگر موٹی سی بات ہو جائے جس میں ساری باتیں ہی، آ جائیں اور کسی کو اس نئی بات، بدعت میں کوئی شک و شبہ بھی نہ رہے تو یہی دینی مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ اور نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہیں اور یہ قیامت تک کی ہدایت بھی ہے۔

قیامت تک کوئی عمل حلال کرتا ہے تو یہ سنت پر عمل ہوتا ہے اور کوئی عمل حلال، سنت چھوڑتا ہے تو یہ دین میں نئی چیز ہوتی ہے۔

سنت چھوڑنا اور ہے جبکہ سنت کی مطابقت اثبات اور احیاء میں حرام عمل، سنت کے خلاف کو، ختم کرنا اور مٹانا اور، غور ہے۔

کوئی سنت کے اثبات اور سنت کو زندہ کرنے میں کوئی بھی عمل کرتا یا ترک کے بعد، سنت کی طرف رجوع کرتا ہے تو یہ عمل حلال، سنت میں شکر بھی اور دینی نیکی اور تعلیم حلال میں، معافی کافی بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی سنت کے رد یا سنت کی مخالفت میں کوشش کرتا ہے تو یہ خود بھی مردود اور اس کا عمل بھی مردود ہوتا ہے۔

کوئی ہے جو یہ نہ، کہے گا کہ عمل حلال درحقیقت، وہ، سنت رسول علیہ السلام ہی ہے اور پھر ایسا مومن امتی ہے جو عمل حلال، سنت کا اثبات احیاء اور اس کی مطابقت میں عمل اور رجوع کرتا ہے، یہ دیندار اور یہ دین ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی یہ حکم فرماتا اور اپنے نبی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے کی تقلید کا ہی اثبات کرتا ہے، جو کہ عمل حلال، سنت ہے اور اے ایمان والو!

Marfat.com

تم نبی علیہ السلام کی اتباع کرنا اور ان کی سنت، عمل حلال کے خلاف ہرگز نہ کرنا!

اب یہ موٹی سی بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت عمل حلال ہے۔جو نبی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زندہ کرتا ہے،جو نبی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا اثبات، ثابت کرتا ہے، مخالفت اور رد نہیں کرتا اور سنت کی مطابقت میں بولتا وغیرہ ہے یہ بولنا، دیکھنا، سننا، جان، مال خرچ اور قربان کرنا، وغیرہ سویرا، یہ عمل حلال، سنت کے لئے ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اور ذکر ہوتا ہے، نہ کہ یہ بدعت، نئی چیز، جو کہ حرام عمل کے احیاء اثبات ثبوت کے لئے، ہوتا ہے، یہ محض حلال عمل، سنت ہے جو دین کی حفاظت نشرواشاعت میں جہاد ہے جبکہ عمل حلال سنت میں، جان مال کی قربانی شہادت ہوتا ہے۔

سنت کے اثبات میں عارضی زندگی کا لمحہ جو کوئی سنت کی مطابقت اور اثبات میں گزارتا ہے کیونکہ، عمل حلال، سنت ہی ہے جو کہ مومنین کے لیے بہترین نمونہ کے طور الہی قبولیت میں الہی عبادت کی ادائیگی ہے جس نمونے کی اتباع کا حکم قرانی ایمانی ہے۔

Marfat.com

کوئی اس بات کو جان جاتا ہے تو اب اسے پوچھنے اور بتانے کی ضرورت نہیں رہتی کہ بدعت، عمل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول نہیں۔

ایک بدعت ہے جو کہ عمل حلال، سنت کا ترک کرنا ہے جو کہ یہ قیامت تک ضلالت و گمراہی ہے جو ایک تو عمل کا مردود ہونا ہے جب کہ دوسرا، وہ عمل حلال، سنت کی مخالفت، تردید اور اثبات کیا ہے، نہیں جانتا یا اگر نہیں مانتا تو یہ خود مردود ہوتا ہے۔

مسلمان کا نیا کام:۔

کوئی مسلمان عمل حلال، سنت کا انکار تو نہیں کرتا لیکن، اس کی آنکھ نیا دیکھتی ہے، اس کا کان نیا سنتا ہے، اس کی زبان نیا بولتی وغیرہ وغیرہ ہے تو یہ پتہ ہوتا ہے، جو کسی مسلمان میں نئی نیکی آئی ہوتی ہے جو بلاشک وشبہ مسلمانوں میں برائی گمراہی ہی ہوتی ہے، جس سے توبہ اور سنت، کی طرف رجوع، ضروری ہے کیونکہ، رسول علیہ الصلوۃ و السلام نے عمل حلال، سنت کے علاوہ کبھی دینی یا دنیاوی عمل، میں حرام عمل کو ہاتھ ساتھ نہیں لگایا۔

مومن کا، اس لئے، ہر عمل سنت کے اثبات، سنت کو زندہ کرنے اور سنت کی مطابقت میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

ایسا عمل حلال، سنت اور اتباع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حصول کا، مومن کی کوشش، ہوتا اور سدا رہتا ہے، جو عند اللہ کی قبولیت بھی اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ہوتا ہے۔

یہ ہی بدعت و گمراہی سے نکلنا اور یہ ہی قیامت تک ہدایت ہوتی ہے۔

مومن ہمیشہ نبی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ کرتا ہے۔جو یہ ایک بات جانتا ہے وہ جب عمل کرتا ہے تو عمل حلال سنت ہوتا ہے جو درحقیقت، دین کی سمجھ ہے۔

کوئی عمل حلال، سنت پر عمل کرتا ہے تو پھر حرام سے بچنے کے قابل ہوتا ہے، ورنہ وہ گمراہ ہوتا کرتا اور مرتا ہے۔

عبادت ٹوٹ اور عمل فاسد ہو جاتا ہے:۔

نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ عمل حرام کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور نہ کوئی عامل پھر مقبول ہوتا ہے، کیونکہ عبادت میں عمل حرام کا ارتکاب غیر اللہ کا اقرار ہوتا ہے۔عبادت، اس لیے، قیامت تک ایک ہی ہے جو کہ حرام سے بچنا ہے اور یہ عمل حرام ہی تو ایک ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پاک، یعنی عمل، سنت میں موجود نہیں۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت۔مرحومہ کو جو دیا ہے وہ حلال اور جس سے منع فرمایا ہے وہ حرام عمل عبادت میں، غیر سنت ہے۔

حرام سے دین کا اثبات اور ترک سنت:۔

جو دین کی سمجھ رکھتا ہے وہ کبھی حرام کے ارتکاب کو دین نہیں جانتا اور نہ عمل حرام سے، دین کو زندہ کرتا، تقویت پہنچاتا اور اسے تبلیغ و اشاعت کا زریعہ بناتا ہے۔دین کا اختیار کرنا اور دین کا ہونا، عمل حلال سنت سے ہوتا ہے، نہ کہ منع، غیر اللہ اور عمل حرام کے ارتکاب میں۔

ایک تو یہ حرام کا ارتکاب ہے بلکہ، دینی ضلالت و گمراہی ہوتی ہے جب کہ دوسری طرف عمل حلال، سنت کے ترک میں عمل مردود اور دوسرں کے لیے حرام عمل کو جائز کرنا، بتانا جگانا مرنا مارنا بھی اس میں ہوتا ہے۔

سنت پر عمل سے ہی محض کوئی حرام سے بچ اور کسی کو بچا سکتا ہے۔

کوئی دین پھیلاتا ہے تو اس سے پوچھنا چاہیے کہ یہ دین کیا ہے اور کوئی نیکی کرتا ہے تو اس سے پوچھنا چاہیے کہ یہ نیکی کیا ہے۔

یہ دونوں چیزیں، درحقیقت، ایک ہی ہیں جو کہ حلال عمل، سنت میں حرام سے بچنا، جو کہ تقویٰ، دین ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

کی اتباع میں عمل، سنت نیکی ہے۔کوئی، اس لئے، عمل حلال، سنت پر عمل نہیں کرتا لیکن، ویڈیو بناتا ہے غیر کو سجدہ کرتا ہے، دین کی حفاظت کے لیے کتا رکھتا ہے۔دیسی شراب کے بجائے ولایتی شراب استعمال کرتا ہے۔نئی سائنسی ایجادات سے سنت، حلال عمل کو گراتا، مٹاتا اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اسے استعمال کرتا ہے،جو چیز منع حرام اور سنت نہیں ہوتی، اس کو اختیار کرنا اور جو عمل حلال، سنت ہوتا ہے، اس سے، بہرحال بھاگنا، یہ دین ہوتا ہے اور نہ اس سے حرام کی اشاعت اس طرح سرعام کلام ہوتی ہے۔

نیکی ایک اور بدلتی نہیں:۔

نیکی قیامت تک ایک ہی مانی جانی گئی ہے جو عمل حلال سنت رسول علیہ الصلوۃ و السلام ہے۔

جو اسے ثابت اور اس کی مطابقت کرتا ہے، وہ بدعت و ضلالت اور گمراہی تباہی سے نکلتا اور مبلغ دین ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور کسی بے دینی میں پڑتا ہے اور نہ کسی، سے ڈرتا ہے۔

یہ دین ہوتا ہے۔سنت پر عمل سے کوئی دیندار اور سنت کو زندہ کرنے والا، مجاہد ہوتا ہے۔

Marfat.com

عمل ہمیشہ حلال ہونا چاہیے۔کوئی عمل حلال پاتا ہے تو یہ سنت،میں اللہ تعالیٰ کی عبادت محبت اور رفاقتِ محبوب کے لائق فائق ہوتا ہے۔

عمل حلال،میں کوئی جان مال بچانے کے لیے گھر میں کتا رکھتا یا کلمہ کفر وقتی کہتا ہے تو یہ جائز ہوتا ہے لیکن،دین کی حفاظت اور احیاء کے لیے،کتا رکھتا،حرام کھاتا کرتا اور جاندار کی ویڈیو،تصویر بناتا چلاتا ہے تو یہ جائز نہیں بلکہ یہ قیامت تک حرام ہی رہتا ہے۔

دین،درحقیقت،حرام کو حرام ماننا،کہنا اور اسے اپنی زندگی سے نکالنا جبکہ عمل حلال،سنت پر عمل کرنا ضروری بنیادی دینی ہوتا ہے،کیونکہ یہ دنیا کا جان و مال نہیں کہ جسے کتا رکھ،کلمہ کفر کہہ جاندار کی ولایتی جدید تصویر ویڈیو بنا اور حرام کلام کر کے بچایا جاتا ہو بلکہ، یہ دین و ایمان ہے جس پر جان و مال قربان کیا ہر حرام اور غیر اللہ کو بیت اللہ،اپنے گھروں اور زندگیوں سے نکال باہر کیا اور چھوڑ موڑ کر رکھ دیا جاتا ہے۔

سنت کو چھوڑنا اور حرام کو حلال کے طور اختیار کرنا تو عین،مین ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ مردہ،مردے کو زندہ اور اللہ تعالیٰ کا بندہ کرتا ہے۔

Marfat.com

یہ سمجھنا، مردے یعنی، حرام کی بابت حرام اختیار کرنا اور عمل حرام سے اقرار، دین نہیں ہوتا۔

کوئی مومنہ عورت اور مومن مرد اپنی ویڈیو تصویر توقیر بنا بنوا رہا، رہی ہو، پھر یہ دونوں بے پردہ اور دل افسردہ ہوتے ہوں بتایئے، پھر حیا والے کہاں جائیں۔

بنیادی بے دینی:۔

دین پر عمل اور اس کی نشر و اشاعت اور احیاء میں حلال عمل، سنت کو پس پشت ڈالنا جبکہ نبیوں، رسولوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور علماء ربانیین کی سنت، آواز کو بنیادی اور تعلیم نبویہ کا زریعہ حقیقی اور مسنون نہ جاننا ہے ورنہ، کوئی سنت سے آگے نہ بڑھتا اور حرام، جاندار کی ویڈیو بنانے دکھانے سے بچ جاتا۔

وقتی حلال:۔

حرام تو محض جان ومال بچانے کے لیے وقتی حلال ہوتا ہے، نہ کہ قیامت تک، ہمیشہ کے لیے!

انہوں نے تو کہہ اور عمل کر دکھایا ہے کہ دین پھیلانے کے لیے قیامت تک حرام، ویڈیو، جاندار کی تصویر عکس حلال اور جائز ہو چکا ہے لیکن! ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا کہ پہلے ادیان میں تو جاندار کی تصویر حلال تھی، اب تو قیامت تک حرام کلام ہو چکی کہ یہ فاتبعونی، یہ اتباع

Marfat.com

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دین اور شریعتِ مطہرہ علیھا الصلوۃ والسلام ہے۔

کوئی، موئی دینی حرام چھوڑتی، چھوڑتا ہے تو یہ عمل عند اللہ، دین اور سنت ہوتا ہے۔

کوئی عمل حلال، سنت کو اختیار کرتا اور پھر دین کے احیاء اثبات میں کوشش کرتا ہے تو عمل، بطور سنت یہ تو پہلے ہی قیامت تک عند اللہ مقبول ہوتا ہے جب کہ سنت پر عمل کرنے اور اسے دوسروں کو پہنچانے عام نام کرنے والے مجاہد کی کوشش کو بھی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

کل بدعۃٍ ضلالہ، جو کہ عمل حلال، سنت کے ترک میں تو یہ گمراہی ہے لیکن، کوئی سنت پر عمل اور حرام کی مخالفت سے دین کی حفاظت میں سو، ہزار، طرح کے طریقوں سے اپنی جان اور مال قربان کرتا ہے تو یہ کوئی بدعت گمراہی و ضلالت نہیں بلکہ یہی تو دین اور یہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کا عمل حلال سنت، طریقہ اور محبوب سلیقہ رہا اور ہوتا ہے۔

Marfat.com

بڑی کڑی بات:۔

کوئی دین پھیلانے یا عارضی زندگی گزارنے کے لیے حرام کو اختیار کرتا ہے اور جس کے بدلے وہ سنت کے خلاف کارروائیاں ڈالتا ہے، تو یہ نہ دینی عبادت اور نہ کل کی سعادت اور نہ دینی تعلیم خدمت قسمت ہوتی ہے۔

فاتبعونی دین کی سمجھ ہے جو عمل حلال، سنت میں ہے، جسے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور یحببکم اللہ، وعدہ برحق میں محبوبیت کے بڑے کام پر لگاتا اور بلاتا ہے۔

☆

سنت کی سربلندی

اللہ اکبر کبیرا کتنی دل قریب اور فطرت سلیم بات ہے لیکن یہ ضرور جانیے کہ دینی حکم میں ہر جاندار کی تصویر بنانا ہی حرام ہے اگر اس ایک حکم کو ہی بغیر چوں و چرا ں مان لیا جائے تو، نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، مالک اللہ تعالیٰ بھی خوش اور اس کی مخلوق کا حیا اور پردہ بھی ہر طرح سے محفوظ و قائم۔

علماء حضرات کو چاہیے کہ وہ یہ دینی فریضہ ادا کریں۔

جو دین کے احیاء میں حرام ذریعہ اور حرام کلام کو ضروری جانتے اور اسے عام کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ حرام سے کونسا دین ہے لیکن، اس سے کسی کی بے پردگی ہوتی اور کسی کی نظر اور دل ناپاک ہو جاتا ہے.

Marfat.com

پھر ایسی حرام بات اور اپنے عمل، کو دین بتانا، کہنا اور اپنی اور غیروں کی تصاویر کو خلاف شریعت نہ جاننا اور اپنے اس عمل حرام کو دین پھیلانے کی ضرورت ثابت کرنا جیسا کہ، یہ دین الٰہی قیامت تک کی چیزوں ایجادوں کا محتاج بن آیا ہو اور یہ آج اور کل کے ضرورت مندوں کی محتاجگی اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے قابل نہ ہوتا ہو۔

ایسا ہرگز نہیں بلکہ دین انسان کی حفاظت، جان و مال پہلے اور ہر ضرورت محتاجگی بعد میں، دنیاوی اور اخروی حکم حلال، سنت میں پوری کرتا ہے۔

ایجادات سے حکم سنت کی سربلندی کا حکم دیتا ہے نہ کہ ان سے سنت، اللہ تعالیٰ کا حکم گرانے کا ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ دین انسان کی حفاظت اور جان پہلے اور بعد میں اس کی ضرورت دنیاوی اور اخروی حلال میں پوری کرتا ہے

ایجادات سے حکم سنت کی سربلندی کا حکم ہے نہ کہ ان سے سنت، اللہ تعالیٰ کا حکم گرانے کا ہے۔

☆

بے حیائی بتائی اور منع کی جاتی ہے، دکھائی نہیں جاتی.

جیسا کہ عورت کو دکھانا مرد، اور مرد کو، دکھانا عورت کو، یہ دونوں ہی منع ہیں.

اس لیے علماء حضرات کو چاہیے کہ یہ دینی حکم، جاندار کی تصویر بنانے کو مانیں، جس میں دو حرام ہیں:

ایک اجنبی کی بے پردگی اور دوسرا، جاندار کی تصویر بنانا.

Marfat.com

ایک بھائی کے نام

بے حیائی کو پھیلانے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ دین حیا ہے اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ حیا شفا بانٹے جو کسی کا عمل نہیں ہے، وہ دین، جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے. دین پھیلانے کے لیے دین،، اللہ تعالیٰ کا حکم ہی دکھانا اور بتانا ہوتا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیا، بہترین نمونہ ہے.

بے حیائی، غیر عمل دکھایا نہیں جاتا بلکہ اس سے منع کیا جاتا ہے جبکہ نیک عمل محض تعلیم کے طور دکھایا جاسکتا ہے ورنہ، یہ دکھانا بھی ریا، دکھاوا، شرک خفی ہوتا ہے.

مومن کی، اس لیے، یہ کوشش ہونی چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے، اس دکھاوے تعلیمی سے بھی بچے اور مسلمان کو چاہیے کہ جاندار کی تصویروں والی پوسٹس سے پرہیز کرے، اسے دین کی تبلیغ جاننا، سمجھنا اور نیکی کرنا، یہ خود بڑی بے دینی ہوتی ہے، کیونکہ یہ مخلوق کے نیک اور برے عمل کی بے پردگی، دکھاوا ریا، وغیرہ کا عمل ہوتا ہے.

اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں ان باتوں سے فورا رجوع کرنا چاہیے اور کسی کے عمل، غیر پر پردہ ڈالنا چاہیے.

ایک وقت ایسا آئے گا کہ کوئی سر عام زنا کرنے والے کو اتنا کہہ دے گا کہ یہ کام ذرا ہٹ کر کر لو تو اس کا ثواب میں مقام ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح ہو گا.

Marfat.com

مشیت ایزدی کا ثبوت حکم قطعی یقینی سے ہے نہ کہ اٹکل پچو یا دنیاوی ایجادوں کہاوتوں سے

حکم، فاتبعونی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس طرح محبت کرتا ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اتباع میں دو چیزیں ہیں۔ جب تک کوئی اُن دو چیزوں کو نہیں جانتا، جو اتباع میں اللہ تعالیٰ، مومن کو دیتا ہے، وہ اتباع کیسے کرتا اور قابل ہوتا ہوگا۔
یہ دو چیزیں کسی کے عمل اور اپنے عمل سے نکلنا ہوتا ہے۔ کسی کے عمل کو دین نہ بنانا اور اپنے عمل کو دین نہ کہنا ہے۔

کوئی کسی کے عمل پر جاتا اور اسے دین بناتا ہے تو یہ وہ ہے جو فسق و فجور سرعام کرتا اور بے دینی کو دین کے طور پیش کرتا ہے جو کہ کسی کی زندگی کا اصل عمل کمل ہوتا ہے۔

زندگی اور عمل اچھا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اچھا کہتا ہے، فرمایا: لیبلوکم ایکم احسن عملا، کہ میں تم میں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون ہے جو اچھا عمل کرتا ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ خود ہی بتاتا ہے: فاتبعونی یحببکم اللہ، کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو وہ، نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع کا عمل ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع میں عمل اپنا اور دوسرے کا سنت، دین ہوتا ہے، ڈاڑھی رکھنا یا مونڈھنا، عمل کو دین نہیں بنایا جاتا۔

Marfat.com

کسی، یا اپنے ظاہری نیک عمل کو دین نہیں کہتے، کیونکہ دین وہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا ماننا ہے۔

دین عمل کا نام نہیں یہ جو حکم، کہنا ماننا ہے یہ دین ہے، حکم کی تعلیم لینا یہ دین ہے، تعلیم سے علم الٰہی کا حصول کرنا یہ دین ہے، علم الٰہی پر عمل، مشاہدہ وغیرہ یہ دین ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے، اس طرح قابل ہونا یہ دین اور اتباع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

جس میں اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ماں باپ اور مخلوق کی محبت، یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے جو وہ کسی سے کرتا ہے۔

عمل تو بچہ، بوڑھا اور ہر مخلوق کرتی ہے، کوئی اسے دین کیسے کہہ سکتا ہے۔

مخلوق تو محتاج ہے اور محتاجگی بغیر عمل کے کسی کی نہیں جاتی، یہ پیٹ بھرنا، پیاس بجھانا اور محتاج ایک دوسرے کا بننا اور ہونا ہی پڑتا ہے۔

عمل کسی کا، اگر دین ہوتا تو یہ فاتبعونی کے، حکم میں اللہ تعالیٰ دین نہ دیتا، محض یہی کہتا کہ، لکم دینکم لیکن، فرمایا کہ اے ایمان والو!

تم کہو کہ تمہارے عمل، اے کافرو! یعنی، تمہارا دین ہے، جبکہ ہمارا دین، ہمارے عمل، کہنا ماننا، حکم کی تعلیم وغیرہ حاصل کرنا، یہ دین ہے۔

دین میں اللہ تعالیٰ خود ہوتا ہے اور اپنا حکم دیتا ہے، جو اس حکم کو مانتا اور حکم میں ہر عمل بجالاتا ہے، تو یہ دین اور

جو علمِ اللہ پروردگار پر عمل کرتا ہے، تو یہ دین ہوتا ہے۔

Marfat.com

اگراس کے برعکس، کسی کا عمل دین ہوتا تو یہ دین تو ہر ایک کا اپنا ہی نکلتا، جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، الیوم اکملت لکم دینکم، کہ میں نے، آج اپنا حکم پورا فرما دیا ہے.

حکم میں اللہ تعالیٰ کا حکم، جو احکام اللہ ہوتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پتہ ہیں، جبکہ علمِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کا پتہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی زات صفات اور افعال کا، ہوتا ہے.

احکام اللہ اور ذات صفات اور افعال پر ایمان، یہ دین کا اصل ہے، جسے مانے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا.

احکام اللہ، نماز روزہ وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم قطعی، جبکہ خود ہی حکم ناسخ ساقط قطعی ہے.

حکم میں عذر مانع وقتی، جس میں حرام کو حلال اور خود ہی حکم قطعی میں تبدیلی حالت پر عذر رفع، امیر غنی کل سابق کو، صدقہ زکواۃ کا مستحق، جبکہ مسافر پر جمعہ قربانی، حکم ساقط ہوتا ہے.

حکم، علم الٰہی، یہ دین بعد میں ہے جبکہ معلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ کے نائبین، جو سنت کی تعلیم دینے والے، وہ پہلے دین ہوتے ہیں۔

احکام اللہ میں اقرار دین ہے، اور علمِ الٰہی میں تصدیق دین ہے.

احکام اللہ حکم کی سمجھ، سنت میں ظنی فرعی، جبکہ علمی قطعی حکم میں یہ اعتقادی ہوتے ہیں.

Marfat.com

قطعی یقینی حکم میں غیر سے مانگنا کفر شرک، جبکہ حکم کی سمجھ، سنت میں غیر سے مانگنا بھی اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا، یہ ظنی فرعی حکم ہوتا ہے، جس میں قطعی یقینی صریح نص حکم، اعتقادی قائم، نافذ العلم ہی رہتا ہے، جبکہ فرعی، ظنی حکم، سنت کی سمجھ میں قطعی اعتقادی یقینی، حکم کی ادائیگی کی سمجھ ہوتا ہے، جیسا کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت، حکم سنت میں توحید ہوتی ہے. یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت جو کہ قطعی یقینی اعتقادی حکم ہے، جس میں کوئی بھی دنیاوی یا غیر حکم سنت ہونے سے یہ غیر ہی رہے گا، جو سمجھ، سنت میں ادائیگی، اقرار تصدیق ایمان ہے اور نہ ہی علمی اعتقادی حکم پر ظاہری عمل ہوتا ہے.

اللہ تعالیٰ کی عطا، کوئی غیر سے، قطعی حکم میں اللہ تعالیٰ کی ہی ثابت کرتا ہے، تو اس کا ثبوت، غیر حکم سنت سے، وہ غیر حرام ہی رہے گا۔

حکم، جاندار کی تصویر بنانا، عکس کا غیر، اجنبی، اجنبیہ کو دکھانا پھیلانا، یہ حکم سنت کے ثبوت کے بغیر قیامت تک حرام ہی رہے گا۔

ثبوت میں حکم سنت قطعی یقینی ناسخ یا شرعی عذر ہیں، حکم ساقط ہو گا.

☆

غیر اسلامی اور غیر قرآنی خلط ملط

آج کل ایک اور فیشن عام ہو رہا ہے وہ ہے مردوں اور عورتوں کا نامحرم سے ہاتھ ملانا یا پیار دینے کے لیے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور تقریبات میں مرد عورتوں کا ایک

Marfat.com

جگہ جمع ہونا۔ کچھ لوگ اسے برا بھی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بھی ایک فتنہ ہے جس سے بچنا بہت ضروری ہے

کسی غیر محرم عورت کو چھونا، حرام اور ممنوع ہے۔ خواہ یہ پیار دینے کی نیت سے چھوا جائے یا کسی اور نیت سے چھوا جائے۔

شرعی ہدایات کی روشنی میں جن جن رشتہ داروں سے پردہ کرنا ضروری اور ان سے اختلاط منع ہے، ان کی تفصیل، علماء کی وضاحت کی روشنی میں، حسب ذیل ہے۔

☆ چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی کا اپنی چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد بہن سے اختلاط

☆ عورت کا اپنے دیور، جیٹھ، بہنوئی سے اختلاط

☆ عورت کے رضاعی بھائی کا اپنی رضاعی بہن کی بہنوں سے اختلاط

☆ مذکورہ تمام اختلاط ممنوع ہیں۔ اختلاط کا مطلب، ان سے بے پردہ ہو کر بلا تکلف گفتگو اور ہنسی مذاق کرنا اور خلوت میں بھی ان سے ملاقات کرنا ہے

☆ منگیتر کا اپنی منگیتر سے اختلاط بھی ممنوع ہے، البتہ نکاح سے قبل ولی کی موجودگی میں اسے ایک نظر دیکھ لینا مستحب ہے

☆ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیروں یا نوجوان لڑکوں کا عورتوں کی خدمت پر مامور ہونا

Marfat.com

☆ نکاح کے بعد دولہا دلہن کا اپنے رشتے داروں کے ساتھ لوگوں کے سامنے گروپ کی صورت میں بیٹھنا اور تصویریں اتروانا وغیرہ

☆ اسی طرح دولہا دلہن کے رشتہ داروں کا عورتوں کے سامنے گروپ بنا کر بیٹھنا وغیرہ

☆ عمر رسیدہ خواتین کا اجنبی مردوں کے ساتھ تنہائی میں خلوت اختیار کرنا

☆ عورت کا اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ تو ہمارے ہی قبیلے یا برادری کے افراد ہیں۔

☆ یا اس نقطہ نظر سے مردوں سے اختلاط، کہ اصل پردہ تو دل کا پردہ ہے، یعنی دل پاکیزہ ہوں، آنکھ میں حیا ہو، تو یہی پردہ ہے۔ جسمانی پردہ ضروری نہیں

☆ ان بچیوں کے ساتھ اختلاط میں تساہل جو قریب البلوغت ہوں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ تو ابھی بچیاں ہیں۔

☆ ٹیکسی، رکشے میں اکیلی عورت کا سفر کرنا، جب کہ ڈرائیور اجنبی ہو

☆ بغیر محرم کے عورت کا حج کے سفر پر جانا

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور اسی طرح جامعات کی دیگر سرگرمیوں میں ان کا باہم اختلاط

☆ کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر مدراس میں عورتوں کا مردوں کو پڑھانا یا مردوں کا عورتوں کو پڑھانا۔

Marfat.com

☆ حتی کہ پرائمری کلاسوں میں بھی عورتوں کا بچوں کو پڑھانا، بتدریج اختلاط کی راہ ہموار کرنا ہے

☆ لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے نام پر مغرب کی یونیورسٹیوں میں بھیجنا، ان کو مغربی افکار اور اس کی حیاباختہ تہذیب کا شکار بنانا ہے

☆ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں عملی تربیت کے نام پر لڑکے لڑکیوں کا اختلاط

☆ یونیورسٹیوں میں ایم اے اور پی ایچ ڈی وغیرہ کے مقالات کی تیاری میں بطور رہنما اور نگران کے مردوں کا عورتوں کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں میل ملاقات

☆ علمی اجتماعات، کانفرنسوں، مشاعروں اور دیگر اس قسم کی تقریبات میں مرد و عورت کا پہلو بہ پہلو بیٹھنا

☆ نرسوں اور خاتون ڈاکٹر کا اجنبی مردوں، حتی کہ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے دیگر مرد ملازمین کے ساتھ اختلاط

☆ ڈاکٹر کی نرس یا لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ خلوت

☆ ڈاکٹر کی غیر محرم مریضہ کے ساتھ خلوت

☆ بغیر حاجت یا ضرورت کے، یا لیڈی ڈاکٹر کی موجودگی میں، عورت کا مرد ڈاکٹر کے سامنے چہرہ وغیرہ ننگا کرنا۔

☆ استقبالیہ یا الوداعی وغیرہ مجلسوں میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط

☆ کھیل کود کے میدانوں اور مواقع پر عورتوں کا مردوں سے اختلاط

Marfat.com

☆ہوٹلوں یا کھانے پینے کی دیگر تقریبات میں عورتوں اور مردوں سے اختلاط

☆طبی تجربہ گاہوں سے عملی تربیت کے عنوان پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط۔

☆کھیل کود کے میدانوں اور مواقع پر عورتوں عورتوں کا مردوں سے اختلاط

☆ہوٹلوں یا کھانے پینے کی دیگر تقریبات میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط

☆دکان یا شوروم وغیرہ میں عورتوں کا مردوں سے اختلاط یا خلوت

☆مارکیٹوں میں عورتوں کا مردوں سے اختلاط

☆بغیر محرم کے عورت کا بس، ریل یا ہوائی جہاز میں سفر کرنا

☆عورتوں کا فوٹو گرافروں سے تصویریں کھنچوانا

☆اجتماعات، محافل اور جلسوں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط

☆عورتوں کا مردوں کی محفل میں نعتیں سنانا

☆مرد ٹیوٹر کا کسی بھی عمر کی بچیوں کو پڑھانا یا عورت ٹیوٹر کا لڑکوں کو پڑھانا

اختلاط کی مذکورہ تمام صورتوں اور اس قسم کی دوسری صورتیں جن کی شرعا اجازت نہیں، سب ممنوع اور حرام ہیں۔ مغربی تہذیب کی نقالی میں بے پردگی وبائے عام کی شکل اختیار کر گئی ہے، جس کی وجہ سے اب مرد و عورت کے اختلاط میں لوگ کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ اس لیے بے پردگی کے ساتھ ساتھ اختلاط کا فتنہ بھی بڑھتا جا رہا ہے۔

حالانکہ جب بے پردگی ہی جائز نہیں، تو پھر اختلاط کا جواز کیوں کر ممکن ہے؟ یہ تو بنائے فاسد علی الفاسد کی واضح صورت ہے۔

Marfat.com

بنابریں مسلمان عورتوں کو اختلاط کی مذکورہ صورتوں سے اپنے کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو پردے کی اہمیت و ضرورت سے بھی آگاہ کریں اور بے پردگی اور مردوں سے اختلاط کے مفاسد و خطرات سے بھی انہیں خبردار کریں، تاکہ وہ ان سے بچنے کا اہتمام کریں۔

ملحوظہ: عورت کا جن مردوں سے اختلاط ممنوع اور ان سے پردہ ضروری ہے، ان سے مراد اجنبی مرد ہیں اور اجنبی مرد کون ہیں؟ تو یاد رکھیے خاوند اور محرم کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب شریعت کی رو سے اجنبی ہیں اور محرم کون کون ہیں جن سے پردہ ضروری نہیں، حسب ذیل ہیں۔

نسبی محارم: باپ، داد، بیٹا، پوتا، پرپوتا، چچا، ماموں، بھانجا اور بھتیجا

سسرالی محارم: سسر، داماد، خاوند کا بیٹا

رضاعی محارم: رضاعت سے ثابت ہونے والے مذکورہ رشتے، کیونکہ حدیث میں ہے:

"رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں۔"
(صحیح مسلم، الرضا، باب یحرم من الرضاعۃ یا یحرم من الولادت، حدیث:1444)

Marfat.com

ان مذکورہ رشتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا، اس لیے یہ سب عورت کے محرم ہیں، ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں- ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں، سب غیر محرم ہیں، ان سے پردہ کرنا ضروری ہے-......

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے- آمین

☆

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

ما اتاکم الرسول فخذہ وما نھاکم فنتھو

جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آجاو

ایک مسلمان کے لئے تو بس اتنا ہی کافی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کام کا حکم فرمایا ہے، ضرور اس میں کوئی حکمت اور مصلحت ہو گی، اور فلاں چیز سے منع فرمایا ہے، ضرور اس میں کوئی قباحت ہو گی۔ اگر انسانی عقل تمام فوائد اور قباحتوں کا احاطہ کر لیا کرتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ”جو شخص کسی حکم کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتا جب تک کہ اس کا فلسفہ اس کی سمجھ میں نہ آجائے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔“ کسی کا یہ کہنا کہ تصویریں میرا کیا بگاڑ سکتی ہیں؟ بہت سخت بات ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے آگے سر جھکانا چاہیے۔

Marfat.com

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ بڑے بڑے علما کرام پڑھے لکھے تصویریں بناتے ہیں یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں رہا تو عرض ہے کہ

کسی بُرائی کے عام ہو جانے سے اس بُرائی کا بُرا پن ختم نہیں ہو جاتا،

تصویروں کا موجودہ سیلاب بلکہ طوفان، مغربی اور نصرانی تہذیب کا نتیجہ ہے۔

تمام مذاہب میں صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے تصویر سازی اور بت تراشی کو بدترین گناہ قرار دیا ہے، اور ایسے لوگوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ یہی بت تراشی اور تصویر سازی بت پرستی اور شخصیت پرستی کا زینہ ہے، اور اسلام مسلمانوں کو نہ صرف بت پرستی بلکہ اس کے اسباب وذرائع سے بھی باز رکھنا چاہتا ہے۔ بہر حال تصویر سازی اسلام کی نظر میں بدترین جرم اور گناہ ہے۔
اگر آج مسلمان بدقسمتی سے نصرانی تہذیب کے برپا کئے ہوئے طوفان میں پھنس چکے ہیں تو کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے کہ گناہ کو گناہ سمجھا جائے۔

بے جان چیزوں کی تصویر دراصل نقش ونگار ہے، اس کی اسلام نے اجازت دی ہے، اور جاندار چیزوں کی تصویر کو اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا ذریعہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ: "جاندار کی تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈالو۔"

اگر تصویر بنانے پر مجبور ہو تو حرام سمجھ کر بنائے اور اِستغفار کرتا رہے

تصویر کی حرمت پر بہت سی احادیث وارِد ہوئی ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

Marfat.com

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر حاضری میں چھوٹا سا بچھونا خرید لیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے، اندر تشریف نہیں لائے، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار محسوس کئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہوا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے تکیہ لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں، ان میں جان بھی ڈالو۔ اور ارشاد فرمایا کہ: جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ:

قیامت کے دن سب لوگوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ: اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو میری تخلیق کی طرح تصویریں بنانے لگے، یہ لوگ ایک ذرّہ تو بنا کے دِکھائیں، یا ایک دانہ اور ایک جو تو بنا کے دِکھائیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے سخت عذاب مصوّروں کو ہو گا۔ (حوالہ بالا)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہو گا، اس نے جتنی تصویریں بنائی تھیں، ہر ایک کے بدلے میں ایک رُوح پیدا کی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی۔

ان احادیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تصویر سازی اسلام کی نظر میں کتنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو اس سے کتنی نفرت ہے۔

بعض مفتی حضرات تصویر کو عکس کہتے ہیں اور عکس دیکھنا جائز ہے سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ عکس اور تصویر میں کیا فرق ہے۔ عکس اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک معکوس سامنے موجود ہو۔ اور جونہی معکوس (عکس والا) سامنے سے غائب ہو جائے عکس بھی غائب ہو جاتا ہے اور پھر وہ عکس

Marfat.com

کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ جب تک معکوس کو دوبارہ آئینہ کے روبرو نہ کیا جائے۔ اور تصویر دراصل اسی عکس کو محفوظ کر لینے سے بنتی ہے۔ کیونکہ مصور کسی بھی چیز کو دیکھتا ہے تو اس چیز کا عکس اس کی آنکھیں اس کے دماغ میں دکھاتی ہیں۔ پھر اس کے ہاتھ اس عکس کو کسی کاغذ، چمڑے، لکڑی یا پتھر وغیرہ پر محفوظ کر دیتے ہیں۔ تو اس کا نام تصویر ہو جاتا ہے۔ جس کی حرام ہونے پر احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اور تمام امت جن کی حرمت پر متفق ہے۔ اختلاف صرف واقع ہوا ہے تو جدید آلات سے بنائی جانے والی تصویروں پر۔ غور کیا جائے تو بات سمجھ آتی ہے کہ ان آلات یعنی کیمرہ وغیرہ سے بنائی جانے والی تصویری بھی تصویریں ہی ہیں۔ عکس نہیں ہیں۔ کیونکہ اس دور جدید میں جس طرح اور بہت سے کام مشینوں سے لیے جانے لگے ہیں اسی طرح تصویر کشی کا کام بھی جدید آلات کے سپرد ہو گیا ہے۔ ان کیمروں سے تصویر کھینچنے والا اپنے ہاتھ سے صرف اس مشین کا بٹن دباتا ہے۔ جس کے بعد وہ سارا کام جو پہلے پہلے ہاتھ سے ہوتا تھا اس سے کہیں بہتر انداز میں وہ مشین سرانجام دے دیتی ہے۔ اور ویڈیو کیمرے کے بارہ میں یہ غلط فہمی بھی پائی جاتی ہے کہ یہ متحرک تصویر بناتا ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ ویڈیو کیمرہ بھی متحرک تصویر نہیں بناتا۔ بلکہ ساکن تصویریں ہی بناتا ہے لیکن اس کی تصویر کشی کی رفتار بہت تیز ترین ہوتی ہے۔ ایک ویڈیو کیمرہ ایک سیکنڈ میں تقریبا 900 سے زیادہ تصویریں کھینچتا ہے اور پھر جب اس ویڈیو کو چلایا جاتا ہے تو اسی تیزی کے ساتھ اس کی سلائیڈ شو کرتا ہے۔ جسے اس فن سے ناآشنا لوگ متحرک

Marfat.com

تصویر سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ متحرک نہیں ہوتی۔ (جیسے ایک تنکے پر آگ لگا کر رات کو اسے ہلائیں تو آگ کا دائرہ محسوس ہوتا ہے حالانکہ آگ ہر لمحے اپنی جگہ بدل رہی ہے) جیسے چلتے پنکھے کے پر دائرہ نظر آتے ہیں ہیں حالانکہ وہ صرف تین پر اپنی جگہ پر ہیں۔

☆

تصویر، بے حجابی کا چپ ماتم

میری چادر اتارے تو دیکھ لوں
نظریں نادر گاڑے تو دیکھ لوں
میرا سراپا اتارے تو دیکھ لوں
میرا خیال لائے تو دیکھ لوں
چھپا دل میرا مچلتے ناگ سے
کیوں وجود تیرا لپٹے آگ سے
لکڑی جلے تو آگ دیکھ کیسی
نظر جھکے تو صفا دیکھ کیسی
بدنام کرے جو، نام کرے وہ
حرام کرے خدا، پہچان کرے وہ
بڑی باتیں بنائیں ایک سزاوار نے
جھکائی آنکھیں، دیکھا ایک گنہگار نے

Marfat.com

دل کو دل سے راہ ہوئی
مجھ کو تجھ سے صفا ہوئی
حکم خدا کا خوف خدا کا
حیا کا پتلا صنم بلا کا

تعلیم:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- میری شریعت میں دو چیزیں حرام کی گئی ہیں جو پہلی شریعتوں میں حرام نہیں تھیں. ایک تعظیمی سجدہ اور دوسرا، تصویر بنانا۔

فرمایا: جانداروں کی تصویر نہ بنانا اگر تصویر بنانا ہو تو درخت کی بنا لیا کرو.

دین در حقیقت سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جسے امت مرحومہ قیامت تک مخلوق تک پہنچانے کی ذمہ دار ہے۔

☆

پھر آپ کیوں؟

کیا آپ کے ابا حضور تصویر بناتے تھے.

نہیں.

آپکے ابا حضور کے بڑے،

نہیں.

انکے بڑے اہل بیت، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین،

Marfat.com

نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

نہیں.

اللہ تعالیٰ کا حکم،

نہیں.

پھر آپ کیوں؟

اس وقت کیمرہ نہیں ہوا کرتا تھا.

کیمرہ بھی تو تصویر ہی بناتا ہے.

☆

بنیاد:

دین کیا!

ایک خالق باقی سب مخلوق.

دنیا کیا!

ایک حکم حلال میں جو چاہو کرو

عبادت کیا!

ایک جو سنت میں ادا ہو.

بھلا کیا!

بھلا جس سے آخرت کا بھلا ہو.

Marfat.com

موت کیا!

ایک جس سے ابدی زندگی عطا ہو.

دوستی کیا!

ایک جو بھلے کا حصول ہو

قیاس کیوں!

جب حکم موجود نہ ہو۔

☆

چہرہ مہرہ شکل صورت اللہ تعالیٰ ہی بناتا اور اسے خود ہی کسی کے لئے حلال اور کسی کے لئے حرام کرتا ہے۔

کون ہے جو اس امر میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہوتا ہے۔ مخلوق پیدا کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ صورت چہرہ مہرہ بنا اور نہ یہ چہرہ مہرہ صورت کسی کے لئے حلال اور حرام کر سکتا ہے:

عورت مرد ماں باپ بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ پردے میں ہیں۔

نماز روزہ حج زکواۃ وغیرہ حلال، پردے میں ہیں جو فاتبعونی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ہوتا ہے جس میں حرام کو زرا عمل دخل نہیں۔

یہ نہیں کہ کہیں مرد وعورت، خواہش میں پسند آجائے اور پھر سبحان اللہ! کہتا پھرے اور اسے دین بناتا اور لوگوں کو دنیا بھر پہنچاتا رہے۔

Marfat.com

قسم خدا کی سچی بات ہے، اس نے یہ غیر چہرہ مہرہ صورت تصویر خالق کی بنائی حرام میں دیکھی ہے۔

یہ چہرہ جاندار کی تصویر و یر صورت، اللہ تعالیٰ خود ہی بناتا اور خود ہی دکھاتا ہے، اس کے علاوہ کون خدا ہے جو ویڈیو تصویر اس کی تخلیق کی، اس کے حلال کو حرام اور اس کے حرام کو حلال بنا دکھا کر کرتا ہو۔

کیسی ویڈیو تصویر کیسی صورت مورت کیسا مرد عورت اور حسین چہرہ مہرہ یہ غیر دیکھنے والا، کالا بنانے اور بنوانے والا، یہ اللہ تعالیٰ کے حلال و حرام، حرمت میں اور اس زات کے ساتھ جھوٹا شریک فریق ہوتا اور بنتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار!

☆

آواز ہے نہ کہ جاندار کی تصویر، ویڈیو

اے اللہ تعالیٰ! میری آواز، کون سنے گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت یہ عرض کیا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خانہ کعبہ کی تعمیر پر زیارت کی دعوت کا پیغام دینے کا حکم فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم علیہ السلام، تیری آواز کو میں پہنچادوں گا۔

مومن، اس لیے، اللہ تعالیٰ کا خوش نصیب لاوڈ سپیکر ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا منہ بولتا ثبوت اور آوازہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ مومن کی آواز کو اپنی آواز فرماتا ہے نہ کہ تصویر کو. آواز زندہ جبکہ تصویر بے روح اور گونگی ہوتی ہے جو کہ نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ہے اور نہ ہی مومن کی. مومن کی آواز اللہ تعالیٰ کا تعارف ہوتی ہے. جبکہ آواز سے ہی شیطانی اواز کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

تصویر گونگی اور اس کا فتنہ علی الاعلان جبکہ وجودی حسن کی طرف آنکھ حرام اور بے جان. تصویر کا بنانا قیامت تک حرام اور حسن کا چھپانا مومن کی پہچان، کہ وہ ہر دو طرف (مومن اور مومنہ) نظر کو جھکاتے ہیں۔ تصویر بنا اور دکھا کر اللہ تعالیٰ کی آواز، دین پہنچانا سنت کے خلاف جبکہ وجودی حسن نہ چھپانا بھی شیطانی لباس اور الٰہی اخلاق کے خلاف ہوتا ہے۔

☆

رنگ و بو کی مہک ہے

یہ قرآن و سنت کی چھک ہے
یہ تیری پناہ کا سامان ہے
یہ تیری جان کا امتحان ہے
یہ ایمان کا بول بالا ہے
یہ مومن کا قول بھالا ہے

Marfat.com

تعلیم:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں قیامت تک دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں انہیں مضبوطی سے تھامے رکھنا، پھر کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ دو چیزیں، ایک قرآن اور ایک میری سنت ہے۔

شریعت مطہرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام میں لقمہ حرام کھانے اور غیر کو سجدہ کرنے کی اس وقت اجازت ہے جبکہ جان بچتی ہو، اور جاندار کی تصویر بنانے اور بنوانے کی اس وقت جب کہ دنیاوی گورنمنٹ کا قانون ہو اور یا تصویر کے بغیر اللہ تعالیٰ کا نافذ کیا فرض واجب حج وغیرہ ادا نہ ہو سکتا ہو۔

اس کے علاوہ، مومن کی پہچان اس کی آواز، نام، باپ قبیلے وغیرہ ہیں۔

☆

دو چیزیں، سجدہ تعظیمی اور جاندار کی تصویر

فرصت ملی نہ جان کو
میں، مانی نہ آن کو
جان پر ادھار، بڑا ہے
بار گراں دل پر پڑا ہے
لے سنبھالا! کشتی جا رہی ہے
چپو چلا! بستی چلا رہی ہے

Marfat.com

حکم علم کی، سرکار رہی ہے
علم کی لٹکتی، تلوار رہی ہے
حکم کی للکار، بے شمار رہی ہے
جہالت کی پکار بے کار رہی ہے
تعلیم، نبی کی شان وہی ہے
معلم، رحمت کی چادر رہی ہے
آنکھ مست، محبوب کی وفا رہی ہے
دل خوش، محبوب کی رضا رہی ہے
اے محبوبِ دو جہاں! ہمارا سلام قبول ہو
اے محبوب، رب جہاں! اپنا غلام وصول ہو

تعلیم:- نکاح میں رات کی بات حلال جبکہ دن میں اس کا کلام کسی سے حرام ہوتا ہے۔

جب اس کا ذکر سنانا، سننا حرام ہو چکا تو عمل، وظیفہِ زوجیت کی ویڈیو، تصویر بنانا، دیکھنا، دکھانا تو اور بھی کھلی بے حیائی، زنا اور اللہ تعالی کے حکم سے کفر ہوتا ہے۔

فرمایا، لا تقربوا الزنا، زنا، حرام کے قریب نہ جاؤ!

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت مطہرہ محمدیہ میں دو چیزیں حرام ہیں؛ ایک تعظیمی سجدہ اور ایک جاندار کی تصویر. سجدہ تعظیمی عمل ہے جو غیر کو کرنا حرام جبکہ اللہ تعالیٰ سے کفر ہوتا ہے۔

جاندار کی تصویر اس لئے، حرام کہ اس میں غیر کو دیکھنا دکھانا، رات کا ذکر کرنا، کرانا، سننا سنانا حرام ہوتا ہے، چاہے یہ عمل کوئی جانور ہی کیوں نہ کرتا ہو۔

فتوی دینے والا، نیکی برائی کا حکم تو بتاتا ہے لیکن، قیامت تک اللہ تعالیٰ عملی انکار میں جو اللہ تعالیٰ سے کفر ہوتا ہے، وہ ہر کوئی نہیں جانتا جو کہ تقوی اور الٰہی کتاب کا مقصود، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم، تزکیہ میں دین اور اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود ہیں.

فرمایا: دنیا ایک دن تمہیں چھوڑ دے گی، تم اپنے ہاتھ سے حرام کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ کو نہ چھوڑ دینا کہ تمہارے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے.

تعظیمی سجدہ اور تصویر محض اس وقت ہے کہ، ایک جگہ جان بچتی ہو جبکہ دوسری جگہ جان و مال کی حفاظت ہوتی ہو.

جاندار کا عکس جما لیا جائے تو تصویر جب کہ لائنیں وغیرہ کھینچ کر کوئی کارٹون ٹائپ چیز، اپنے ذہنی تصور سے تعلیم، وغیرہ کے لیے بنائے تو تصویر کے حکم میں نہیں ہوتی اگرچہ اسے بھی بغیر ضرورت نہ بنایا جائے.

Marfat.com

اونچا تقویٰ تو بڑی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبول رسول بندوں کا ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہر ظلم سہہ لیا لیکن، سجدہ نہیں کیا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کبھی اپنی تصویریں نہیں بنائیں، جب کہ اس وقت کی تصویریں، آج کل کی زندہ سائنسی تصویروں کے مقابلے میں ایک طرح سے تصویریں ہی نہیں لگتی تھیں. دین سنت میں ہے، جو سنت کو دین نہیں مانتا وہ بے دین ہوتا ہے اور سنت چھوڑ کر بے دینی پر عمل کرتا اور اسے پھیلاتا ہے۔

در حقیقت، دین میں جو چیز حرام ہے، وہ وقتی، مرتی، پر کسی امر پر حلال، ایک دو لقمے بقدر ضرورت وغیرہ ہوتی ہے، یہ ہرگز نہیں کہ حرام ہی، ہمیشہ اور قیامت تک کے لیے حلال ہو جاتا ہے۔

متعلم، علم میں کامل نہیں ہوتا، جبکہ آجکل کی بات ہی محض جائز ناجائز، فتویٰ رہ گیا ہے اور وہ، اپنے استادوں کی تعلیم، حلال اور حرام، عمل کے برخلاف جاتا ہے لیکن، سنت کے خلاف عمل میں کم علمی ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ کہہ کر کوئی مطمئن ہو جاتا ہے کہ فلاں، نے حرام کا جبکہ فلاں نے تصویر کے جواز کا فتوی دیا ہے، حالانکہ حرام کو حرام، قیامت تک کہنے والا، اللہ تعالیٰ جبکہ بتانے والا، قیامت تک کا، یہ فتوی، مفتی اعظم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور قیامت تک انکے طریقے پر، غلاموں کا ہے جو تصویر کے بنانے کے جواز، کو شرعی حرام بتاتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم حرام کے جواز کے ارتکاب میں دو بنیادی حرام، وجہ ہیں: ایک یہ کہ تصویر کو نیکی جان کر بنایا، دکھایا، پھیلایا وغیرہ جاتا ہے کہ یہ دین پھیلایا جارہا ہے، جبکہ دین حلال عمل سنت ہے اور حرام کو ہر عمل سے نکالنا ہے، جسے پہنچانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور یہ قیامت تک دین ہے۔

تصویر حرام جبکہ چہرہ پری، بے جان، دکھانے، بنانے وغیرہ، والا حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔

پہلا تو حرام سے دین جاننا، ماننا ہے جبکہ دین اللہ تعالیٰ کے بندے زندے کی تعلیم اور اسکی آواز سے ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خود پہنچاتا ہے ورنہ ہر جگہ، تعلیمی درسگاہوں میں تصاویر ہی، یہ فریضہ سرانجام دیتیں۔ یہ درحقیقت بندہ زندہ کی آواز ہوتی ہے جو کام کرتی، تنخواہ اور اجرت وغیرہ لیتی ہے۔

آواز ایک طرف زندہ کی علامت جبکہ دوسری طرف، آواز مردہ ہونے پر ذی روح، بے روح، مردہ تصویر، ہو جاتا ہے۔ اور عمل اچھے یا برے کا مکلف نہیں رہتا۔

اچھے لوگوں نے آج تو تصویر کو قیامت تک، اپنے تئیں دین سے جان لیا ہے جو کہ ایسا ہے اور نہ ہی کسی کی تصویر نیکی یا برائی کی مکلف ہے، ثواب پاتی یا گنہگار ہوتی ہے، یہ درحقیقت، مومن زندہ خود ہوتا ہے جو اپنے عمل کا ذمہ

Marfat.com

دار ہے جس میں آواز ظاہری عمل جو کہ اقرار ہے جبکہ باطنی، حلال اور حرام عمل کی، تصدیق ہوتی ہے۔

آج کل تو سائنسی دجالی دور ہے، تصویر، کوئی جان مال بچانے کے لیے مجبوری میں، بناتا ہے تو اسے چاہئے کہ شرعی استعمال کے بعد اسے ضائع کر دے یا اپنے ضروری کاغذات یا چیک بک کی طرح سنبھال کر رکھے کہ اپر غیر کے ہاتھ نہ چڑھ جائے، ورنہ، بندہ منہ دکھانے اور کچھ کہنے کے قابل نہیں رہ جاتا. الاولون، السابقون اور انکے پیروکار جن کی نیکی، جو کہ تصویر، حرام سے بچنا، رہا ہے، جبکہ بعد میں آنے والوں کے لئے انکے ذوق، شوق، کاروبار، فلمی انڈسٹری، کنٹری تصویر کا حرام ہونا وغیرہ میں ایک رکاوٹ، مستقل برائی کا یہ ایک بد نما داغ ثابت ہوتا رہا، جیسا کہ ہر بیماری کا علاج ہوتا ہے، اسی طرح تصویر، حرام کے جواز کے لیے بھی حرام کوشش ہوئی جیسا کہ، سودی کاروبار، سودی نظام، بینکنگ، انشورنس اور اقساط وغیرہ پر سود کا لینا، دینا، پر جواز کے فتوے، کتبے اور کتابیں وغیرہ لکھی اور لکھائی گئیں لیکن، سود اور تصویر کا الٰہی حکم، حرام ہونے کا، قیامت تک، پھر بھی حرام، ہی رہا۔

دین کسی ذوق، شوق کاروبار وغیرہ کا نام، کام نہیں کہ دنیا کو بتایا جائے کہ برائی اب نیکی، حرام اب حلال ہو گیا ہے۔ بلکہ نیکی تو ظاہری کو بھی نیکی نہیں کہا گیا، نیکی تو در حقیقت، اللہ تعالیٰ پر ایمان، اقرار حلال حرام اور قلبی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، نہ کہ جواز کے حصول میں حکم کی تکذیب کرنا۔

Marfat.com

مومن کامل جانتا مانتا ہے کہ تصویر دین میں کوئی نیکی ہے اور نہ ہی اس سے کوئی نیکی ہوتی ہے، جبکہ برائی کا نام بدلنے یعنی، جائز کرنے سے بھی برائی نیکی نہیں بن جاتی کیونکہ نیکی اور برائی، حلال حرام کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی ذات پاک کا فعل اور دین ہے۔

☆

میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں

راہ چوموں دل بچھاوں
راہ ناپوں کہاں جاوں
کیا لٹاؤں محبوب پاؤں
آنکھ لٹی، دل سنبھالوں
جان فدا، میں مانوں
چاہ میرا میں جانوں
اللہ نبی میں مانوں
غریب میں سارا ہوں
اداس میں تمہارا ہوں
راہ میں پڑا ہوں
امید میں کھڑا ہوں
ساتھ تمہارے میں جاؤں

Marfat.com

ہاتھ تمہارے میں پاؤں

مروں میں، مر جاؤں

نام تمہارے، تر جاؤں

☆

جان اور مال بچانے کے لیے کلمہ کفر اور لقمہ حرام جائز جب کہ دین وایمان بچانے اور پہنچانے کے لیے حرام چھوڑنا، دین، تقویٰ، فتوی ہوتا ہے۔ جیسا کہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک سجدہ تعظیمی اور دوسرا جاندار کی تصویر بنانا ہے

تعلیم:- اللہ تعالی وجود کو اعضاء دیتا ہے ورنہ، اکیلے اعضاء کہیں پڑے اور سڑے ہوتے ہیں.

اللہ تعالی وجود کو جان، امان دیتا ہے تو یہ اعضاء سے کام لیتا ہے ورنہ، مردہ کہیں گڑھا یا لاش بنا، سرد خانے میں پڑا ہوتا ہے۔

زندہ پاک ہوتا، سوتا ہے تو اعضاء سے عمل نیک ہوتے اور حکم حلال حرام کا مکلف ہوتا ہے جبکہ وجود ایک ہی ہوتا ہے۔

وجود ناپاک ہوتا ہے تو زندہ لیکن، اعضاء بہت سارے ہونے پر بھی، ایک ناپاک وجود کی وجہ سے، یہ نیک اعمال کی قبولیت سے محروم ہوتے ہیں.

Marfat.com

وجود اور اعضاء کی ناپاکی اور پاکی ظاہری ہوتی ہے جبکہ حقیقی پاکی اور ناپاکی اللہ تعالیٰ کے حکم حلال و حرام پر ایمان، اقرار اور تصدیق، ہوتی ہے۔

فرمایا: لیس البران تولوا وجو ھکم قبل المشرق والمغرب، یہ ظاہری نیکی، وجود اور اعضاء کی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں اقرار اور تصدیق میں یہ نیکی، دین ہے۔

اعضاء کا عمل جو کہ وجود جبکہ وجود کا، روح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اعضاء، وجود کا عمل ظاہری جبکہ روح کا، اصل ہوتا ہے۔

جہان ایک وجود کی طرح ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم، جو دین ہے وہ حقیقت رحمت اور محبت دیتا ہے، جو کہ اصل نیکی ایک، اللہ تعالیٰ سے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین عملی نمونے میں ایسے ہی موجود ہے جیسے وجود جو جان سے اور جہاں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم و دائم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ، دین ہے جو کہ اعضائی اور وجودی عمل نہیں بلکہ الٰہی علم اور حکم وحی ہوتا ہے، کہ وہ کان بھلا جو اللہ تعالیٰ کی سنتا اور زبان مبارک کہ اپنا عمل، بولتی نہیں مگر، وہ الٰہی علم اور حکم، وحی ہوتا ہے۔

وجود پاک کو وحی جو کہ حکم حلال و حرام کا ہے جبکہ خود، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ مالک ملا ہے، جو حلال و حرام کرتا ہے۔

Marfat.com

جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک اپنی امت کو حلال وحرام کی تعلیم دیتے ہیں جو کہ حرام سے نکالنا اور حلال میں داخل کرنا ہوتا ہے جو کہ دین اور اللہ تعالی کی عبادت ہے۔ جس میں اللہ تعالی مخلوق کو داخل فرماتا ہے۔

کلمے میں پہلے حرام کی نفی اور پھر اللہ تعالی اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا اثبات، قابل قبول ہے ورنہ، زبان سے کہہ بھی دیا، لا الہ الا اللہ، تو کیا حاصل.

حلال وحرام قیامت تک وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی زندگی سے کر دکھایا ہے۔ اس میں کوئی تو کوئی، اللہ تعالی نے جسے امت کی تعلیم فرمانے کے لئے بہترین نمونہ بنایا ہے، انکی کاملیت واکملیت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو یوں بیان فرمایا ہے: یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ، یعنی، اے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اسے، کس وجہ سے اپنے پر، منع کرتے ہو جو امت پر حلال ہے۔ یہ ہے وہ بات کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قیامت تک الہی حلال وحرام کا عملی نمونہ ہیں.

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک آپ کے نائبین کی یہ وراثت ونیابت ہے کہ وہ تعلیم، تزکیہ اور نبوی حکمت ودانائی میں حرام کو، حرام جبکہ حلال کو، حلال کر دکھاتے ہیں.

حکم حلال میں دین، جو کہ دنیا کی سلامتی اور مخلوق کے امن وامان اور حفاظت کا داعی اور علمبردار ہے جبکہ اللہ تعالی کی عبادت، حقیقی پاکی کے حصول میں، حکم حرام سے ناپاکی حقیقی، غیر اللہ سے نکالتا ہے جو کہ عبادت الہی محض سنت

Marfat.com

میں، حرام کو ترک کرنے سے ہوتی ہے۔ جیسے دنیا کی کوئی ایجاد یا قیامت تک کوئی بے باک، اپنے قیاس، اجتہاد، خلوص، فلوس، سوچ، موچ، رائے و غیرہ سے بدل، اور الٰہی عبادت میں دخیل، داخل نہیں ہو اور کر سکتا۔

کوئی حدیث بتاتا ہے جو حکم حلال، حرام سے متصادم ہو تو وہ حدیث نہیں ہوتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کے نمونے میں عملی قرآن وہ خود حلال و حرام کا پتہ ہیں۔

کوئی حرام کو کسی بھی نام سے جائز، حلال کرتا ہے تو بینا نہیں نابینا ہے، فرزانہ نہیں بلکہ دیوانہ ہے، جیسا کہ تعظیمی سجدے کو تعظیم کہتا ہو، تصویر کو عکس یا عکس کو جائز کہتا ہو یا چہرہ مہرہ وغیرہ کسی اجنبیہ کا بتاتا یا سناتا ہو جو کہ حرام کھلا ہے۔

جس کا ثبوت الٰہی اور نا قابل تردید اور تکذیب ہے جو کہ عملی قرآن، نائبِ اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی، حرام امور، تصویر، عکس، بے حجابی، چہرہ دیکھنا، دکھانا، مہرہ، حسن بتانا، سننا سنانا اور غیر کا دھیان لانا، جمانا کی، کبھی دعوت دی اور نہ ہی اسے حلال جانا، حرام امور ہونے کے ناطے خود بھی دور رہے اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جمیع امت کی بھی اپنے عمل، سنت سے تعلیم فرمائی۔

حجاب دینی جبکہ بے حجابی کسی طرح سے بھی ہو، حرام امور سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کے گھر جھانکے، اس کی آنکھ توڑ دو کہ غیر کی بے حجابی نہ آنکھ کو روا اور نہ دھیان میں حلال کہ حرام ہے۔

Marfat.com

دنیا کی آنکھ، سائنس کی جھانک، کیمرہ وغیرہ یہ سب دنیا کے امور میں سے ہیں جو حکم حلال میں دنیاوی بھلائی، امن وامان، جان مال کی بہتری اور ترقی کے لئے، جائز ہوتے ہیں، جبکہ یہ عیاشی، بدقماشی، بدمعاشی، عکاسی اور کسی کے حجاب کو بے نقاب کرنے کے متلاشی ہونے کے لیے ہر گز نہیں ورنہ، پھر یہی دنیاوی بھلائی کے امور، آخرت خراب ہونے کی وجہ سے، حرام ہو جاتے ہیں.

حلال میں دنیاوی امور بجالانا جبکہ عبادت الٰہیہ میں حرام کا ترک ہوتا ہے۔

حرام امور میں کسی کی رائے قیاس اجتہاد وغیرہ، لقمہ حرام کھانے اور غیر قبلہ کی طرف منہ کرنے کی طرح ہوتا ہے:

لقمہ حرام تب جائز جب حلال نہ ملے جبکہ قیاس اجتہاد رائے وغیرہ اس وقت، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کا نمونہ نہ ملے، غیر قبلہ کی طرف عبادت اس وقت، جب کوئی سمت بتانے والا نہ ملے اور پھر جیسے ہی لقمہ حلال مل جائے تو حرام لقمہ ترک اور قبلہ مل جائے تو غیر، طرف ترک کرنا فرض ہوتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس وقت میری رائے ترک کردو جب تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تک رسائی ہو جائے.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے، الیوم اکملت لکم دینکم.....الی آخرھا، کہ دین، حلال وحرام میں مکمل ہے۔ قیامت تک اب کوئی حلال حرام اور حرام حلال نہیں ہو

Marfat.com

سکتا. یہی دین عین ہے۔ جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی نمونہ زندگی سے دی ہے۔

☆

دیکھو! یہ حسن سے پردہ ہے جسے غیر مرد اور عورت کے لئے ایک دوسرے سے چھپانا اور نظر نہ ڈالنا واجب ہوتا ہے:-

تصویر	دیکھی	تو	پسند
آنکھ	تھی	نہ	بند
دل	تک	پہنچی	جنگ
شیطان	ہوا	پھر	سنگ
مجھ	تک	پہنچے	آواز
میں	کروں	پھر	پرواز
کھلے	کان	یہ	سوچوں
تصویر	کہیں	یہ	ڈھینچوں
ایک	آواز	یار	سنائے
حکم	اپنا	رب	پہنچائے

Marfat.com

تعلیم؛ -عورت کا حسن اس کے شوہر اور ماں باپ کی امانت جبکہ شوہر کا حسن اس کے ماں باپ اور اس کی بیوی کی امانت ہوتا ہے۔ جس کی خیانت کرنا، دیکھنا یا اسے دکھانا حرام ہوتا ہے۔

مولانا صاحب کا حکم بتانا کہ پردہ کرنا واجب ہے۔ یہ حکمی دینی تبلیغ ہوتی ہے جبکہ خود پردہ کرنا اور پردہ کر کے حرام سے بچنا اور بچانا واجب اور کہیں نماز وغیرہ ادا کر کے حرام سے بچنا بچانا فرض ہوتا ہے، یہ دین کی تعلیم ہوتی ہے۔ جس سے کوئی محض حلال پر عمل سے حرام سے بچنے کے قابل ہوتا ہے ورنہ، حکم نماز روزہ تصویر کتا وغیرہ بتانا محض حکم ہوتا ہے جبکہ فرض واجب پر عمل کرنا اور حرام سے نہ بچنا دین ہرگز نہیں ہوتا کہ جس سے اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ اور مومنین کی امانتوں کی خیانت ہوتی ہو۔

مولانا صاحب وغیرہ کو یہ تو بڑا شوق ہوتا ہے کہ اس کی شہزادہ پری ویڈیو، چہرہ گلنار تصویر کو عام شئر کیا جائے کہ وہ دینی احکام پہنچا رہی ہے لیکن، یہ نہیں سوچتا کہ دین کے احکام پر عمل درآمد کیسے ہوتا ہے۔ یہ تو تب ہی ممکن ہے کہ کوئی حکم فرض واجب پر عمل کرتا ہو اور وہ اس سے حرام سے بچ سکنے کے قابل ہوتا ہے۔

کوئی دینی احکام تو پہنچاتا ہے لیکن، خود فرض واجب حرام سے نہیں بچتا تو کون دین دار ہو گا جو اس کی جوان صورت تصویر اور جناب مہتاب چہرہ اپنے گھر کی عورتوں اور جوان بچیوں اور کون غیر عورت، حسین و جمیل اور کتابی چہرہ کو

Marfat.com

اپنے جوان مردوں کو دکھائے گا اور نعوذ باللہ منھا، دینی حلال و حرام کے بجائے حرام کی دعوت اور ترغیب شر کرے گا۔

مولانا صاحب تو دین انٹر نیشنل بتاتا اور انٹر نیشنل مولانا صاحب ہوتا ہے لیکن، افسوس حسن کی بے پردگی، حرام پر مبنی یہ تصویر، غیر اسلامی دعوت، فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں خود ہی نازیبا برتاؤ اسلامی کی وجہ سے ایک گھر کی جوان عورتوں اور جوان مردوں کے لیے شجر ممنوعہ کو حلال کرنا! اور کدھر بین الاقوامی سطح پر یہ دعوت کا شر کی جانا۔

در حقیقت، تبلیغ دین فرائض حلال و حرام کی، تعلیم ہے جو کہ حلال پر عمل اور حرام سے خود اور مخلوق کو بچانا ہوتا ہے۔

اللہ تعالی دینی واجب، پردہ جو کہ اجنبی مرد اور عورت پر نافذ کرتا ہے، وہ جان اور روح پر نہیں کہ جان اور روح دیکھی نہیں جاتیں بلکہ، پردہ مرد اور عورت کے حسن کا ہے کہ ایک دوسرے سے آنکھ جھکائیں جبکہ عورت ساری کی ساری ہی حسن جوانی کے حکم میں ہوتی ہے۔

اجنبی مرد کا عورت سے پورا پردہ کرنا واجب اور عورت کا اپنے اوپر جلابیبھن، پوری چادر ڈالنا اور پورا پردہ کرنا، بھی واجب ہوتا ہے، جو کہ حرام سے بچنے اور بچانے کا اجنبی مرد اور عورت کو اسلامی شرعی طریقہ واجب کی تعلیم ہے۔

Marfat.com

پردہ ایک دوسرے سے حسن پر حجاب کا ہوتا ہے ورنہ، حسن سارے کا سارا بے جان کسی انسان کا ہوتا ہے۔

چہرہ بے جان چاند، جبکہ باقی سارا حسن، چاند کے اِرد گرد ستارے ہوتے ہیں۔

ہر ایک دو، مرد اور عورت کے لیے اجنبی جان اور روح والے کے لیے، اپنے حسن کو چھپانا واجب جبکہ جان دار کا بے جان تصویر کا بنانا، کھینچنا کھینچوانا مورت بت وغیرہ بنانا بیچنا، حرام ہوتا ہے۔

تصویر میں کل جان ڈالنے کا حکم ہو گا جبکہ بے جان حسن ظاہر کرنے پر جاندار انسان عورت مرد کو عذاب ہو گا۔

مولانا صاحب اگر یہ سمجھتا ہے کہ تصویر، جو کہ بے جان نابینی وغیرہ ہے اور وہ کون سی کسی اجنبیہ کے چہرہ کے حسن وغیرہ کو دیکھتی ہے لیکن، وہ تو اسلامی احکام پر احکام بیان کیے جارہی ہے:

ہاں! تصویر تو نابینی ہے لیکن، مولانا صاحب یہ حسن دیکھنے اور دکھانے والا تو نابینا نہیں ہوتا۔

نابینا صحابی کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ علیھن کو پردے کا حکم فرمایا، تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

وہ تونابینا صحابی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا کہ نہیں پردہ کرو، نابینا تو وہ ہے۔

اللہ اکبر! لیکن، آج کل کی تصویر تو بالکل زندہ کے حکم پر ہے۔ بس ایک کلک کی دیر ہوتی ہے، بے جان سے، جان روح والا، والی سے رابطہ ہو جاتا ہے۔

اتقوا اللہ، ڈرو اللہ تعالیٰ سے!

ایک جوان نے اپنی انمول زندگی حرام میں محض اس پر ضائع کر دی تھی کہ کسی جوان حسینہ اجنبیہ کی تصویر کے سراپے کو دیکھ لیا جو کہ اس مائی بوڑھی کی جوانی کے وقت کی تصویر تھی لیکن، یہ اس کی تلاش میں سرگرداں مارا پھرتا رہا، بالآخر وہ بوڑھی اماں نکلی اور اس عاشق پرندے کے ہاتھ، اس کی تصویر کا بے جان حسن، سراپا، لگا. دینی اسلامی تعلیمات پر مبنی حسن کا پردہ تقویٰ پرہیزگاری کا الٰہی مرقع ہے، جس میں عورت کی آواز کی مٹھاس اجنبی کے ساتھ کرخت، پازیب وزیب زینت وغیرہ پست، قرآن مجید پڑھنے کی آواز بھی پست کہ اجنبی کے کانوں سے نہ ٹکرائے اور الٰہی حسن کی سپردگی اور دکھاوا محض شوہر کو جس کے حوالے اللہ تعالیٰ کے حکم میں وہ ہوتی ہے جبکہ شوہر پر بھی یہ سارا کچھ بیوی ہی کی امانت ہوتا ہے۔

Marfat.com

شیخ صاحب کسی کے گھر جھانکنا حرام ہوتا ہے جبکہ کوئی کسی کے گھر اپنے سارے حسن پن کے ساتھ داخل ہو جائے تو یہ تو اس سے بھی بڑھ کر کام نام ہوتا ہے۔

بات کسی کے گناہ یا نیکی کی نہیں ہے، بات دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم اور تعلیم کی ہے کہ نیکی اور گناہ کی کوئی دعوت دینی اسلامی کیسے دیتا ہے۔ خود بھی، انسان اور مسلمان کو بھی، کیسے فرض واجب حرام سے بچتا اور بچاتا ہے جو کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دینی امانتیں جبکہ دوسری طرف میاں بیوی، اقربا، انسان، مسلمان مخلوق کی امانتوں کی ادائیگی ہوتی ہے جو کہ مومن کا کام ہے ورنہ، فرمایا کہ امانت میں خیانت کرتا ہو، تو یہ منافق کی علامت ہے۔

☆

اپنی تصویریں دکھانا دیکھنا بنانا بنوانا خود کو دیکھنا دکھانا دین نہیں ہے.

دین پھیلانے کا حکم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سنت کی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور علمِ الٰہی کا حصول ہے.

آج اگر ہم اسے چھوڑ کر تصویر بننے بنانے اپنے آپکو دیکھنے دکھانے میں پڑ گئے تو یہ دین نہ ہونے کی وجہ سے زندگی کا مقصود خود اپنے ہاتھوں ساتھوں سے نکالنا ہوگا.

اس لیے چاہیے کہ دین پر عمل کریں جو محض اللہ تعالیٰ کا حکم، سنت میں ادا کرنا ہے.

Marfat.com

☆

نص صریح، حدیث مرفوع سے حرام عمل، جاندار کی تصویر بنانا جو ثابت ہے، اسے نص صریح اور حدیث سے بتایا جائے کہ ڈیجٹل کیمرہ وغیرہ سے یہ جواز ہے. جب یہ قران وسنت سے، تصویر جائز ہو جائے گی تو جہنمی عمل رہ ہی نہیں جائے گا ورنہ، کوئی حدیث میں جہنمی عمل کہا گیا ہو اور کوئی اس سے توبہ نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کو حق بات کہنے میں کیا ڈر کہ اسے کہا جائے گا کہ اس میں جان ڈالو اور وہ جب جان نہ ڈال سکے تو عذاب دیا جائے گا.

محترم!

یہ آج کے لوگوں کے نزدیک، جاندار کی تصویر بنانا، فروعی مسئلے کے طور پیش کیا جاتا ہے، لیکن! تمام اماموں کے اختلاف فروعی رہے ہیں لیکن، تصوہر بنانے بنوانے میں بھی کیا ان ائمہ کرام نے اسے جائز کیا ہے یا یہ تصویر پہلے نہیں بنائی جاتی تھی کہ جسے آج حرام کیا جا رہا ہے۔.

حکم صریح کو ماننا اور اس پر عمل ہی ہم سب کو اپنی حیاؤں کی بے پردگی سے نکال سکتا ہے ورنہ، یہ آج کا ناروا جواز ہماری نوجوان نسل کو وہاں لے جا رہا ہے جہاں ان کا جانا دشمن ہی چاہتا ہو گا.

☆

میرا مقصد آپ کو اس بات پر قائل کرنا نہیں آپ جو چاہیں رائے رکھیں لیکن دوسروں کی رائے کا بھی احترام کریں...

Marfat.com

ویسے بھی نفرت گناہ سے تو ہو سکتی ہے لیکن گناہگار سے نہیں....

اور یہ آپ کے نزدیک حرام ہے تو دیگر اس کے جواز پر بھی ہیں اور انہوں نے اس امت کو بہت بڑی خدمت پیش کی ہے ان سب پر فتوی لگانے سے پہلے سوچنا لازم ہے۔

آپ کی خدمت میں مزید:

کسی کی جہاں بھر کی دینی خدمات بھی ہوں، حکم کی حرمت، سود خنزیر کھانا، جاندار کی تصویر وغیرہ بنانا، حلال نہیں ہو جاتی:

سود کھانے کا معمولی گناہ ماں سے برائی کی طرح ہے۔

سود وغیرہ کی حرمت میں سود، خنزیر وغیرہ کھانا، جاندار کی تصویر بنانا منع ہے، چاہے طریقہ کھانے پینے، تصویر جاندار کی بنانے کا کوئی بھی اختیار کیا جائے۔ جس میں حرمت مذکورہ بالا، احکام اللہ، حرام کی حرمت قائم ہی رہتی ہے، کوئی قدیم یا جدید طریقہ ہی کیوں نہ اپنایا بنایا لایا گیا ہو، ماں بہن بیٹی اور حکم کی حرمت قائم ہی رہتی ہے، کوئی طریقہ بدل دو یا کوئی نام دوسرا حرمت کے رشتے کا رکھ دو، کیونکہ حرمت کی اصل سود خنزیر ماں بہن بیٹی زندہ جاندار کی تصویر وغیرہ ہیں، نہ کہ کوئی دوسری چیز کے بدلنے سے یہ اصل، احکام اللہ کی حرمت بدل جائے گی۔

سود خنزیر جاندار کی تصویر کسی طرح سے بھی بنائے یا سود خنزیر کھائے گا تو حرمت، احکام اللہ وغیرہ کی قائم ہی رہے گی الا، وہ۔ لقمہ اکل و شرب و تصویر جو محض اتنی، جتنی کسی کی جان اور مال بچاتی ہو، اس سے زیادہ نہیں، جبکہ دین میں

Marfat.com

کسی کی جان اور مال بچانے کا حکم جو کہ قران و سنت کی تعلیم، حلال و حرام پر عمل سے بچانا ہو گا، نہ کہ اپنی رائے پائے کی خدمات وغیرہ سے۔

☆

سچ ہی سنا تھا کہ نیکی قیامت تک ایکی، نیکی ہی رہتی ہے لیکن، یہ بدلنے والی، نیکی تو، مخلوق کی ضرورت شرعی میں عمل ہوتا ہے، نہ کہ خواہشات کی پیروی میں کلمہ کفر اور حرام وکلام میں، حرام امور و قصور کا ارتکاب:.

عکس کو دین میں جائز، بتا کر خود ہی اسے ممنوع اور ناجائز بتانے پر آ گیا ہے:.

کیا جناب، کوئی اجنبیہ نہاتی وغیرہ کا عکس دیکھ سکتا ہے.

جی نہیں، ممنوع ہے.

کیا جناب، کوئی اجنبیہ نہاتے سلاتے اپنا عکس دکھا سکتی ہے.

جی نہیں، ممنوع ہے.

کیا کوئی کسی اجنبیہ یا اجنبی، جاندار کے عکس کو، بغیر شرعی عذر کے فلمانا یعنی، عکس بندی کر سکتا ہے.

جی نہیں، ممنوع ہے

.جان اور جان بچانے والا، مال جاتا ہو تو کلمہ کفر پڑھ سکتے ہو، اور ایمان بچانا ہو تو کلمہ حلال و حرام پر عمل کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جو کسی کے دل میں کھٹکے۔

عکس ہے یا تصویر، دونوں کا حکم حلال و حرام دین میں قیامت تک موجود ہے۔ اجنبی عورت اور مرد کے لئے اپنے سے غیر کو اپنا عکس دکھانا پھیلانا پسند کروانا آنکھوں میں سرمہ کاجل حسن کی جھلک مٹکانا چاند سر آواز کی مٹھاس سوہنا لباس جھنکار گال تال سوہنا کمال نکال اجلاس نظر کمر دکھانا کوئی ریل فلم سین بنانا وغیرہ، غیر کو غیر اور حرام ہی رہتا ہے، جبکہ عکس کی تصویر بنانا چلانا پھیلانا، حرام پر حرام حکم ہوتا ہے، ایک عکس غیر کو دکھانا جبکہ دوسرا، جاندار کے عکس کی تصویر بنانا۔

فلم سازوں کو ایک دن توبہ کرنے کی سوچ آئی اور اپنی فلموں کو نیک کرنے کی ٹھانی اور اپنے وقت کے ایک صاحب کو بلایا، جیسا کہ بینک والے، اسلامی اسکالرز سے مخصوص فتاوی وغیرہ لیتے اور بینک کو تجارت بناتے ہیں جبکہ تجارت کو دین نے پہلے ہی حلال کیا ہوا ہے، مزید پتہ نہیں یہ متولی بینک کیا چاہتا کھاتا وغیرہ ہے۔

فلم سازوں اور فلم بینوں کی، اپنی اور لوگوں کی نظر میں جو میل گناہ گاری آئی ہوئی تھی، جس سے وہ دن رات نکلنا چاہ رہے تھے، یہ اس کا عالیشان اہتمام تھا، جس کا پہلا سٹیج ڈرامہ، جنابِ محترم عظیم اسلامی اسکالر صاحب سے کروایا گیا، کیا شیشے میں عکس دیکھنا شرعی حکم میں نیکی، جائز ہے؟

جی ہاں!

Marfat.com

جائز جبکہ اپنوں کے لیے بنناسنورناواہ ٹاہ راہ ہوجاناتوعین فین نیکی اور دین ہے لیکن کیا جناب محترم! یہ غیر اجنبی اجنبیہ کے لئے کرنامرنا بھی ایسے ہی نیکی اور دین ہے۔

ڈرامہ فلم وغیرہ ختم اور سٹوری مکمل ہوگئی، دوسرا سین تو تب آئے جب کوئی گناہگار رہ جاتا ہو۔

دیکھو یہ شیشہ ہے!

جس طرح گھر کے شیشے میں عکس آتا ہے، اسی طرح ہمارے کیمروں وغیرہ کے شیشوں میں بھی عکس ہی آرہا ہے، بتایئے یہ عکس حرام ہے یا حلال؟ اور اسی ایک عکس کو ہی تو پوری دنیا میں دیکھتے دکھاتے کھنچتے بھیجتے وغیرہ ہیں کوئی حرام تو نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دین، نیکی ہوتا ہے، اس کے خلاف بے دینی، گناہگاری ہے جس پر توبہ ہے، جبکہ حکم پر عمل جس پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔

اپنا عکس دیکھتا ہے، تو سنت ہے جبکہ غیر اجنبی یا اجنبیہ کو دکھاتا ہے تو ناجائز، امانت میں خیانت ہے جبکہ عکس سے تصویر بناتا اور اسے دوام دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بے جان اور جیسے چاہتا ہے، اسے استعمال کرتا ہے۔

کوئی نہاتا نہاتی ہے تو یہ کوئی فلم نہیں بن رہی ہوتی اور نہ کوئی یہ دکھا کر دینی درس دیا جارہا ہوتا ہے۔

Marfat.com

فلم دوسروں کو دکھانے کے لئے بنائی فلمائی جا رہی ہوتی کھوتی ہے

جبکہ دینی درس عمل حلال، سنت دوسروں کو حیا کی چادر ڈھانپنے کا دیا اور ہوتا

ہے.

فاعتبروا یااولی الابصار، لعلکم تتقون!!

بات در حقیقت دین ہے جو بتاتا ہے کہ عکس دیکھنا سنت کیسے ہے کوئی

یہ جانتا ہے تو یہ دین ہوتا ہے. پھر اس کی آنکھیں جھک اور وجود چھپ جاتا ہے۔

اس کی آواز بدل اور چلنا بے آواز و ساز ہو جاتا ہے۔ اس کا پکڑنا حکم الٰہی اور

خواہش بے زور و شور ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنا حکم دیتا اور اسے یکسر بدل دیتا ہے.

☆

آج کے دور، وہ خوش نصیب ہے جو انصاف کی نظر رکھتا ہے.

انصاف کی نظر کامل جبکہ یہ رکھنے والا، مومن کامل ہے.

ویڈیو اپنی بنانے اور دوسروں کو دکھانے والا، غیر ویڈیو کو خود دیکھنا بھی نیکی، جائز

جانتا مانتا اور دوسروں سے بھی یہ منواتا ہے۔

جس میں کوئی بنی سجی دلہن، کسی اور کا بنا، رنگ نکالا، شوہر، ہوتا ہے،

جبکہ دلہن کی آنکھ ناک، سرمہ انگ انگ بغیر برقع جو اس کے شوہر کے لیے ہوتا

ہے لیکن، اسے ویڈیو بنانے والے سے لیکر ہر کوئی بیوی شوہر کا شناسا یا غیر شناسا

Marfat.com

اسے دیکھتا میچتا ہے اور جب کسی کو دیکھنا ہی ہوتا ہے تو پھر اسے کوئی خوب اچھی طرح ہی دیکھتا ہے۔

کیا کوئی اسلامی شوہر اپنی بیوی کو سجا، سرمہ لگا، آنکھ کان منہ کو کلی گلاب پھول بنا کر دوسروں کی ہوسِ نگاہ کے لئے مرکز بنا دکھا اور دوسروں کو بھی یہ بتا اور تعلیم دے سکتا ہے.

نہیں یہ ہرگز، نہیں ہوسکتا.

بات در حقیقت بڑی ہوتی ہے، کیونکہ یہ ایمان کامل اور مومن کامل کی بات نہیں ہے۔

بات دراصل، یہ ہے کہ ویڈیو بنانے اور اسے جائز کہنے والا، جو کسی غیر کو دیکھتا اور اپنا آپ دکھاتا ہے، یہ دین تو نہیں، یہ اس کا اپنا عمل کمل ہوتا ہے۔

وہ قران کی بات تعلیم حکم اور واقعہ کو کب مانتا ہے ورنہ، جاننے ماننے کی بات ہوتی تو اسے غیر کی بیوی اور کسی کے شوہر کا کب پتہ نہیں ہوتا.

ایک دفعہ کا واقعہ ہے، فقیر ایک عالمِ دین کے پاس گیا، وہ ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا جو قرانی واقعہ حضرت یوسف علیہ پر تھی، اللہ تعالیٰ جانتا ہے، فقیر کی جب اس پر پہلی نظر پڑی تو دوسری نظر شرم سے پانی پانی ہو گئی اور آنکھیں جھک گئیں.

Marfat.com

وہ ویڈیو کی زلیخا، انتہائی شعلے مارتی اور حسن پھینکتی کسی عورت کا حسین وفتین شیطانی کردار، مار تھا، جبکہ اس جیسی اور نہایت ہی حسین، قلوپطرہ عورتوں کو اس کی سہیلیوں کے طور دکھایا جارہا تھا.

فقیر نے عالمِ دین سے جو پوچھا وہ آپ بھی دیکھ اور پڑھ لیں اور دیکھیں کہ انصاف کی نظر کیا ہے اور کیا کہتی ہے:

جنابِ محترم!

قرآنی ایمانی واقعہ میں تو ایک اللہ تعالیٰ کا مومن، ایمان کامل بندہ جیل تو چلا جاتا ہے لیکن، آگے سے اپنے پر کوئی آنچ لانچ گزرنے اور آنے، نہیں دیتا.

زلیخا علیھا الصلوۃ، ایک اجنبیہ کو نہیں دیکھتا جبکہ کیا قرآنی واقعہ پر عمل کے بجائے اس کے برعکس، ان عورتوں کے حسن وسراپے کو دیکھنا کیا، یہ قرآن وسنت کے واقعات حقائق اور تعلیم پر عمل کرنا اور ماننا ہے، العیاذ باللہ منھا.

ویڈیو، عکس تصویر، کسی کے ہاں جائز ہونے پر وہ تین کام کم از کم کرتا مرتا ہے:

ایک وہ جو ہر طرح کی ویڈیو بناتا بنواتا دیکھتا دکھاتا ہے، کوئی اپنی بیوی بہن بیٹی وغیرہ یا کسی اور کی بہن بیٹی بیوی وغیرہ کی بات ساتھ دیکھنے دکھانے، آگے اپنے یاروں اور شاہراہوں پر لانے کا قضیہ مسئلہ نہیں بناتا ہے.

دوسرا، وہ جو کہ اپنی بہن بیٹی بیوی کو تو دکھانا نہیں چاہتا جبکہ دوسرے کی ہر چیز کو اپنی بناتا اور خواہش میں اسے چاہتا ہے.

تیسرا وہ جو کہ چیف آف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہوتا ہے.

Marfat.com

وہ ہر ایک کو آپس میں، اور اپنی ویڈیو بنانے کی اجازت دیتا ہے.

خود ہر ایک پر نظر رکھتا ہے لیکن، خود اپنی خواہش کی پیروی میں ہر کسی کی بہن بیٹی بیوی کو تو دیکھتا اور ویڈیو بنانے کی اجازت دے کر دوسروں کو تو یہ دکھاتا ہے مگر اپنی بیوی وغیرہ کو محض وہاں ہی لیجاتا اور دکھاتا ہے، جدھر یہ، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر چاہتا ہے، نہ کہ جدھر دوسرے بھی اس کی بیوی وغیرہ کو دیکھنا چاہتے ہیں.

☆

غفلت، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف قہقہہ مار کر ہنسنا اور نیٹ وغیرہ پر مرد عورت اور عورت کا مرد کی تصویروں کو دیکھنا، یہ دل کو مردہ کرتا ہے۔

بت کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی قربت لینا، عبادت میں غیر کو شامل کرنا عبادت اور دل کا مردہ پن جبکہ خانہ کعبہ اور عبادت کی جگہ پر بتوں اور تصویروں کا ہونا منع اور اللہ تعالیٰ کی وہاں عبادت نہیں ہوتی. جس گھر، بت ہوں وہاں اللہ تعالیٰ نہیں اور جہاں تصویر آویزاں ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رحمت کے فرشتوں کا دخول نہیں ہوتا۔

دل مردہ کی پھر جیسی حالت ہو جیسے ہی کوئی نیکی، نماز جماعت روزہ وغیرہ سے محروم ہونے لگتا ہے جبکہ اس کی اس حرکت، بے دینی کی وجہ سے اس کی آل اولاد کا گناہ بھی اس پر پڑتا اور ایک برا اثر ان پر بھی ہو رہا ہوتا ہے۔

Marfat.com

نیکی سے محرومی اس لئے کہ بت سے قربتِ الاہی کا طالب ہوتا ہے

جبکہ صورت مورت کو حرام نہ جان کر اللہ تعالیٰ ڈھونڈتا ہے کیونکہ تصویر کو دیکھ کر دھیان تو سارا غیر سے اور اللہ تعالیٰ، نعوذ باللہ منھا، کہیں پیچھے گیا ہوتا ہے۔

اسی لئے بت پرستی اور تعظیمی سجدہ، تصویر اور غیر نظر کو حرام کیا گیا ہے.

پھر جب تھوڑی بہت عبادت، مردہ دلی کے ساتھ کرتا ہی ہے تو حرام کے ترک کی معافی کے بغیر ہوتی ہے، نہیں جانتا یا نہیں مانتا کہ عبادت کی ادائیگی کے لئے اصل پاکی تو حرام کو چھوڑنا ہوتا ہے۔

☆

نوجوانوں تک میرا یہ پیغام پہنچادیں ممکن ہے کہ کسی کے دل میں اتر جائے میری بات

لڑکا: کیا آپ مجھے اپنا فون نمبر دے سکتی ہیں؟

لڑکی: جی ہاں بالکل! نمبر 17:32 ہے

لڑکا: آپ کا 17:32 سے کیا مطلب ہے؟

لڑکی:- سورہ 17 آیت 32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے.

سب نوجوانوں تک میرا یہ پیغام پہنچادیں ممکن ہے کہ کسی کے دل میں اتر جائے

Marfat.com

بے دینی کا جواب دینی نصیحت ہے

تعلیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کا بہترین طریقہ، حل اور دینی تعلیم ہے. تحمل سے جو آپ کے پاس تصویر کی حرمت کی پوسٹ ہو، وہ آپ بھی اس کے بلمقابل دینی حق اور بھلائی کے طور ضرور دے دیا کریں کیونکہ یہ ولایتی چیزوں سے حرام چیزیں یعنی، شراب سود تصویر وغیرہ کو بنانا اور کرنا حلال نہیں ہو جاتا۔ ان ولایتی جدید نئی آمد پود وغیرہ نے سنت کی مخالفت میں حرام کو رحمت بنا کر اپنانے کی دعوت کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

نصیحت کا کام مومن کو فائدہ دیتا ہے.

حق و سچ، عام کو تو کیا یہ تو شیطان کو بھی پتہ ہوتا ہے لیکن، حیا نہ ہونے کی وجہ سے جو دینی بھوک، اخلاص وغیرہ ہے، اسے دل نہیں چاہتا۔

☆

مت ماری گئی ہے

جو ایسی مینٹل اور بے دینی کی باتیں کرتے ہو، کہیں پاگل خانے جانے اور کہیں عالم سو کہلانے کی ہوتی ہیں۔

کیا پہلے لوگ دیسی شراب بناتے تو حرام اور آج ولایتی شراب بنانے لگے تو کیا یہ حلال ہو گئی ہے؟

Marfat.com

پہلے لوگ ہاتھوں سے کتابت لکھائی وغیرہ کرتے تھے، کیا اب جدید کمپیوٹر موبائل وغیرہ پر لکھا جانے لگا ہے تو کیا آج یہ لکھائی کتابت وغیرہ نہیں مانی جائے گی؟

پہلے لوگ دیسی طریقے سے جاندار وغیرہ کی تصویر بناتے بنواتے تھے لیکن، آج یہی سارا کچھ جدید ٹیکنالوجی سے تصویر وغیرہ بنانے کا کام کیا جاتا ہے تو کیا آج یہ تصویر وغیرہ جاندار کی نہیں ہوگی اور کا بنانا حلال ہو جائے گا کہ یہ آج دیسی ہاتھ سے، آج یہ انسانی ولایتی ہاتھ میں آگیا ہے۔

بات تو سچی قیامت تک وہی رہتی ہے جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہر دور کی شراب، دیسی یا ولایتی، جاندار کی تصویر وغیرہ حرام ہی رہتی ہے، جبکہ اسی طرح ہر دور کی لکھائی چھپائی کتابت حلال منظور اور مقبول تر ہی ہوتی اور رہتی ہے۔

بات دراصل ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے اور حیات طیبہ میں کیا عملی نمونہ دکھاتے ہیں اور جبکہ کوئی مومن ہو کر کیا کرتا ہے اور کس طرح اپنی تاویلوں دلیلوں سے دیسی کو ولایتی اور پھر ولایتی کو شراب تصویر حرام ہی نہیں مانتا، سنت کو بلند اور زندہ کرنے کے بجائے اسے گراتا اور خود نمائی میں کیا کچھ نہیں کرتا۔

اچھی یا بری تصویر بنانا یا عکس اجنبیہ یا اجنبی کا دیکھنا دکھانا، ناپائدار عکس یا مصنوع پائیدار، یہ سب مطلقاً قیامت تک حرام ہے۔

Marfat.com

عن أسامةَ بن زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ فِي الكَعْبَة، فَرَأَى صُوَرًا، قَالَ: فَدَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، نأتيته به فَجَعَلَ يَمْحُوهَا، وَيَقُولُ: قَاتَلَ اللهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لا يَخْلُقُونَ

ترجمہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے کچھ تصویریں دیکھیں۔ آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا، میں ڈول آپ کے پاس لایا آپ انہیں مٹانے لگے اور فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو تباہ کرے جو ایسی تصویریں بناتے ہیں جنہیں پیدا نہیں کر سکتے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَأَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ فَدَخَلَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَا فِيهَا مِنْهَا شَيْءٌ

ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ: کعبہ میں کچھ تصویریں تھیں، آپ نے عمر بن خطاب کو حکم دیا کہ ان تصاویر کو مٹا دیں۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کپڑا گیلا کر کے تصاویر کو مٹا دیا۔

جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں کوئی تصویر باقی نہیں تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَتَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ: وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ رضى الله عنه فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ: مَا لَكِ؟ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ رضى الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ: وَمَا أَنَا

Marfat.com

وَالدُّنيَا؟ وَمَا أَنَا وَالرَّقْمَ؟ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا يَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: قُلْ لَهَا: فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ.

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا دیکھا۔ آپ اندر داخل نہیں ہوئے، کم ہی تھا کہ آپ آئیں اور سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نہ آئیں۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پریشان دیکھا، کہنے لگے: تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگیں: نبی ﷺ میری طرف آئے تھے لیکن اندر داخل نہیں ہوئے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! فاطمہ پر یہ بات گراں گزری ہے کہ آپ اس کے پاس آئے لیکن اندر داخل نہیں ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کیا غرض؟ مجھے نقش ونگار سے کیا مطلب؟ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمہ کی طرف گئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھیے وہ اس (پردے) کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ سے کہو: وہ اسے بنی فلاں کی طرف بھیج دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَدْخُلَ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ

Marfat.com

تَمَاثِيلُ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ يُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ يُقْطَعْ وَفِي رِوَايَةٍ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِي الْحَائِطِ فِيهِ تَمَاثِيل فَاقْطَعُوا رُؤُوسَهَا فَاجْعَلُوهَا بِسَاطاً أَوْ وِسَائِد فَأَوْطِئُوه فَإِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيل فَيُجْعَلَ مِنْهُ وِسَادَتَانِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَإِذَا الْكَلْبُ جَرْوٌ كَانَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضى الله عنهما تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمَا قَالَ وَمَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَوْ رَأَيْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے: میں آج رات آپ کے پاس آیا تھا، مجھے کسی چیز نے اس گھر میں داخل ہونے سے نہیں روکا جس میں آپ تھے سوائے ایک آدمی کی تصویر کے۔ گھر میں پردے کی چادریں تھیں ان میں تصاویر تھیں، آپ تصویروں کے سر ختم کرنے کا حکم دیجئے تاکہ وہ کسی درخت کی طرح ہو جائیں، اور پردوں کو کاٹنے کا حکم دیجئے، (اور ایک روایت میں ہے: اس گھر میں ایک پردہ ایسا تھا جس میں تصاویر تھیں، ان کے سر کاٹ دیجئے اور انہیں نیچے بچھانے والی چادر یا تکئے بنالیجئے اور انہیں روندیئے۔ کیوں کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں) اس سے دو تکئے بنا لئے جائیں جنہیں روندا جائے اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا، وہ کتے کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا جو حسن اور حسین کا تھا اور ان کی چارپائی کے نیچے تھا آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں اتنی نصیحتیں کرنے لگے کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ وارث بنادے گا۔

☆

Marfat.com

حسن، مرد و عورت، اللہ تعالیٰ سے امانت اور دینی حیا ہے:۔

سیب سے کہیں زیادہ حسین اور ٹماٹر سے کہیں زیادہ یہ سرخ اور سرخیاں خواتین و حضرات!

اللہ تعالیٰ ان کے حسن و جمال میں اور چار چاند لگائے!

عورت گھر سے نکلے، کسی غیر کو سرمہ لگا کر، وغیرہ دکھائے، خوشبو کوئی اس کی سونگھے تو یہ زانیہ کے کام دام ہیں.

کوئی مرد باہر نکلے، اجنبیہ عورت کو اپنا حسن دکھاتا کھلاتا اور آنکھ مارتا پھرتا وغیرہ ہے تو یہ وہ بے حیائی جو دونوں مرد و خواتین نے چنی اور بھلی بنائی ہوتی ہے، جو زنا سے کہیں بدتر ہوتی ہے، زنا میں تو کوئی ایک ہوتا، ہوتی ہے جبکہ بے حیائی میں ایک دنیا، کئی اور ہوتے، ہوتیاں ہیں، العیاذ باللہ منھا.

عکس یا تصویر دکھا، بنا کر مرد و خواتین کا کسی کا کسی اجنبی یا اجنبیہ کے سامنے آنا، اپنا خود بھرپور حسن چہرہ، وجود کے ہر انگ، منگ، اتار و چڑھاؤ بڑھاؤ کی حسین رعنائیوں، سے لوگوں کو اپنی طرف انکی توجہ دلا کر کوئی آنکھ مارنا یا، آیتیں پڑھ پڑھ کر سنانا ہو، تو یہ، ہر دو حال میں اپنی طرف کسی اجنبی یا اجنبیہ کا دھیان کروانا، بے حیائی اور دینی بے پردہ نمائی، ہی ہوتی ہے،، جو زنا سے بدتر عالمِ دین اور عالمۂ دین کے مقام سے کہیں کمتر ہوتی ہے۔

دین، ابدی نیکی ہے، یہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آواز سے مخلوق میں پہنچاتا ہے نہ کہ مرد و عورت کے حسن صورت اور عکس وجود کو دکھا کر.

Marfat.com

مرد و خواتین، اس لیے، جو اپنے حسن و جمال وجود و صورت کو دکھا کر مخلوق کی توجہ اللہ تعالیٰ سے لگاتے ہیں تو یہ اسلام ہے جو حیا سے پھیلتا ہے نہ کہ اس کے برعکس۔

دین، در حقیقت، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ کے عملی نمونے کو اپنانے اور پھیلانے کا نام کام دام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری زندگی کوئی ایسی اکیڈمی نہیں کھولی جس میں لڑکے اور لڑکیوں کو اکھٹا بٹھا کر ٹیوشن پڑھائی، یا عورتوں کو سامنے بٹھا کر بیعت فرمائی ہو۔

اچھی بات تو ہر جگہ دین ہی ہوتا ہے، یہ غیر کا غیر کو اپنا آپ دکھا سجا کر، بے حیائی بن بہائی، کو عام عوام کرنا یہ تو نکاح صلاح نہیں ہوتا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار، یا اہل عقل سمجھ اور شعور!!

☆

محترم!

یہ آج کے لوگوں کے نزدیک فروعی مسئلے کے طور پیش کیا جاتا ہے، باقی تمام اماموں کے اختلاف فروعی رہے ہیں لیکن، تصویر بنانے بنوانے میں بھی کیا ان ائمہ کرام نے اسے جائز کیا ہے یا یہ تصویر پہلے نہیں بنائی جاتی تھی، یہ آج ہی بنی ہے۔

Marfat.com

حکم صریح کو ماننا اور اس پر عمل ہی ہم سب کو اپنی حیاؤں کی بے پردگی سے نکال سکتا ہے ورنہ، یہ آج کا ناروا جواز ہماری نوجوان نسل کو وہاں لے جا رہا ہے جہاں ان کا جاناد شمن ہی چاہتا ہو گا۔

☆

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

عَنْ اَبِیْ طَلحۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدخُلُ المَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیہِ کَلبٌ وَ لَا تَصَاوِیْرُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

مصنف عبد الرزاق جلد10 صفحہ398 صحیح بخاری جلد2 صفحہ880 صحیح مسلم جلد2 صفحہ100 جامع ترمذی جلد2 صفحہ108

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ سَاعَۃٍ یَاْتِیْہِ فِیْھَا فَجَاءَتْ تِلْکَ السَّاعَۃُ وَلَمْ یَاْتِہٖ وَفِیْ یَدِہٖ عَصًا فَاَلْقَاھَامِنْ یَّدِہٖ وَ قَالَ مَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلَا رُسُلُہٗ ثُمَّ اِلْتَفَتَ فَاِذَا جَرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَتٰی دَخَلَ ھٰذَا الْکَلْبُ ھٰھُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ مَا دَرَیْتُ فَاَ مَرَبِہٖ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاعَدَ تَّنِیْ فَجَلَسْتُ لَکَ فَلَمْ تَاتِ فَقَالَ مَنَعَنِیَ الْکَلْبُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتِکَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صُوْرَۃٌ (صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 199)

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک معین وقت میں ملاقات کا وعدہ کیا، وہ وقت آن پہنچا لیکن جبریل علیہ السلام نہیں آئے۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھینک کر فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے، پھر آپ نے دیکھا تو تخت کے نیچے ایک کتے کا بچہ تھا۔ آپ نے پوچھا اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا؟ حضرت عائشہ نے کہا بخدا! مجھے کوئی پتا نہیں۔ آپ نے اس کتے کو نکالنے کا حکم دیا سو اس کو نکال دیا گیا۔ پھر حضرت جبریل آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا اور تم نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے گھر میں جو کتا تھا اس نے مجھ کو داخل ہونے سے روک دیا، ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں مورتیاں اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (صحیح مسلم جلد 2 ص 202)

☆

Marfat.com

تصویروں کا ذکر

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ ذَکَرَتْ لِرَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَنِیْسَۃً رَّاَتْھَا بِاَرْضِ الْحَبْشَۃِ یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃٌ فَذَکَرَتْ لَہٗ مَا رَاَتْ فِیْھَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اُولٰئِکَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰئِکَ شَرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں (ام سلمہ) نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، جسے ماریہ کہا جاتا تھا اور انہوں نے جو اس (گرجا گھر) میں تصویریں دیکھی تھیں اس کا بھی ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بناتے، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

☆

تکلیف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ یَرَہٗ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقُدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَ لَنْ یَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْہُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً عُذِّبَ وَ کُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ (مشکوۃ المصابیح صفحہ 386

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تھا تو (قیامت کے دن) اس شخص کو اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ دو جو میں گرہ لگائے حالانکہ وہ ایسا نہ کر سکے گا اور جس شخص نے کسی قوم کی ایسی (خفیہ) بات سنی جسے وہ (لوگوں کو بطور راز سنانا) پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے اور جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو (قیامت کے دن) اسے عذاب دیا جائے گا کہ اس (تصویر) میں روح پھونکے حالانکہ وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔

☆

سخت ترین عذاب

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِیْ عَلٰی سَھْوَۃٍ لِیْ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھَتَکَہٗ وَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاہُ وِسَادَۃً اَوْ وِسَادَتَیْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے طاق پر پردہ لٹکا دیا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کریں گے، آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

Marfat.com

فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردہ کو کاٹ دیا پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا دیئے۔

☆

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی الله علیہ وسلم اِنَّ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْمُصَوِّرُوْنَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔

☆

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَ الِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَ عَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے سخت عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے کسی نبی کو شہید کیا، یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا، یا جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا، اور تصویر بنانے والوں کو اور اس عالم کو جس نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا۔

☆

Marfat.com

تصویروں کو زندہ کرو!

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا اِشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْھَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِیْ وَجْھِہٖ الْکَرَاھِیَۃَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَ اِلٰی رَسُوْلِہٖ فَمَا ذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَالُ ھٰذِہٖ النُّمْرُقَۃِ فَقَالَتْ اِشْتَرَیْتُھَا لَکَ تَقْعُدَ عَلَیْھَا وَ تَوَسَّدُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ وَ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے تصویروں والا ایک تکیہ خریدا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تکیہ کو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے اس کو آپ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا تھا اب ان کو زندہ کرو، پھر فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اَلَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ تصویریں بناتے ہیں، ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا تھا ان کو اب زندہ کرو۔

☆

جہنم کا مسلط ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَهَا عَیْنَانِ تَبْصُرَانِ وَ اُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَ لِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ کُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِیْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن (دوزخ کی) آگ کی گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھ رہی ہو گی، اس کے دو کان ہوں گے جن سے وہ سن رہی ہو گی اور اس کی زبان ہو گی سے وہ بول رہی ہو گی اور کہہ رہی ہو گی کہ مجھے تین (قسم کے) لوگوں پر مسلط کر دیا گیا ہے: 1۔ سرکش وجابر وظالم پر 2۔ ہر اس شخص پر جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنایا۔ 3۔ اور تصویریں بنانے والوں پر۔

Marfat.com

☆

علیحدہ علیحدہ عذاب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَاُبُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَ مَا لَا رُوْحَ فِیْہِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اور ہر تصویر کے بدلے جو وہ (دنیا میں) بناتا ہے، اس کی ایک ذات بنائی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی۔ (یعنی دنیا میں وہ جتنی تصویریں بنائے گا وہ ساری ذاتیں بن کر اسے عذاب دیں گی) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم نے تصویریں بنانی ہی ہیں تو درختوں کی تصویریں بناؤ اور اس چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔

☆

مکروہ

یکرہ الدخول الی بیت فیہ صور علی سقفہ او حیطانہ او علی الستور والازر والو سائد العظام لان جبریل علیہ السلام قال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب اور صورۃ ولا خیر فی بیت لا تدخلہ الملائکۃ وکذا نفس التعلیق لتلک الستور والازر علی الجدار ووضع الوسائد العظام علیہ مکروہ لما فی ھذا الصنیع من التشبہ بعیادۃ الصور لما فیہ من تعظیمہا

Marfat.com

جس گھر میں تصوریں ہوں اس میں داخل ہونا مکروہ ہے، خواہ وہ تصویریں چھت میں ہوں، دیواروں پر ہوں، پردوں پر ہوں، چادروں پر ہوں یا بڑے بڑے تکیوں پر ہوں، کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور جس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ اور تصویروں والے پردوں اور چادروں کا دیواروں پر لٹکانا اور تصویروں والے بڑے بڑے تکیوں کا رکھنا بھی مکروہ (تحریمی) ہے، کیونکہ یہ فعل تصویروں کی عبادت کے مشابہ ہے اور اس لیے کہ اس سے ان کی تعظیم ہوتی ہے۔ (بدائع الصناع جلد 1 صفحہ 116)

مذکورہ عبارت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جس گھر، مکان، دکان یا دفتر وغیرہ میں تصویریں ہوں اور وہاں نہ جانے کی کوئی مجبوری بھی نہ ہو تو وہاں جانا مکروہ ہے اور اگر کوئی شرعی، معاشی اور معاشرتی مجبوری ہو اور اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو ضرورت شدیدہ کی بنا پر وہاں جانا جائز ہے۔

اور اگر تصویریں بستر پر ہوں یا چھوٹے تکیوں پر ہوں یا فرش پر ہوں یا قالین پر ہوں یا بہت زیادہ چھوٹی ہوں کہ دور سے دیکھنے والے کو ان کے اعضاء کی تفصیل صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکے تو اس گھر میں داخل ہونا مکروہ نہیں ہے۔

☆

حکم نماز

و یکرہ ان یکون فوق راسہ فی السقف او بین یدیہ اور بحذائہ تصاویر اور صورۃ معلقۃ (ہدایہ اولین ص 122) و ان لم تکن مقطوعۃ الراس فتکرہ الصلاۃ فیہ سواء

Marfat.com

کانت فی جهة القبلة او فی السقف او عن یمین القبلة اور عن یساره فاشد ذالک کراهه ان تکون فی جهة القبلة لانه تشبه بعبدة الاوثان (بدائع الصنائع جلد 1 صفحه 116)

اور اگر کسی نے ایسے گھر، مکان دکان وغیرہ میں نماز پڑھی جہاں تصویریں تھیں تو نماز مکروہ ہے، خواہ وہ تصویریں نمازی کے سامنے ہوں، یا سر کے اوپر چھت میں ہوں یا دائیں بائیں ہوں یا لٹکی ہوئی ہوں (اور وہ اس کیفیت میں ہوں کہ دیکھنے والا بے تکلف دیکھ سکے) اور نماز میں سب سے زیادہ کراہت اس تصویر کی وجہ سے ہوگی جو نماز کے بالکل سامنے ہوگی، کیونکہ یہ چیز بتوں کی عبادت کے مشابہ ہے۔

☆

لباس، تکیہ، بستر وغیرہ

لاالمستتر بکیس اور صرة او ثوب آخر (در مختار جلد 1 صفحہ 479) با صلی و معه صرة او کیس فیه دنانیر اودراهم فیها صور صغار فلا تکره۔ بان کان فوق الثوب الذی فیه صورة ثوب سائر له فلا تکره الصلوة فیه لا ستترها بالثوب (رد المختار جلد 1 صفحہ 476)

یعنی نمازی کی جیب میں یا بٹوہ میں تصویریں تھیں یا جیب و بٹوہ میں درہم و دینار (نوٹ وغیرہ) تھے جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، یا نمازی نے تصویروں والا کپڑا پہن رکھا تھا مگر اس کپڑے کے اوپر بغیر تصویروں والا (سادہ) کپڑا پہنا ہوا تھا جس کی وجہ سے تصویریں پوشیدہ تھیں تو نماز مکروہ نہ ہوگی۔

☆

Marfat.com

چہرہ

ذی روح (جاندار) کی تصویر کی تین صورتیں ہیں

1۔ سر سے پاؤں تک مکمل تصویر

2۔ نصف اسفل (بغیر سر کے نیچے والا دھڑ) کی تصویر

3۔ نصف اعلیٰ (سر سمیت اوپر والے دھڑ یا صرف چہرہ) کی تصویر (جو عام مروج ہے) مکمل تصویر بنانا اور بنوانا مطلقاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

نصف اسفل یعنی دھڑ کی تصویر کے بارے میں تمام امت کا اجماع ہے کہ وہ تصویر کے حکم سے خارج ہے اس پر تصویر کا اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ وہ نقش و نگار اور درخت کی مانند ہے اور ایسی تصویر بنانا اور اس کا استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی تصویر کے بارے میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں، جب کہ جمہور علماء کے نزدیک (ماسوائے ضرورت شدیدہ کے) اس کا بنانا اور بنوانا بھی حرام ہے اور اس کا استعمال مکروہ ہے۔

چنانچہ آثار صحابہ و فقہاء کرام کے اقوال و عبارات کی روشنی میں عدم جواز کے دلائل قرین قیاس اور حق کے زیادہ قریب ہیں اور ان میں سے بعض دلائل حسب ذیل ہیں، ملاحظہ فرمائیں

علامہ طحاوی علیہ الرحمۃ روایت نقل کرتے ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلصُّوْرَةُ اَلرَّاْسُ فَکُلُّ شَیْءٍ لَیْسَ لَهٗ رَاْسٌ فَلَیْسَ بِصُوْرَةٍ

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تصویر سر (چہرہ) ہی کا نام ہے، جس چیز کا سر موجود نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔ (شرح معانی الاثار جلد 2 صفحہ 403)

علامہ علی المتقی علیہ الرحمۃ روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلصُّوْرَۃُ الرَّاسُ فَاِذَا قُطِعَ الرَّاسُ فَلَا صُوْرَۃَ (کنز العمال جلد 15 صفحۃ 404)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تصویر سر (چہرہ) ہی کا نام ہے جب سر کاٹ دیا جائے تو تصویر نہیں رہتی۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان۔ وسواء کان فی ثوب اوبساط و اناء و حائط و غیرھا

ذی روح کی تصویر کی حرمت پر تمام امت کا اجماع ہے۔ خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے۔ بچھونے پر بنائی جائے، درہم (پیسوں) پر بنائی جائے یا برتن اور دیوار وغیرہ پر بنائی جائے (حرام ہے)

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

قال اصحابنا و غیر ھم من العلماء تصویر صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم و ھو من الکبائر ۔ سواء صنعہ فی ثوب او بساط اودرھم او دینار او غیر ذالک (مرقات جلد 8 صفحہ 266)

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کرام نے فرمایا! کہ جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ وہ تصویر خواہ کپڑے پر بنائی جائے۔ بچھونے پر بنائی جائے، یا درہم و دینار وغیرہ پر بنائی جائے (حرام ہے)

Marfat.com

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

قال اصحابنا و غیرہم تصویر صورۃ الحیوان حرام اشد التحریم و هو من الکبائر ۔ و سواء کان فی ثوب او بساط اور دینار او درهم اور فلس او اناء او حائط (عمدۃ القاری جلد 22 صفحہ 70)

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء وفقہاء کرام نے فرمایا: جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، خواہ وہ تصویر کپڑے پر بنائی جائے، بچھونے پر بنائی جائے، دینار پر بنائی جائے، درہم پر بنائی جائے، پیسوں (نوٹ) پر بنائی جائے، برتن پر بنائی جائے یا دیوار پر بنائی جائے (حرام ہے)

محدثین اور فقہاء کرام کی مرقوم عبارات میں جو بات خاص طور پر قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے درہم و دینار اور پیسوں پر تصویر بنانے کو حرام قرار دیا ہے اور یہ امر واضح ہے کہ زمانہ قدیم میں درہم و دینار اور پیسوں پر (عام طور پر) آدھی یا صرف چہرہ کی تصویریں بنائی جاتی تھیں۔ اور دور جدید میں بھی سکوں اور نوٹوں پر (عموما) آدھی یا صرف چہرہ کی ہی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ محدثین اور فقہاء کرام کی نظر محدود نہ تھی، بلکہ وہ حضرات صاحب بصیرت تھے، قرآن وحدیث کے مزاج سے خوب آشنا تھے، ہر آیت وہر حدیث پر ان کی گہری نظر تھی اور قرآن وحدیث سے انتہائی احتیاط و دیانتداری سے مسائل کا استنباط فرماتے تھے اور مسئلہ کے ہر پہلو کو دقیق نظر سے دیکھتے تھے، ان کی فقاہت مسلمہ تھی اور ان کی عدالت وثقاہت سے شاید ہی کسی

Marfat.com

کو رباطن کو اختلاف ہو، یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے مستنبط مسائل ہمارے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

بہر کیف اگر آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا جائز ہوتی تو فقہاء کرام درہم و دینار اور پیسوں پر تصویر بنانے کی حرمت کا فتویٰ قطعانہ دیتے، بلکہ وضاحت فرمادیتے کہ مذکور چیزوں پر پوری تصویر بنانا حرام ہے اور آدھی یا صرف چہرہ کی جائز ہے، سوان حضرات کا مطلقاً حرمت کا فتویٰ دینا اس بات کی بین دلیل ہے کہ آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا بھی جائز ہے۔

جب قومی اور بین الاقوامی طور پر شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ویزا، ڈومسائل ڈرائیونگ لائسنس اور اس نوع کے دیگر مسائل پیدا ہوئے اور ان کو معاشرتی طور پر زندگی کا لازمی جزو قرار دے دیا گیا، تو عصر حاضر کے علماء کرام نے اس معاملہ میں ضرورت شدیدہ کے پیش نظر مسلمانوں کو معذور و مجبور جانا اور ان کو ان چیزوں کے استعمال کی اجازت ورخصت دے دی۔

حالانکہ ان مذکور چیزوں پر آدھی تصویر ہی لگانے کی پابندی ہے۔

جب کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ حلال و جائز چیز کے استعمال کرنے والے کو معذور و مجبور نہیں سمجھا جاتا اور اضطراری صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب حرام چیز کے استعمال کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔

مفتی محمد شفیع صاحب حاشیہ رملی کے حوالہ سے لکھتے ہیں

و یحرم علیہ ان یصورجہ انسان بلا بدن (تصویر کے شرعی احکام صفحہ 69)

Marfat.com

اور بغیر بدن کے انسان کے صرف چہرہ کی تصویر بنانا بھی حرام ہے۔

نیز مفتی صاحب لکھتے ہیں:

نصف اعلیٰ کی تصویر جو عام طور پر مروج ہے اس کا استعمال حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے، کیونکہ یہ دراصل ناقص کی تصویر میں داخل نہیں ہے بلکہ مستور البعض ہے (تصویر کے شرعی احکام صفحہ 74)

معلوم ہوا کہ آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر بنانا اور بنوانا بالاتفاق ناجائز ہے اور آدھی یا صرف چہرہ کی تصویر، تصویر ہی کے حکم میں ہے اور اس قدر واضح دلائل کے ہوتے ہوئے اس کو تصویر کے حکم سے خارج کرنا اور (بلاضرورت شدیدہ) اس کے بنانے، بنوانے اور اس کے استعمال کرنے کو مطلقاً جائز قرار دینا غلط ہے۔

نیز انسان کی شناخت عموماً چہرہ کی تصویر سے ہوتی ہے۔ کئی برائیوں اور فتنوں کی راہیں چہرہ کی تصویر سے ہی کھلتی ہیں۔ یادگاری تصویروں میں اصل چہرہ کی تصویر ہی مقصود ہوتی ہے۔ اور عرف عام میں بھی چہرہ کو ہی تصویر کہا جاتا ہے اور صرف نچلے دھڑ کو کوئی بھی تصویر نہیں کہتا۔

الغرض اصل تصویر چہرہ ہی کی تصویر ہے، باقی بدن خواہ ساتھ ہو یا نہ ہو۔

☆

Marfat.com

گڑیوں اور مجسم کھلونے وغیرہ

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سَبْعٍ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَھِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُھَا مَعَھَا وَ مَاتَ عَنْھَا وَ ھِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ (صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 456 سنن کبریٰ جلد 7 صفحہ 114)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد نکاح میں آئیں تو اس وقت ان (حضرت عائشہ) کی عمر سات برس تھی، جب رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر نو برس تھی اور اس (رخصتی کے) وقت ان کے کھیلنے کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَ عِنْدِی الْجَوَارِیْ فَاِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَ اِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ (سنن ابو داود جلد 2 صفحہ 327)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور میرے پاس کھیلنے والی لڑکیاں ہوتیں، آپ جب اندر آتے تو وہ باہر چلی جاتیں اور جب آپ باہر جاتے تو وہ اندر آجاتی تھیں۔

Marfat.com

مذکورہ احادیث مبارکہ کے الفاظ کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجسمہ نما گڑیاں جو عام طور پر گھروں میں بچیاں کھیلتی ہیں، ان کا گھروں میں رکھنا اور ان سے کھیلنا جائز ہے۔ عام ازیں کہ گڑیوں سے کھیلنے والی لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ ہو۔

چنانچہ گڑیوں کے جواز وعدم جواز میں فقہاو محدیثین کرام کے مختلف اقوال ہیں اور ان میں سے جو راجح قول ہے وہ یہ ہے کہ گڑیاں بھی تصویر کی طرح حرام ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گڑیوں سے کھیلنے کے واقعہ کے بارے میں محدیثن کرام نے تصریح وتوضیح فرمائی ہے کہ ان کا یہ واقعہ ہجرت کے ابتدائی زمانہ کا ہے اور اس وقت تصویر کی حرمت کے متعلق کوئی حکم نہیں آیا تھا، اور جب تصویروں کے بنانے اور رکھنے کی سخت ممانعت کر دی گئی تو گڑیوں کے بنانے اور کھیلنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (گڑیوں سے کھیلنے والی) حدیث تصویروں کی حرمت وممانعت والی احادیث سے منسوخ ہے۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں برائے نام تھیں، ان کے نقوش یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ واضح نہ تھے جس کی وجہ سے ان کا اطلاق مورتیوں پر نہیں ہوتا۔

لہذا جن مجسم کھلونوں کے نقوش واضح نہ ہوں ان سے بچوں کا کھیلنا جائز ہے اور اگر نقوش (آنکھ، ناک، کان وغیرہ) واضح ہوں (جیسا کہ موجودہ دور

Marfat.com

کے مجسم کھلونے) تو ان کا خریدنا، گھروں میں رکھنا اور ان سے بچوں کا کھیلنا درست نہیں ہے۔

مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

اگر کھلونوں اور گڑیوں کی آنکھ ناک نہ ہوں تب تو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں (مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 27)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مجسم کھلونوں کے متعلق سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

گھروں میں بچیاں جو گڑیاں بناتی ہیں اور جن کے نقوش (آنکھ ناک کان وغیرہ) نمایاں نہیں ہوتے، محض ایک ہیولا سا ہوتا ہے ان کے ساتھ بچیوں کا کھیلنا جائز ہے اور ان کو گھر میں رکھنا بھی درست ہے، لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں، ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھر میں رکھنا ناجائز ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 70)

دور جدید میں جس طرح دیگر صنعتی اشیاء میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اسی طرح بچوں کے مجسم کھلونوں کی صنعت میں بھی حیران کن اور تعجب خیز ترقی ہوئی ہے۔

چنانچہ ان مجسم کھلونوں کے چہروں کے مکمل و نمایاں نقوش اور دیگر اعضاء کی بناوٹ و ساخت میں کمال صفائی و نفاست نے ان کو جاذبِ نظر اور پر کشش بنا دیا ہے اور ان میں نصب شدہ محرک و صوتی آلات نے مزید روح کا

Marfat.com

کردار ادا کر کے اصل و نقل کے امتیاز کو مشکل بنا دیا ہے اور وہ حرکات و سکنات میں واقعتاً ذی روح اشیاء معلوم ہوتی ہیں۔

گویا کہ زمانہ قدیم میں جو مورتیاں ساکن و خاموش تھیں عصر جدید میں وہ متحرک اور بولنے والی مخلوق ہیں جو شبہ بخلق اللہ کا کامل ترین نمونہ ہیں۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ عصر حاضر کی ایجاد شدہ گڑیاں اور مجسم کھلونے زمانہ قدیم کے مجسموں (مورتیوں) سے زیادہ خطرناک ہیں تو غلط نہ ہو گا۔ جب ساکن مجسمے بنانا، خرید و فوخت کرنا اور انہیں گھروں میں سجا کر رکھنا حرام ہے تو متحرک مجسمے بنانا، ان کی خرید فروخت کرنا اور انہیں گھروں میں بطور زینت رکھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔

بہر کیف گڑیوں اور مجسم کھلونوں کو گھروں میں رکھنے سے مکمل پرہیز و اجتناب میں ہی عافیت ہے اور معصوم بچوں کی اس نوع کے قبیح کھلونوں سے دور رکھا جائے۔

یاد رہے کہ مجسم کھلونوں کو گھروں وغیرہ میں رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور ان کا بھی وہی حکم ہے جو تصویروں کا ہے۔

اور ان کی موجودگی رحمت و استغفار کے فرشتوں کے دخول سے مانع ہے۔

☆

Marfat.com

ہم سوچتے، خیال کرتے اور دینی رائے کیوں نہیں دیتے؟

مسلمانوں کی حالت اس معاملہ میں انتہائی مخدوش اور افسوسناک ہے۔ جس طرح دیگر برائیوں وقباحتوں اور میوزک وموسیقی وغیرہ کے گندے اور گمراہ کن جراثیم ان کے جسم وروح میں پھیل گئے ہیں اسی طرح تصاویر کا موذی مرض بھی کینسر بن کر ان کے رگ وریشہ میں سرایت کر گیا ہے جس میں ہر خاص وعام مبتلا نظر آتا ہے۔

چنانچہ کوئی جگہ، کوئی مقام اور کوئی تقریب (خواہ دینی ہو یا دنیاوی) ایسی نہیں جہاں تصویریں یا ویڈیو فلمیں نہ بنائی جاتی ہوں، یہاں تک کہ مساجد میں (جو شعائر اللہ ہیں ان کا احترام کیے بغیر) قرآن خوانی، نعت خوانی اور وعظ و تقریر وغیرہ کی تصویریں اور یادگاری ویڈیو فلمیں بڑے اہتمام اور رغبت کے ساتھ بنائی اور بنوائی جاتی ہیں۔ گھروں اور اداروں، خانقاہوں اور دیگر مقامات پر بزرگوں، پیروں اور لیڈروں وغیرہم کی تصویروں کو بڑے اہتمام سے آویزاں کیا جاتا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی، یہاں تک کہ ان کی بے ادبی کرنے والا قومی اور ملی مجرم قرار دیا جاتا ہے اور اسے سزا دینے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ تو کیا تصویر کو اس قدر اہمیت دینا شریعت سے کھلی بغاوت نہیں ہے؟ کیا یہ غیر اللہ کی تعظیم اور شرک وبت پرستی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہے؟ یقیناً ہے، تو ذرا سوچیں، بلکہ خوب سوچیں اور فکر کریں۔۔۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بڑے بڑے مشائخ وروحانی پیشوا اور اربابِ عمائم وجبہ حضرات

Marfat.com

کی تصویروں سے اخبارات وجرائد ومیگزین اور کتب کے اوراق مزین ہوتے ہیں۔

مساجد جیسے مقدس مقامات کو تصویروں اور ویڈیو فلموں کی نجاست سے ملوث کرنے میں زیادہ تر انہیں حضرات کا دخل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عوام الناس زیادہ تر انہیں حضرات کے دیدہ زیب اور جاذب نظر حلوں وجبوں اور شعلہ بیانیوں وشیریں مقالی کے دام فریب وتزویر میں مقید ہوتے ہیں، انہیں سے متاثر اور انہیں کے معتقد ہوتے ہیں تو جب وہ ان حضرات کی تصویروں اور ویڈیو فلموں کی اشاعت میں ذوق وشوق دیکھتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں تصویروں کی اہمیت اور عظمت مزید پختہ ہو جاتی ہے، نتیجتاً جب عوام الناس کو تصویر کی حرمت کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے وہ انہی حضرات کے عمل کا حوالہ دے کر اس کے جواز کی صورت پیش کرتے ہیں۔

بہر کیف اگر یہ کہا جائے کہ تصویری معاملہ میں عوام الناس کی گمراہی کا باعث یہی اربابِ عمائم وجبہ حضرات ہیں تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ یہ حضرات امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حقیقی علمبردار ہیں اور ہر قسم کی برائیوں سے روکنا اور ان کے نقصانات سے آگاہ کرنا ان حضرات کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

☆

Marfat.com

باب سوم

ابلیسی وشیطانی ڈنگ

اور

جائز دوا

Marfat.com

سازو آواز، مزامیر و شیطان، نشیب و فراز رقص و ناچ گانا، بجانا، دینی تعلیم ہے اور نہ حیا ایمانی کی کوئی بات ہے۔ دھوکہ ہے جو کوئی اپنے آپ کو دیتا ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ مسلمان بڑا اونچا، حیا، صفا کا والی، باکمال اور با اخلاق ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اخلاق کی تکمیل کرنے اور شیطانی آلات، موسیقی گانا بجانا، توڑنے آیا ہوں۔

☆

اسلام دشمن اقوام اور فحاشیوں کا نیٹ ورک

اس ظالم وخونخوار طاغوتی درندوں اور دولت ایمان کے ڈاکوؤں نے صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے بھڑانے اور ان کا شیرازہ بکھیرنے پر ہی اکتفاء نہیں کیا، بلکہ انہیں جسمانی، ایمانی اور روحانی (کلی) طور پر مفلوج و بیمار کرنے کے تمام ممکنہ وسائل و ذرائع فراہم کیے۔

چنانچہ بے حیائی کے ساز اور آواز کو محض جاندار کی تصویر بنا اور اسے حرام سے جائز کر کے ان عیار وسیاہ کار قوموں نے اپنے خطرناک مشن و مقاصد اور مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے پوری دنیا میں ہمہ نوع کی فحاشیوں، عیاشیوں، بے حیائیوں اور برائیوں کا ایک نیٹ ورک (جال) بچھا دیا اور اس کو اس قدر خوبصورت اور خوشنما اور جاذب و دلکش بنا دیا کہ (الا ماشاء اللہ) امت مسلمہ کا کوئی فرد اس دام فریب وتزویر میں پھنسے بغیر نہ رہ سکے۔

Marfat.com

چنانچہ گانے بجانے اور میوزک و موسیقی اس سلسلہ کی ایک مزین و دلکش کڑی ہے اور اسلام و مسلم دشمن اقوام نے اس شیطانی آواز کو گھر گھر پہنچانے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں، "ریڈیو، آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سے لے کر ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک تک" کے جمیع سامان و وسائل بہم پہنچا دیئے تاکہ فرزندانِ اسلام اسی شیطانی آواز اور ویڈیو کے خوبصورت جال میں الجھے رہیں اور اسی میوزک و موسیقی اور ویڈیو کے مریض بن کر دین کے رہیں نہ دنیا کے اور اسی لہو ولعب میں مشغول و منہمک رہ کر حقیقی دشمنوں کے محتاج و ضرورت مند اور انہیں کے بھکاری بنے رہیں۔

ابلیسی دعوت اور قومِ مسلم

صد حیف و افسوس کہ مسلم قوم نے ہوا و نفس پرستی اور عیش کوشی کو ہی اپنا شعار اور مقصد حیات بنا لیا، دعوت الی اللہ والرسول کو برے انجام کی پروا کیے بغیر ٹھکرا کر پس پشت ڈال دیا اور ابلیسی دعوت میوزک و موسیقی کو دیگر فحاشیوں کی طرح بطیب خاطر قبول کر لیا جو اسکے لیے نہ صرف ایمانی و روحانی مرض کا باعث ہے بلکہ کئی جسمانی بیماریوں کا بھی موجب ہے۔

اور اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ سوائے متقین و مخلصین کے "ان پڑھ آدمی سے لے کر تعلیم یافتہ طبقہ اور عام رعایا سے لے کر حکمران طبقہ تک" کا ہر شخص میوزک و موسیقی کا مریض، اس کے حسین دام

Marfat.com

فریب میں پھنسا ہوا اور شیطانی آواز کی زہر بھری شیریں دعوت پر بڑی خوشی اور رغبت کے ساتھ لبیک کہہ رہا ہے۔

یاد رہے کہ جب کوئی قوم اپنے خالق و منعم حقیقی کی دعوت ٹھکرا کر ابلیسی دعوت کو قبول کر کے فحاشیوں اور عیاشیوں کو ہی اپنا مقصد حیات بنا لیتی ہے تو قدرت کی جانب سے مکافاتِ عمل کا قانون حرکت میں آجاتا ہے جس سے اس قوم کا نام و نشان مٹا دیا جاتا ہے اور وہ داستانِ پارینہ بن کے رہ جاتی ہے۔

بہر کیف اے مسلمان بھائیو! اپنی عقل سلیمہ سے کام لو، دشمن کی ناپاک چال کو سمجھو، حقیقی دشمن (ابلیس اور اس کے حواریوں کی میٹھی و شیریں چیز کو زہر قاتل سمجھو اور اس کی دلکش و خوبصورت اور دل آویز دعوت پر لبیک مت کہو۔ وہ مکار و عیار تو تمہاری تباہی و بربادی کے سامان تیار کر رہا ہے اور ایک تم ہو کہ اپنی سادگی کی وجہ سے اس کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کی ہر ادا اپنانے میں مصروف ہو۔ تمہارا مقصد حیات فحاشی و عیاشی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، لہذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر خواہانہ دعوت پر ہی لبیک کہو، کیونکہ وہی تمہارے حقیقی خیر خواہ ہیں، انہی کی اطاعت و فرماں برداری اور انہی کے دامن سے وابستگی ہی دین و دنیا کی حقیقی کامیابی و کامرانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج ہم شریعت محمدی کے صحیح پاسدار و پابند ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح معنوں میں اپنا خیر خواہ سمجھ کر شیطان اور اس کے

Marfat.com

حواریوں کو اپنا حقیقی دشمن جان کر ان سے دور رہیں اور آپس میں محبت و الفت و اخوت اور اتفاق و اتحاد کی خوشگوار فضا قائم کر لیں تو یہ کافر و اسلام دشمن قومیں ہمارے پاؤں تلے ہوں گی اور پوری دنیا میں ہماری حکومت اور ہمارا ہی تسلط و غلبہ ہو گا۔

دونوں عالم میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جان کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نام ہے

☆

شیطانی لہو و لعب، غنا:۔

گانے کو عربی میں "غناء" کہتے ہیں، خواہ اس کا مضمون اچھا ہو یا برا۔ گانے والے مرد کو "مغنی" اور گانے والی عورت کو "مغنیہ" کہتے ہیں۔ ہاتھ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی (سازوں) کو "معازف" اور منہ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی کو مزامیر کہتے ہیں۔ جب آلاتِ موسیقی کا مطلقاً ذکر ہوتا ہے تو اس سے معازف و مزامیر دونوں مراد ہوتے ہیں اور جب لفظ مزامیر مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے بھی دونوں قسم کے آلاتِ موسیقی مراد ہوتے ہیں۔ شریعت میں غناء یعنی گانے کا حکم یہ ہے کہ اگر گانے کا مضمون اچھا ہو، گانے والا مرد، مردوں کی محفل میں ہو اور گایا جانے والا گانا بغیر آلاتِ غنا کے ہو تو اس کا گانا اور سننا جائز ہے۔ اگر گانے کا مضمون اچھا نہ ہو مثلاً عورتوں اور امارد (بے ریش لڑکوں) کے حسن و جمال کا ذکر ہو، شراب یا دیگر محرمات کی تعریف ہو یا

Marfat.com

ایسے عشقیہ اشعار ہوں جو نفس کو برائی پر برانگیختہ کرنے کا باعث ہوں اگرچہ بغیر آلاتِ موسیقی کے ہوں ان کا گانا اور سننا حرام ہے۔

اگر گانے کا مضمون اچھا ہو اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو تو بھی حرام ہے۔ جو گانا، گانا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔ گانے والا مرد عورتوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو تو مرد کا گانا حرام ہے اگرچہ گانے کا مضمون اچھا ہو۔ گانے والی عورت مردوں کی محفل میں ہو یا مخلوط محفل میں ہو یا حجاب کی اوٹ میں مرد سن رہے ہوں تو اس کا گانا حرام ہے اگرچہ گانا اچھے مضمون پر مشتمل ہو۔

گانے والی عورت، عورتوں کی محفل میں ہو، گانے کا مضمون اچھا اور بغیر آلات موسیقی کے ہو تو جائز ہے۔

عیدین، شادی و نکاح، ولیمہ، ختنہ، عزیز کی آمد کی خوشی اور جہاد کے مواقع پر دف بجا کر ایسی نظم و گیت گانا جس کا مضمون اچھا ہو جائز ہے اور ان مواقع کے علاوہ مواقع پر دف کی دھن پر گانا یا صرف دف بجانا جائز نہیں ہے۔

ڈھول بھی آلاتِ موسیقی میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کا بجانا اور سننا ناجائز ہے۔ مساجد و مزارات کے پاس آلاتِ موسیقی یا ڈھول بجانا اور دیگر محرمات کا اہتمام کرنا سخت حرام ہے۔ مذموم مضامین پر مشتمل گانے اور آلاتِ موسیقی کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ اجماع امت کی مخالفت گمراہی کا باعث ہے۔

Marfat.com

موسیقی و آلاتِ موسیقی کے دلدادہ و شوقین اور اس کے ذوق فاسد کے مریض لوگوں نے اس کو مطلقاً جائز کرنے کی بہت کوشش کی ہے اور اس کے جواز میں بہت کچھ تحریر کیا ہے، چنانچہ ان کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ آلاتِ غناء و طرب کی حرمت و عدم جواز میں قرآنی آیات، احادیث و آثار فقہاء و محدثین اور بزرگانِ دین کے اقوال کے مقابلہ میں کسی بھی نفس و ہوا پرست کا قول و فعل معتبر اور قابلِ حجت نہیں ہے۔

☆

گانا بجانا کے بارے قرآنی حکم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (لقمان: 6)

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت سے غافل کر دینے والی چیزوں کا بیوپار کرتے ہیں تاکہ (اس کے برے انجام سے) بے خبر ہو کر لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکاتے رہیں اور ان (آیاتِ الٰہی) کا مذاق اڑاتے رہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

شانِ نزول:۔

مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کفار مکہ کی شدید ترین مخالفت کے باوجود جب دینِ اسلام روز بروز پھیلتا چلا گیا اور قرآن کا حسن اعجاز لوگوں کے

Marfat.com

دلوں کو موہنے لگا تو اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ختم کرنے کے لیے نضر بن حارث نے ایک چال چلی، یہ تجارت پیشہ آدمی تھا، اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مختلف ممالک ایران، عراق شام وغیرہ میں اس کی بکثرت آمد و رفت تھی، وہاں سے وہ رستم و اسفندیار کے قصے، بادشاہوں کی جنگوں کی کہانیاں اور افسانے خرید کر لے آتا اور جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کلامِ الٰہی پڑھ کر سنانے لگتے تو وہ بالمقابل اپنی مجلس جماتا اور لوگوں کو دلچسپ افسانے اور بے سروپا کہانیاں سناتا جو کم فہم لوگوں کی تفریح طبع کا باعث ہوتیں۔ چنانچہ کئی لوگ قرآن کریم کو سننے کی بجائے اس کی مجلس کو ترجیح دیتے، اس ظالم نے فقط اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے کئی پری پیکر لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں، جو رقص و سرود کے فن میں بھی ماہر تھیں، جب اسے پتا چلتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے تو وہ ان مہ وشوں (حسیناؤں) کو اس کے اوپر مسلط کر دیتا، جو گانے گاتیں، ناچتیں اور ہر دلیل حرکت سے اس کے دل کو لبھاتیں، حتی کہ وہ حق کے دلکش حسن سے بے خبر ہو جاتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ فرما کر ایسے لوگوں کے انجام بد سے پردہ اٹھایا (ضیاالقران جلد 3 صفحہ 599)

☆

Marfat.com

لھوالحدیث کی تفسیر

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ وَ عِكْرِمَةَ وَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوْا لَهْوَ الْحَدِيْثِ الْغِنَآء وَ الْاٰ يَةُ نَزَلَتْ فِيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ ب عباس، حسن، عکرمہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں کہ لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا اور یہ آیت گانوں (کی حرمت) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (مظہری جلد 7 صفحہ 274)

وَ قَالَ اَبُو الصِّهْبَاءِ الْبَكْرِى سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ هُوَ الْغِنَاء و اللهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ هُوَ يَرُدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حضرت ابوصہباء البکری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت سے مراد گانا بجانا ہے اور آپ نے اس بات کو تین بار دہرایا۔

عن الحسن کل ما شعلک عن عبادۃ اللہ تعالیٰ و ذکرہ من السمر و الاضاحیک و الخرافات والغناء و نحوھا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ بات جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کر دے وہ لھوالحدیث ہے مثلارات گئے تک قصہ گوئیاں، ہنسانے والے چٹکلے ولطیفے، ہر طرح کے خرافات ولغویات اور گانا بجانا وغیرہ (یہ سب اس میں شامل ہیں)

Marfat.com

قاضی ثناءاللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

فقہاکرام نے فرمایاہے کہ گانا بجانا حرام ہے اور یہ آیت اس کی حرمت کی دلیل ہے کیونکہ گانا بجانا لھوالحدیث اور لھوالحدیث حرام ہے۔(مظہری جلد 7 صفحہ 248)

☆

شیطانی آوازڈنگ کی تشریح

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (بنی اسرائیل: 64)

اور (اے ابلیس) تو اپنی آواز (فسوں کاری) کے ذریعہ جس کو گمراہ کر سکتا ہے، اسے گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کر۔

عَن مجاهد انه الغناء و اللهو وهما محظوران و انهما من صوت الشيطان (احکام القرآن للجصاص جلد 3 صفحہ 35)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس (شیطانی آواز) سے مراد گانا بجانا اور فضول وبیکار قسم کے کام ہیں اور ان دونوں سے منع کیا گیاہے اور وہ دونوں (گانا بجانا اور فضول وبیکار قسم کے کام) شیطانی آواز ہیں۔

Marfat.com

و قال ابن عباس هو الصوت الذی یدعو بہ الی معصیۃ اللہ و کل صوت دعی بہ الی الفساد فھو من صوت الشیطان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اس آواز سے مراد وہ آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کی طرف بلائے اور ہر وہ آواز جو فتنہ وفساد (آواز گناہوں) کا باعث بنے وہ شیطانی آواز ہے۔

حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس (شیطانی آواز) سے گانے باجے، لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص 519)

اور یہ یقینی امر ہے کہ دلوں میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے، فتنہ وفساد پھیلانے اور گناہوں کی طرف بلانے والی چیزوں میں سے سب سے بڑھ کر گانا، بجانا ہے اسی لیے "شیطانی آواز" کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہے۔

☆

لفظ سَامِدُوْنَ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۙ وَ اَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۙ
(النجم 59 61)

Marfat.com

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ لفظ سامدون کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمیری زبان میں سمود کا معنی گانا بجانا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں یا جاریۃ اسمدی لنا (یعنی اے لڑکی ہمیں گانا سناؤ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یمنی زبان میں اس کا معنی گانا بجانا ہے کیونکہ وہ کفار و مشرکین جب قرآن پاک کی تلاوت کی آواز سنتے تو وہ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے تاکہ قرآن کی آواز ان کے کانوں میں نہ پڑے مذکورہ قرآنی آیات کی تفسیر و تعلیم سے یہ بات واضح کہ گانا بجانا حرام ہے اور اس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے اور یہ بھی کہ گانا بجانا اور مشرکین کا شعار اور دین ہے۔

☆

گانا بجانے کے متعلق ائمہ اربعہ و دیگر علما کا فتویٰ

علامہ السید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

حضرت امام ابو بکر طرطوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب تحریم السماع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ گانے بجانے کو مکروہ تحریمی سمجھتے تھے اور اسے گناہ قرار دیتے تھے اور اہل کوفہ میں سے حضرت سفیان، حماد، ابراہیم اور شعبی (رحم اللہ تعالیٰ) وغیر ھم کا بھی یہی مذہب ہے اور اس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس گانے بجانے کے مکروہ تحریمی ہونے اور اس سے منع کرنے میں اہل بصرہ کا بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ اہل کوفہ و اہل بصرہ جب

Marfat.com

کسی چیز کو مکروہ کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اور متقدمین میں سے اکثر علماء بھی اس سے مراد مکروہ تحریمی لیتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان سے ہر بری بات اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور انہوں نے اس کتاب میں نقل کیا ہے کہ امام مالک علیہ الرحمۃ نے گانے بجانے اور اس کے سننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ (گانا بجانا) فاسق وفاجر لوگوں کا کام ہے اور تمام حنابلہ اس (گانے بجانے) کو حرام سمجھتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن امام احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبل) سے گانے بجانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے جوابا فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔ حضرت محاسبی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ "انشاء" میں فرماتے ہیں کہ گانا بجانا مردار کی طرح حرام ہے۔ نیز طرطوسی نے کتاب "ادب القضاء" کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ تحریمی کھیل ہے جو باطل کے مشابہ ہے اور اس میں مشغول ہونے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور عارفین حضرات کا بھی یہی مذہب ہے کہ گانا بجانا حرام ہے اور جن حضرات کی طرف اس کی حلت منسوب ہے مثلاً قاضی ابوطیب، طبری اور شیخ ابواسحاق انہوں نے اس نسبت کو غلط قرار دیا ہے اور امام بغوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "تقریب" میں اپنے بعض شاگردوں کو نصیحت فرمائی کہ گانا بجانا اور اس کا سننا حرام ہے اور ابن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں طویل گفتگو کے بعد کہا ہے کہ امت مسلمہ کے علماء کرام کا اس

Marfat.com

بات پر اجماع واتفاق ہے کہ اس (گانے بجانے) کے سننے کی اجازت دینا بھی حرام ہے۔

☆

پیر محمد کرم شاہ صاحب

اس غنا (گانے) سے مراد وہ غنا ہے جو نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا وہوس اور فسق وفجور پر برانگیختہ کرتا ہے، اس قسم کا غنا جس میں عورتوں کے حسن وجمال کا بیان ہو، جس میں شراب اور دیگر محرمات کی تعریف ہو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، بالاتفاق یہ لہو مذموم ہے، لیکن وہ غنا جو اس قسم کی قباحتوں سے پاک ہو، اس کا قلیل وقت کے لیے خوشی کے مواقع پر سننا جائز ہے، مثلاً شادی اور عید وغیرہ یا مشقت طلب کاموں پر جوش دلانے کے لیے (ضیا القرآن جلد 3 صفحہ 599)

☆

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب

غنا گانے کو کہتے ہیں اور گانے کا شرعی حکم احادیث اور عبارات فقہا کی روشنی میں یہ ہے کہ گانے کا مضمون اگر جائز ہو تو گانا جائز ہے اور اگر گانے کا مضمون ناجائز ہو تو گانا جائز ہے، نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورتوں کا مردوں کے سامنے گانا یا مردوں کا عورتوں کے سامنے گانا یا حجاب کی اوٹ سے مردوں کا عورتوں کی آواز میں گانا سننا بہر حال ناجائز ہے خواہ گانے کا مضمون کیسا ہی ہو۔ بکثرت احادیث

Marfat.com

صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلات موسیقی کے بجانے اور آلات موسیقی کی آواز سننے کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ آلات موسیقی ہاتھ سے بجانے والے ہوں جن کو معازف کہتے ہیں یا وہ آلات موسیقی منہ سے بجانے والے ہوں جن کو عربی میں مزامیر کہتے ہیں۔ البتہ احادیث میں نکاح، ولیمہ اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی رخصت اور اجازت ہے لیکن ان مخصوص مواقع پر اجازت کے ثبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ دف یا دیگر آلات موسیقی کا مطلقاً بجانا جائز ہو (شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 675)

☆

مفتی محمد شفیع صاحب

اس (حرمت غنا کے متعلق احادیث) کے مقابل بعض روایات سے غنا یعنی گانے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔ تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طبلہ سارنگی وغیرہ مزامیر ہوں وہ حرام ہے جیسا کہ مذکور الصدر آیات قرآن اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا۔ اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (بے ریش لڑکا) نہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو جائز ہے۔ بعض صوفیائے کرام سے جو سماعِ غنا منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غنا پر محمول ہے کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب کی طرح یقینی ہے، ان سے ایسے

Marfat.com

گناہ کے ارتکاب کا گمان نہیں کیا جاسکتا۔ محققین صوفیائے کرام نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے (معارف القرآن جلد 7 صفحہ 27)

☆

حرمتِ آلاتِ غنا اور سخت وعیدیں

شکل کا مسخ ہو جانا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ وَ اللّٰہِ مَا کَذَبَنِیْ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَ الْحَرِیْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ وَ لَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ، عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْهِمْ بِسَارِحَۃٍ لَهُمْ یَاْتِیْهِمْ یَعْنِی الْفَقِیْرَ لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْا ارْجِعْ اِلَیْنَا غَداً فَیُبَیِّتُهُمُ اللّٰہُ وَ یَضَعُ الْعَلَمَ وَ یَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّ خَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 837)

حضرت عبدالرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے حدیث بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی قسم انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی (باجوں) کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ جب شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو کہیں گے "کل آنا" تو اللہ تعالیٰ پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور آلات

Marfat.com

موسیقی وغیرہ کو حلال کرنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے بندر و خنزیر بنا دے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اٰخِرَ الزَّمَانِ قِرَدَۃً وَّ خَنَازِیْرَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ یَشْھَدُوْنَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ قَالَ نَعَمْ وَ یُصَلُّوْنَ وَ یَصُوْمُوْنَ وَ یَحُجُّوْنَ قَالُوا فَمَا بَالُھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَ الْقَیْنَاتِ وَ الدُّفُوْفَ وَ یَشْرَبُوْنَ ھٰذِہِ الْاَشْرِبَۃَ فَبَاتُوْا عَلٰی لَھْوِھِمْ وَشَرَابِھِمْ فَاَصْبَحُوْا قِرَدَۃً وَّ خَنَازِیْرَ (عمدۃ القاری جلد 2 صفحہ 177)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری امت کے ایک گروہ کو مسخ کر کے بندر و خنزیر بنا دیا جائے گا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خواہ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، آپ نے فرمایا ہاں، خواہ وہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں اور حج بھی کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا کیا گناہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا وہ آلاتِ موسیقی سازوں اور عورتوں سے گانا سنیں گے اور ڈھول بجائیں گے اور شرابیں پیئں گے اسی لہو و لعب میں وہ رات گزاریں گے اور صبح کو وہ بندر و خنزیر ہوں گے۔

☆

Marfat.com

شکلوں کا بگاڑ

مذکورہ احادیث مبارکہ میں میوزک و موسیقی کو حلال جاننے والوں اور گانے بجانے اور سننے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندر و خنزیر کی شکل میں مسخ کیے جانے کی سخت وعید سنائی ہے۔

بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کیے جانے کی نوعیت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقتاً بندر و خنزیر کی شکل میں متشکل کر دیے جائیں گے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے، اسی لیے کہ جو خالق انسان کو خوبصورت شکل دے سکتا ہے وہ اس کی شکل بگاڑ کر بندر و خنزیر کی شکل میں تبدیل کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس سلسلہ میں پچھلی قوموں کے واقعات اور مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں، جو ہمارے لیے باعث عبرت ہیں۔

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی شکلیں تو ویسی ہی رہیں گی مگر ان کے اخلاق وخصائل اور عادات یا ان کے دل بندر و خنزیر کے رویے و عادات اور ان کے دلوں کے ساتھ تبدیل کر دیے جائیں گے اور ان میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بندر و خنزیر میں ہوتی ہیں۔ نتیجتاً وہ درجہ انسانیت سے گر کر درکِ حیوانیت میں جا پہنچیں گے اور اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ کے مصداق بن کر غضب الٰہی کا نشانہ بن جائیں گے۔

☆

Marfat.com

بندر و خنزیر کا نام کیوں لیا گیا؟

سوال یہ ہے کہ میوزک و موسیقی میں مشغول و منہمک اور اسے حلال جاننے والوں کی شکلوں کو مسخ کر کے بندر و خنزیر کی شکلوں میں تبدیل کرنے کی وعید کیوں سنائی گئی ہے، کسی دوسرے جانور کا نام کیوں نہیں لیا گیا؟ (جواب کے طور پر) اول یہ کہ سزا گناہ کے مطابق ہوتی ہے جس نوعیت کا گناہ و جرم ہوتا ہے سزا بھی اسی نوعیت کی ہوتی ہے، پچھلی قوموں میں مختلف قسم کے عذاب آئے مگر شکلیں مسخ ہو کر بندر و خنزیر بن جانے کا عذاب انتہائی ذلیل ترین عذاب تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے لفظ "نَکَالاً" (باعث عبرت) سے تعبیر فرمایا۔

چونکہ گانے بجانے اور سننے میں مشغول و منہمک ہونا (جو ان گنت گناہوں، فتنوں اور ذلیل و رزیل حرکات کا مجموعہ ہے) اور پھر اسے اپنے ناپاک عقیدے سے حلال جاننا قبیح ترین فعل اور ذلیل حرکت و عمل ہے، اسی لیے ان کے ذلیل ترین نوعیت کا عذاب منتخب کیا گیا۔

دوسرے یہ کہ بندر و خنزیر رذالت و بے حیائی اور بے غیرتی جیسے خصائل و صفات میں معروف و مشہور جانور ہیں۔ چونکہ ایسے لوگوں میں حیاء و غیرت نام کی کوئی شے موجود نہیں ہوتی اسی لیے حرکات و عادات اور صفات و خصائل کی مناسبت سے وعید کے طور پر انہیں جانوروں کا نام لیا گیا (واللہ اعلم)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ میوزک و موسیقی ایسا گناہ ہے کہ اس کی نحوست کی وجہ سے نماز، روزہ اور حج وغیرہ جیسی اہم

Marfat.com

عبادات کی مقبولیت بھی ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شکلیں بگڑ جانے کی سخت ترین وعید سنائی تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ کیا توحید ورسالت کی گواہی دینے والوں کو بھی (صورتیں مسخ کر کے) بندر و خنزیر بنایا جائے گا؟ تو آپ نے توحید ورسالت کی گواہی کے ساتھ اہم عبادات نماز، روزہ اور حج وغیرہ کا ذکر کر کے مزید تنبیہ اور وضاحت فرمادی کہ اگر کوئی شخص ان تمام عبادات کا پابند ہے لیکن میوزک وموسیقی کا شوقین ہے تو وہ بھی اس ذلیل ترین عذاب سے نہ بچ سکے گا۔

☆

نامقبولیت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا یَتَغَنّٰی مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ (نیل الاوطار ج 8 ص 100)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات کسی آدمی کو گانا گاتے ہوئے سنا تو آپ نے (تین مرتبہ) فرمایا: اس (گویے) کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی کا کلام وحی الٰہی ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا اور یقینی ہوتا ہے لہذا گانے والوں کے بارے میں آپ کا یہ فرمان کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی، یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے۔

Marfat.com

حلال کے نام حرام

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ یَشْرَبُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا یُضْرَبُ عَلٰی رُءُوْسِھِمْ بِالْمَعَازِفِ وَ الْقَیْنَاتِ یَخْسِفُ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ وَ یَجْعَلُ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَ الْخَنَازِیْرَ

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بعض لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پییں گے ان کے پاس آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور عورتیں گانے گائیں گی، اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان کو بندر و خنزیر بنا دے گا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ مَسْخٌ قَالُوْا فَمَتٰی ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا ظَھَرُوا الْمَعَازِفَ وَ اسْتَحَلُّوا الْخَمْرَ (سنن ابو داود جلد 2)

حضرت عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں تبدیل ہونے کے واقعات ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا جب آلاتِ موسیقی کا عام رواج ہوگا اور لوگ شراب کو حلال کریں گے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشَرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِھَا الْبَلَاءُ قِیْلَ وَ مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَ الْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ وَ بَرَّ صَدِیْقَہٗ وَ جَفَا اَبَاہُ وَ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ کَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَھُمْ وَ اُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَ لُبِسَ الْحَرِیْرُ وَ

Marfat.com

اتَّخَذَتِ الْقِيَانُ وَ الْمَعَازِفُ وَ الْعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَآءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا (جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 44)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پندرہ (قسم کے) کام کرنے لگے گی تو ان پر نزول عذاب جائز ہو جائے گا، پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت اور زکوۃ کو جرمانہ بنالیا جائے گا اور جب انسان اپنی بیوی کی فرمانبرداری اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، جب اپنے دوست سے اچھا سلوک اور اپنے باپ پر ظلم کرے گا، جب مساجد میں شور غل ہو گا اور جب گھٹیا آدمی قوم کا سربراہ ہو گا اور جب کسی شخص کے شر سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی اور شراب کو پیا جائے گا، ریشم پہنا جائے گا اور گانے والی عورتوں اور آلاتِ موسیقی کو مشغلہ بنالیا جائے گا اور جب امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے، تو اس وقت سرخ آندھیوں، زمین میں دھنسنے اور شکلیں تبدیل ہونے کے واقعات رونما ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے شکلیں بگاڑ دیے جانے اور پتھر برسنے کے پے در پے واقع ہونے کا اس طرح انتظار کرنا جیسے ہار کے پرانے دھاگے کے ٹوٹ جانے سے اس کے دانے یکے بعد دیگرے بکھرتے چلے جاتے ہیں (جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 45)

Marfat.com

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَ قَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَتٰی ذَالِکَ قَالَ اِذَا ظَھَرَتِ الْقِیَانُ وَ الْمَعَازِفُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ (جامع ترمذی جلد 2)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے، شکلوں کے تبدیل ہونے اور پتھروں کے برسنے کے واقعات رونما ہوں گے، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور آلاتِ موسیقی کا عام رواج ہو جائے گا اور شرابیں پی جائیں گی۔

Marfat.com

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُمْسَخُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ قِرَدَةً وَ طَائِفَةٌ خَنَازِيْرَ وَ يُخْسَفُ بِطَائِفَةٍ وَ يُرْسَلُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ بِأَنَّهُمْ شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَ لَبِسُوا الْحَرِيْرَ وَاتَّخَذُوا الْقِيَانَ وَ ضَرَبُوْا بِالدُّفُوْفِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ایک گروہ کو بندر بنا دیا جائے گا، ایک گروہ کو خنزیر بنا دیا جائے گا، ایک گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے ایک گروہ پر سخت آندھی کو چلایا جائے گا کیونکہ وہ شرابیں پئیں گے، ریشمی کپڑے پہنیں گے، عورتوں سے گانے سنیں گے اور آلات موسیقی بجائیں گے۔

نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے حالات وماحول کو دیکھیں، کیا آج کا مسلمان شیطان کی دعوت گانا بجانا وغیرہ کے پیچھے نہیں پڑ گیا کہ ہر چھوٹی کھولی وخیمہ سے لے کر بڑے بڑے بنگلوں اور کوٹھیوں تک ہر گھر میں، کھوکھے سے لے کر بڑی بڑی دکانوں، ہوٹلوں اور پلازوں تک ہر دکان میں، بازاروں اور گلیوں میں، رکشاؤں، ویگنوں، بسوں، ٹریکٹروں اور ٹرکوں وغیرہ میں، غرض یہ کہ کوئی ایسا مقام وگوشہ نہیں جو گانوں اور آلات موسیقی کی شیطانی اور مکروہ آوازوں سے محفوظ ہو۔

نیز کیبل نیٹ ورک اور دیگر ذرائع ابلاغ نے اس قبیح ومکروہ عمل کو مزید کئی فحاشیوں اور بے حیائیوں سے خوب آراستہ کر کے معاشرہ کے ہر فرد (صغیر وکبیر، مرد وزن) تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اس کی

Marfat.com

بادسموم نے معاشرہ کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ چانچہ یہی وہ گندی مرض ہے جس کے خطرناک جراثیم نے معاشرہ کو مفلوج واپاہج بنادیا ہے، یہی وہ موذی بیماری ہے جس نے انسانیت کی پہچان کو ختم کردیا ہے اور یہ وہ نشہ ہے جس نے آخرت کی یاد کو بھلادیا ہے۔ نتیجتاً بے شمار فتنے، برائیاں اور بیماریاں جنم لے رہی ہیں جو دنیاو آخرت کی تباہی وبربادی کا باعث ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شریعت جس چیز کو حرام کہہ کراس سے منع کر دے تووہ ایک برائی نہیں ہوتی بلکہ وہ ان گنت برائیوں اور فتنوں کا مجموعہ ہوتی ہے اور مشاہدات اس بات کے گواہ ہیں۔ بہرکیف مسلمان میوزک وموسیقی اور اس کے خطرناک نتائج اور برے اثرات کے بارے میں انفرادی اور اجتماعی طور پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں اور اس موذی اور گمراہ کن مرض سے مکمل طور پر پرہیز واجتناب کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ نہ بنیں۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن خوفناک ولرزہ خیز واقعات کے رونما ہونے کی شدید وعید سنائی ہے ان کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی دیر نہیں لگے گی۔

☆

عبرت کا مقام بلند

دوران سفر کاروں، جیپوں، ویگنوں، بسوں اور دیگر گاڑیوں میں ڈرائیور حضرات اپنی مرضی سے اور مسافروں کی فرمائش پر میوزک وموسیقی اور فحش قسم کے گانے لگادیتے ہیں جن کو شیطانی اور قبیح ومکروہ آواز سے پوری مسافر گاڑی گونج

Marfat.com

رہی ہوتی ہے۔ڈرائیور و مسافرین ان گانوں اور آلات موسیقی کی منحوس آوازوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس کے انجام سے بے خبر ہو کر اپنی منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہوتے ہیں اور اگر کوئی نیک سیرت شخص اس قباحت سے منع کرنے کی کوشش کرے تو اس کی خیر خواہانہ نصیحت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا جاتا ہے اور اس کی شخصیت کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور یہ وباء اس قدر عام اور مرغوب ہو چکی ہے کہ میوزک و موسیقی کے بغیر سفر ادھورا اور بے مزہ سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات دوران سفر انتہائی خوفناک وہولناک قسم کے حادثات پیش آجاتے ہیں، نتیجتاً کئی مر جاتے ہیں، جو مر جاتے ہیں ان میں سے بعض کی شناخت ناممکن ہو جاتی ہے اور کئی بری طرح زخمی ہو جاتے ہیں، جو زخمی ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی صورتیں زبان حال سے عبرت ناک منظر بیان کر رہی ہوتی ہیں اور بعض اوقات تو گاڑی سمیت مسافروں کا نشان تک باقی نہیں رہتا اور اس قسم کے اندوہناک و عبرت ناک واقعات و مناظر کی تشہیر میڈیا کے ذریعہ پوری دنیا میں ہوتی ہے جنہیں غالباً ہر آنکھ دیکھتی اور ہر کان سنتا ہے۔

چنانچہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں اگر یہ کہا جائے کہ کاروں، ویگنوں، بسوں اور دیگر مسافر بردار گاڑیوں کا المناک و خوفناک حادثات کا شکار ہونا اسی شیطانی اور مکروہ آواز کا نتیجہ ہے اور ان کے پس منظر میں یہی عمل بدکار فرما ہے تو غلط اور بے جانہ ہو گا۔

Marfat.com

قابل غور ولائق توجہ بات یہ ہے کہ جب اس نوع کے حادثات کی وجوہات کی تحقیق ہوتی ہے تو محققین حضرات وجہ حادثہ گاڑی وغیرہ کی فنی خرابیوں یادہشت گردی یاڈرائیور کی غفلت کو بیان کرتے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ ڈرائیور کی غفلت کے پس منظر میں کیا چیز کار فرما تھی جو حادثہ کا باعث بنی۔ اگر کبھی دبے لفظوں میوزک وموسیقی کو وجہ غفلت بیان کیا بھی جاتا ہے تو آئندہ کے لیے مستقل طور پر اس کا تدارک نہیں کیا جاتا، جب کہ دیگر خرابیوں کے ازالہ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔

☆

شیطان کا ساتھ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَى السُّوْقِ فَمَرَّ عَلٰى جَارِيَةٍ صَغِيْرَةٍ تُغَنِّيْ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ اَحَدًا لَتَرَكَ هٰذِهٖ

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بازار جارہا تھا کہ آپ ایک بچی کے پاس سے گزرے جو گانا گارہی تھی تو آپ نے فرمایا: اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو اس لڑکی کو چھوڑ دیتا (الادب المفرد ص274)

☆

Marfat.com

گویوں کا سوار

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضی اللہ تعالیٰ عنہُ اَنَّ رَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا رَفَعَ اَحَدٌ صَوْتَہٗ بِغِنَاءٍ اِلَّا بَعَثَ اللہُ اِلَیْہِ شَیْطَانَیْنِ یَجْلِسَانِ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ یَضْرِبَانِ بِاَعْقَابِھِمَا عَلٰی صَدْرِہٖ حَتّٰی یُمْسِکَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی آدمی گانے کے لیے اپنی آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے، جو اس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ کر اپنی ایڑیاں اس کے سینے پر اس وقت تک مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خاموش نہیں ہو جاتا۔

☆

نفاق کا باعث

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔

☆

Marfat.com

خدائی لعنت

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْغِنَا فَقَالَ لِلسَّائِلِ اَنْھَاکَ عَنْہُ وَ اَکْرَھُہٗ لَکَ فَقَالَ السَّائِلُ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ اُنْظُرْ یَا ابْنَ اَخِیْ اِذَا مَیَّزَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ فِیْ اَیِّھِمَا یَجْعَلُ سُبْحَانَہٗ الْغِنَا وَ اَیْضًا اَنَّہٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْمُغَنِّیَ وَ الْمُغَنّٰی لَہٗ (روح المعانی جلد 21 صفحہ 68)

حضرت قاسم بن محمد علیہ الرحمہ سے گانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو فرمایا کہ میں تمہیں اس گانے سے منع کرتا ہوں اور اسے تیرے لیے ناپسند کرتا ہوں تو سائل نے پوچھا کیا وہ گانا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! دیکھو جب اللہ تعالیٰ نے حق کو باطل سے الگ کر دیا تو گانے کو ان دونوں (حق و باطل) میں کس میں رکھے گا؟ نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گانے والے اور سننے والے پر لعنت فرماتا ہے۔

☆

شرم وحیا کا جنازہ

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ الْوَلِیْدِ النَّاقِصِ یَا بَنِیْ اُمَیَّۃَ اِیَّاکُمْ وَ الْغِنَاءَ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ الْحَیَاءَ وَ یَزِیْدُ فِی الشَّھْوَۃِ وَ یَھْدِمُ الْمُرُوْءَۃَ وَ یَفْعَلُ مَا یَفْعَلُ السُّکْرُ فَاِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِیْنَ فَجَنِّبُوْہُ النِّسَاءَ فَاِنَّ الْغِنَاءَ دَاعِیَۃُ الزِّنَا (روح المعانی جلد 21 صفحہ 68)

حضرت ابو عثمان لیثی کا بیان ہے کہ یزید بن ولید ناقص علیہ الرحمہ نے فرمایا: اے بنو امیہ! تم گانے بجانے سے بچتے رہو، کیونکہ وہ شرم وحیاء کو گھٹاتا ہے، نفسانی خواہش کو بڑھاتا ہے، اچھے اخلاق کو ختم کرتا ہے، شراب کا نائب ہے اور جو

Marfat.com

حرکات وخرافات نشہ کی وجہ سے ہوتی ہیں وہی اس گانے سے ہوتی ہیں اور اگر تم گانا گانے اور سننے کے گناہ میں پڑنا ہی چاہتے ہو تو اپنی عورتوں کو اس سے دور رکھو، کیونکہ گانا زنا کا محرک ہے۔

☆

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

و قال الضهاک الغناء منفدة للمال مسخطة للرب مقسدة للقلب (روح المعانی جلد 61 صفحہ 68)

حضرت ضحاک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ گانا مال کے ضائع ہونے، رب تعالیٰ کی ناراضگی اور دل کے فساد و بگاڑ کا سبب ہے۔

☆

ہمہ قسم کے آلات موسیقی کا بجانا اور سننا حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو و قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لِنَّ الله حَرَّمَ عَلٰی أُمَّتِی الْخَمْرَ وَ الْمَیْسِرَ وَ الْمِزْمَارَ وَ الْکُوْبَۃَ وَ الْقَنِیْنَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، نانسری، طبل اور بربط (آلاتِ موسیقی) کو حرام کر دیا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 165)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْخَمْرَ وَ الْمَیْسِرَ وَ الْکُوْبَۃَ وَ هُوَ الطَّبَلُ وَ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ (سنن کبری جلد 10 صفحہ 221)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور طبل حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَانَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ الْمَيْسِرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ الْغُبَيْرَاءَ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمران بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، طبل (آلات موسیقی) اور شراب غیرا کو حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عنه قَالَ الدُّفُ حَرَامٌ وَ الْمَعَازِفُ حَرَامٌ وَ الْكُوْبَةُ حَرَامٌ وَ الْمِزْمَارُ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دف حرام ہے، (ہاتھوں سے بجائے جانے والے) آلات موسیقی حرام ہیں، طبل حرام ہے اور بانسری حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ الله علیه وسلم نَهٰی عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ الْكُوْبَةِ وَ الْغُبَيْرَاءِ وَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب، جوا، طبل اور غیراء شراب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَا الْخَمْرَ وَ الْمَيْسِرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ الْغُبَيْرَاءَ (سنن کبری جلد 10 صفحہ 221)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنے آپ کو جہنم کے لیے تیار کرلے، پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب، جوا، طبل اور غیراء شراب کو حرام کر دیا ہے۔

☆

فسق وفجور کی آواز

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّمَا نُهِيْتُ عَنِ النَّوْحِ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَةٍ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَ مَزَامِيْرَ شَيْطَانٍ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خُمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسی دو آوازوں (کے سننے) سے منع کیا گیا ہے جن میں فسق وفجور ہے، ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور مزامیر شیطان سے متعلق ہے، دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطان کی چیخ وپکار سے متعلق ہے۔

☆

Marfat.com

بانسری

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخِرِ ثُمَّ قَالَ لِيْ بَعْدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستہ میں جا رہا تھا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزمار (بانسری) کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستہ سے دوسری طرف ہٹ گئے، پھر کچھ دور جانے کے بعد مجھ سے کہا اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں، پھر آپ نے کانوں سے اپنی انگلیاں نکال لیں اور فرمایا کہ ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو آپ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو آپ نے اسی طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے، نافع کہتے ہیں کہ اس وقت میں چھوٹا تھا۔

☆

Marfat.com

برزخی سزا

ملا معین الدین کاشفی الہروی علیہ الرحمۃ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے لکھتے ہیں

فرمود که طائفه دیگر دیدم که طبق ہائے آتشیں برسینہائی ایشاں نہادہ بودند و رویہائی قطران سیاہ پوشیده و فرشتگان عذاب به عمود ہائی آتشین میزدند جبریل گفت ایں ہامطر بانند (معارج النبوت رکن سوم صفحه 110)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر معراج میں میں نے ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کے سینوں پر آگ کے طبق رکھے ہوئے تھے، ان کے چہرے سیاہ تھے، ان کی آنکھیں نیلی تھیں، سیاہ تارکول کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور عذاب کے فرشتے انہیں آگ کے گرزوں سے مار رہے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا (اے اللہ کے رسول) یہ لوگ گلوکار (گانے بجانے والے) ہیں۔

☆

Marfat.com

حرام کمائی

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيْرِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَسْبُ الْمُغَنِّيْ وَ الْمُغَنِّيَةِ حَرَامٌ وَ كَسْبُ الزَّانِيَةِ سُحْتٌ و حَقٌّ عَلَى اللهِ اَنْ لَّا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بَدَنًا نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے آلاتِ موسیقی کے توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے اور زانیہ کی کمائی حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ حرام مال سے پلنے والے بدن کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ (کنز العمال جلد 15 صفحہ 226)

☆

مقصدیت دین

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعَثَنِيَ اللهُ تَعَالىٰ هُدًى وَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَ بَعَثَنِيْ لِاَمْحَقَ الْمَزَامِيْرَ وَ الْمَعَازِفَ وَ اَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ الْاَ وْثَانِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنا

Marfat.com

کر بھیجا ہے اور مجھے اس لیے بھیجا ہے تا کہ میں منہ سے بجائے جانے والے اور ہاتھ سے بجائے جانے والے (ہر قسم کے) آلاتِ موسیقی، امور جاہلیت اور بتوں کو مٹادوں۔

☆

واقعہ

امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ کسی باغ میں چہل قدمی کے لیے تشریف لے گئے اور جب وہاں سے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ واپس آئے تو راستہ میں امام ابن لیلیٰ جو مشہور قاضی بھی ہیں مل گئے۔ یہ دونوں بزرگ ساتھ ساتھ چلتے رہے، آگے ان دونوں کا گزر ایسی عورتوں کے پاس سے ہوا جو گانا گا رہی تھیں اور انہیں دیکھتے ہی خاموش ہو گئیں، امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے ان عورتوں سے ارشاد فرمایا "احسنتن" (تم نے اچھا کیا) تھوڑی دور چل کر یہ دونوں بزرگ الگ الگ ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد قاضی ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمۃ کے پاس ایک ایسا مقدمہ آیا جس میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی شہادت کی ضرورت تھی، چنانچہ امام صاحب علیہ الرحمۃ کو بلوایا گیا، امام صاحب علیہ الرحمۃ آئے اور گواہی دی۔ قاضی ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمۃ نے ان کی گواہی رد کر دی اور کہا کہ آپ نے گانے والیوں سے کہا تھا: "احسنتن" (تم نے اچھا کیا) اس طرح آپ نے گانے والیوں کی حوصلہ افزائی اور گانے بجانے کی حمایت کی تھی جو سراسر فاسقانہ فعل ہے اور فاسق کی شہادت قابلِ قبول نہیں۔

Marfat.com

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: میں نے ان سے یہ کب کہا تھا؟ اس وقت جب وہ گا رہی تھیں یا اس وقت جب وہ خاموش ہو گئی تھیں؟ قاضی صاحب نے کہا اس وقت جب وہ خاموش ہو چکی تھیں۔ امام صاحب نے فرمایا: میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ "احسنتن بالسکوت" (تم نے خاموش ہو کر اور گانا باجا چھوڑ کر اچھا کیا) (اسلام اور موسیقی صفحہ 270)

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ گانے بجانے کو ناجائز سمجھتے تھے (جس کی تصریح علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے بھی آئمہ اربعہ کے حوالے سے کر دی ہے) نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمۃ بھی گانے بجانے کو حرام اور گناہ سمجھتے تھے اور قاضی ہونے کے ناطے کسی ایسے شخص کی شہادت قبول نہیں کرتے تھے جو گانا، گانا تو کجا اس کی حمایت ہی کرتا ہو۔

☆

گواہی قبول نہیں

ولا من یغنی للناس لانہ یجمع الناس علی ارتکاب کبیرۃ (ہدایہ اخیرین ص 161)

اور گانے بجانے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ لوگوں کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے لیے اکٹھا کرتا ہے۔

ولا شھادۃ صاحب الغنا الذی یخازن علیھم و یجمعھم (المبسوط جلد 16 صفحہ 132)

Marfat.com

اور اس گانے والے کی گواہی قبول نہیں ہے جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوتے ہوں اور وہ لوگوں کو اکٹھا کرتا ہو۔

☆

خاص انعام

عَنْ كَعْبٍ قَالَ اِنَّ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ عَلٰى مُوْسٰى اِنَّا اَنْزَلْنَا الْحَقَّ لِنُبْطِلَ بِهِ الْبَاطِلَ وَ نُبْطِلَ بِهِ اللَّعْبَ وَ الْمَزَامِيْرَ وَ الْكِنَارَاتِ وَ الشِّعْرَ وَ الْخَمْرَ فَاَقْسِمُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتْرُكُهَا عِنْدَ خَشْيَةٍ مِّنِّيْ اِلَّا سَقِيْتُهٗ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو کچھ نازل فرمایا اس میں یہ بھی تھا (اے موسیٰ) ہم نے (آپ پر) حق کو نازل کیا تاکہ ہم اس (حق) کے ذریعہ باطل کو مٹا دیں اور اس کے ذریعہ فضول کھیل، آلاتِ موسیقی، طنبور (برے) شعر اور شراب کو مٹا دیں۔ سو میرے پروردگار نے قسم کھا کر کہا کہ جس شخص نے میرے خوف کی وجہ سے ان چیزوں کو چھوڑ دیا تو میں اس کو پاکیزہ حوضوں سے پانی پلاؤں گا۔

☆

آلاتِ موسیقی سے دوری پر

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ عزوجل اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُنَزِّهُوْنَ اَسْمَاعَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ عَنْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ مَيِّزُوْهُمْ فَيُمَيِّزُوْنَهُمْ كُتُبَ الْمِسْكِ وَ الْعَنْبَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ اَسْمِعُوْهُمْ مِنْ تَسْبِيْحِيْ وَ تَمْجِيْدِيْ فَيَسْمَعُوْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ بِمِثْلِهَا قَطُّ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو مزامیر شیطان (آلاتِ موسیقی) سے دور رکھتے تھے، سو انہیں ساری جماعتوں سے الگ کر دو، تو (فرشتے) انہیں الگ مشک و عنبر کے ٹیلوں پر بٹھا دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا کہ ان کو میری تسبیح و تمجید کے (پاک نغمے) سناؤ، پھر فرشتے انہیں ایسی خوبصورت آواز میں سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی خوبصورت آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اللہ تعالیٰ لَیُوْصِیْ اِلٰی شَجَرَةِ الْجَنَّةِ اَنْ اَسْمِعِیْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ شَغَلُوْا اَنْفُسَهُمْ عَنِ الْمَعَازِفِ وَ الْمَزَامِیْرِ بِذِکْرِیْ فَتَسْمَعُهُمْ بِاَصْوَاتٍ مَّا سَمِعَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَطُّ بِالتَّسْبِیْحِ وَ التَّقْدِیْسِ (مظہری جلد 7 صفحہ 226)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کو فرمائے گا کہ میرے وہ بندے جنہوں نے گانوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے ذکر میں مشغول رکھا ان کو ایسی آوازوں اور ترنم میں تسبیح و تقدیس سناؤ کہ مخلوقات میں سے کسی نے بھی ایسی آواز نہ سنی ہو۔

☆

Marfat.com

جنت اور موسیقی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے تو وہ باغ (جنت) میں مسرور اور محترم ہوں گے۔

لفظ "یحبرون" حبور سے مشتق ہے اور حبور ایسی مسرت و فرحت اور خوشی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ عزت و اکرام بھی ہو اور اس لفظ کے عموم میں ہر قسم کی خوشی و راحت اور انعام و اکرام داخل ہے جو جنت میں حاصل ہو گا۔ چونکہ جنت میں مومن کے لیے موسیقی بھی خوشی و مسرت کا باعث ہو گی، اسی بنا پر لفظ "یحبرون" کے عموم سے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

عن الاخیر انہ قال قیل یارسول ما الحبر؟ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اللذۃ والسماع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ حبر سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی خوشی و مسرت سے لطف اندوز ہونا اور گانے سننا۔

وقال الاوزاعی ووکیع ویحیی بن ابی کثیر یسمعون الاغانی

حضرت اوزاعی، وکیع اور یحییٰ بن ابی کثیر رحمھم اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ یحبرون سے مراد ہے کہ جنتی لوگ جنت میں گانے سنیں گے۔

Marfat.com

حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من عبد یدخل الا ان تجلس عند راسہ و عند رجلیلہ ثنتان من الحور العین تغنیان باحسن صوت ما سمعہ الانس و الجن و لیس بمزمار الشیطان ولکن بتحمید اللہ و تقدیسہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بندہ مومن جب جنت میں داخل ہو گا تو دو حوریں اس کے سر اور پاؤں کے پاس بیٹھ کر ایسی خوبصورت آواز میں گانا گائیں گی جس کو نہ کسی انسان نے سنا ہو گا اور نہ کسی جن نے اور وہ شیطانی موسیقی نہ ہو گی، بلکہ اس نغمہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس ہو گی۔

حضرت سعید بن جبیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ہم سے سوال کرو کیونکہ تم ہم سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کرو گے مگر ہم نے اس کے بارے میں پوچھ رکھا ہے۔ تو ایک شخص نے عرض کیا: کیا جنت میں نغمہ سرائی ہو گی؟ آپ نے فرمایا: کستوری کے کوزے ہوں گے جن کے پاس لڑکیاں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی ایسی آواز میں بزرگی بیان کریں گی کہ ان کی مثل کانوں نے کبھی نہیں سنی ہو گی۔

معلوم ہوا کہ جنت میں موسیقی ہو گی مگر اس میں واہیات قسم کے گانے اور نغمے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرشتوں، حوروں، درختوں

Marfat.com

اور لڑکیوں وغیرہ کی خوبصورت ترین آوازوں میں سنائی جائے گی جو جنتیوں کی مزید خوشی و مسرت اور انعام و اکرام کا باعث ہو گی۔

مگر جو لوگ دنیا میں گانے بجانے سے محظوظ ہوتے رہے اور جن کا اوڑھنا بچھونا گانا بجانا ہی رہا وہ جنت کے پاکیزہ نغموں کی خوبصورت آوازوں کے سننے سے محروم رہیں گے۔

☆

عورت کے پہناوے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ

اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ جو زیور انہوں نے چھپا رکھا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

آیت کی ابتداء میں عورتوں کو اپنی زیب و زینت غیر محرموں پر ظاہر کرنے سے منع فرمایا گیا تھا اور آخر میں اس کی مزید تاکید کی گئی ہے کہ مواضع زینت سر اور سینہ وغیرہ کا چھپانا تو واجب ہی ہے مگر اپنی پوشیدہ زینت کا اظہار بھی خواہ کسی ذریعہ سے ہو جائز نہیں۔ یاد رہے کہ زیور کے اندر کوئی چیز ایسی ڈالی جائے جس سے وہ بجنے لگے یا زیورات آپس میں ایک دوسرے کے ٹکرا کر آواز دیں یا زیورات سے آراستہ (پازیب وغیرہ پہن کر) پاؤں زمین پر اس طرح زور سے

Marfat.com

مارے جائیں جس سے ان کی آواز غیر محرم سنیں، یہ سب چیزیں اس آیت کی رو سے جائز نہیں ہیں۔

چنانچہ اسی بنا پر فقہاو مفسرین کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جب زیور کی آواز اس آیت کی رو سے غیر محرموں کو سنانا جائز نہیں تو خود عورت کی آواز کا سنانا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے (اسی لیے عورت کی آواز کو ان حضرات نے ستر قرار دیا ہے)

☆

آواز

علامہ ابو بکر جصاص علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

و فیہ دلالۃ علی ان المراۃ منھیۃ عن رفع صوتھا بالکلام بحیث یسمع ذالک الاجانب اذکان صوتھا اقرب الی الفتنۃ من صوت خلخالھا و لذلک کرہ اصحابنا اذان النساء لانہ یحتاج فیہ الی رفع الصوت و المراۃ منھیۃ عن ذلک (احکام القرآن للجصاص جلد 3 صفحہ 319)

اور عورت کو غیر محرم کے لیے زیورات کی آواز کے اظہار سے منع کیا جانا اس امر کی دلیل ہے کہ دورانِ گفتگو عورت کا اس قدر آواز بلند کرنا منع ہے جس کو غیر محرم مرد سن لیں کیونکہ عورت کی اپنی آواز، اس کے زیورات کی آواز کی نسبت فتنہ میں زیادہ مبتلا کرنے والی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اصحاب نے عورت کے

Marfat.com

اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں بلند آواز کی ضرورت ہوتی ہے اور عورت کو آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

قال البیضاوی وھو ابل من النھی عن ابداء الزینۃ وادل علی المنع من رفع الصورت لھا ولذا صرح فی النوازل بان نعمۃ المراۃ عورۃ وبنی علیھا ان تعلمھا القران من المراۃ احب الی لان نغمتھا عورۃ ولذا قال علیہ السلام التسبیح للرجال و التصفیق للنساء متفق علہ من حدیث سھل بن سعد فلا یحسن ان یسمعھا الرجل قال ابن ھمام و علی ھذا لو قیل اذا جھرت المراۃ بالقراۃ فی الصلوۃ فسدت کان متجھا ولذا منعھا علیہ السلام من التسبیح بالصورت لا علام الامام بسھوہ الی التصفیق (مظھری جلد 6 صفحہ 502)

بیضاوی نے کہا کہ عورت کو زینت کے اظہار سے تاکید! منع کیا گیا ہے اور یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ عورت کو اپنی آواز بلند کرنا سخت منع ہے، اسی لیے نوازل میں تصریح کی گئی ہے کہ عورت کی آواز پردہ ہے اسی بناء پر عورت کا عورت سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ سوائے مجبوری کے کیونکہ اس کی آواز پردہ ہے۔ اسی لیے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دورانِ نماز گزرنے والے کو مرد سبحان اللہ کہہ کر اور عورت ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے اور سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ مرد کے لیے عورت کی آواز سننا اچھا نہیں

Marfat.com

ہے۔ اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر یہ کہا جائے کہ عورت جب بلند آواز سے قرآت کرے گی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی تو بالکل درست ہے اور اسی لیے کہ امام کے بھول جانے پر اس کو آگاہ کرنے کے لیے عورت کے سبحان اللہ کہنے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا بلکہ وہ ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر امام کو متنبہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نماز میں امام کے بھول جانے پر اس کو متنبہ کرنے کے لیے یا دوران نماز آگے گزرنے والے کو آگاہ کرنے کے لیے یا دوران نماز کسی اور معاملہ کے پیش آنے پر خبردار کرنے کے لیے) عورتیں ہاتھ کی پشت پر ہاتھ ماریں اور مرد سبحان اللہ کہیں۔

صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 160)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Marfat.com

لان صوتھن عورة (مرقات جلد 3 صفحہ 73)

یعنی عورت کو ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مارنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ اس کی آواز پردہ ہے۔

حضرت علامہ عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورت کے سبحان اللہ کہنے کو اسی لیے ناپسند فرمایا کہ اس کی آواز (باعث) فتنہ ہے، اس لیے اس کو اذان دینے، امامت اور نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے سے منع کیا گیا

☆

ماحصل

مذکورہ مدلل و مفصل کا ماحصل یہ ہے کہ عورت اپنے پاؤں زمین پر اس قدر زور سے نہ مارے جس سے اس کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز غیر محرم مرد سن لیں۔ عورت کی آواز پردہ اور فتنہ ہونے کے باعث اس کو اس قدر بلند کرنا جائز نہیں جس سے وہ آواز غیر محرم مرد کے کان میں پہنچے۔ اسی بنا پر عورت کے لیے اذان دینا، نماز میں بلند آواز سے قرآت کرنا جائز نہیں۔

Marfat.com

دوران نماز کسی بھی حادثہ کے پیش آنے کی صورت میں خبر دار کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنا جائز نہیں بلکہ ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت آواز اتنی بلند نہ کرے کہ غیر محرم مرد سن لیں۔ گھر کی چار دیواری میں بھی عورت اپنی آواز اس قدر بلند نہ کرے جو اجنبی مرد کے کان میں پڑے۔ اگر غیر محرم مرد سے گفتگو کرنا پڑے تو آواز میں نرمی اور لچک بالکل نہ ہو (تاکہ بیمار دل اس کی طرف راغب و مائل نہ ہو) بلکہ آواز میں وقار اور لہجہ میں کرختگی ہو۔ قرآن کریم اور دیگر علوم و فنون کی تعلیم بھی غیر محرم مرد سے حاصل نہ کی جائے۔ (چنانچہ مشاہدات اس بات کے گواہ ہیں کہ جو لڑکیاں غیر محرم مرد سے تعلیم حاصل کرتی ہیں (الا ماشاء اللہ) اس کے نتائج بھیانک ہوتے ہیں) البتہ مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے۔

چنانچہ اس سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ مردوں کی محفل میں یا مخلوط محفل میں یا ریڈیو، ٹی وی میں عورت کا قرآن پاک کی تلاوت کرنا، حمد و نعت پڑھنا اور وعظ و تقریر کرنا جائز نہیں ہے، آڈیو اور ویڈیو کیسٹس میں ان کا ریکارڈ کرنا اور کرانا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ آواز خواہ ریکارڈ شدہ ہو یا براہ راست سنی جائے بحثیت آواز کے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اگر خالصتاً عورتوں کی محفل ہو تو اس میں عورت کا تلاوت کرنا حمد و نعت پڑھنا اور وعظ و تقریر کرنا جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔

Marfat.com

ذرا غور کریں کہ شریعت نے عورت کی عزت و ناموس کے تحفظ اور اس کے تقدس و وقار کے قیام و بقا کی خاطر اس کے پردہ کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ اس کے پہنے ہوئے زیورات کی آواز اور قرآن پاک، حمد و نعت اور وعظ و تقریر (جو مستحسن امور ہیں) کی آواز بھی غیر محرم مرد کے کان میں نہ پڑے تو جو خواتین زرق برق بھڑکیلے، چست و نیم عریاں لباس میں، ملبوس، زیورات سے خوب آراستہ، چہار طرف پھیلی ہوئی خوشبو سے معطر اور گھنگھروؤں کی جھنکار میں دلکش اداؤں کے ساتھ رقص و سرود کی محفل میں اپنی سریلی و دل آویز آواز میں اپنے فن کا مظاہرہ کر کے سامعین و ناظرین کی ہوسناک نگاہوں کا مرکز بن کر داد عیش وصول کرتی ہیں ان کا انجام کیا ہو گا؟

☆

حدی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَفَرٍ وَ کَانَ مَعَہٗ غُلَامٌ لَہٗ اَسْوَدُ یُقَالُ لَہٗ اَنْجَشَۃُ یَحْدُو فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَیْحَکَ یَ اَنْجَشَۃُ رُوَیْدَکَ بِالْقَوَارِیْرِ (صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 910)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام انجشہ تھا اور

Marfat.com

وہ حدی خوانی کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ تمہارا بھلا ہو، کچی شیشیوں کو چھوڑ دو۔

نوٹ:۔ اونٹ کو تیز چلانے کے لیے جو گانا گایا جاتا ہے اسے حدی کہا جاتا ہے اور اونٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ خوش الحانی سے مست ہو جاتا ہے اور خوب چلتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَادٍ یُقَالُ لَہٗ اَنْجَشَۃُ وَ کَانَ حُسْنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رُوَیْدَکَ اَنْجَشَۃُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ قَالَ قَتَادَۃُ یَعْنِی ضُعَفَۃَ النِّسَاءِ (سنن کبریٰ جلد 10 صفحہ 227)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدی خواں تھا جسے انجشہ کہا جاتا تھا اور وہ خوش آواز تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اے انجشہ چھوڑ دو کچی شیشیاں نہ توڑو۔ قتادہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کمزور دل عورتیں ہیں۔

یعنی اے انجشہ! جس طرح شیشیاں معمولی چوٹ سے ٹوٹ جاتی ہیں اسی طرح عورتوں کے دل بہت نازک ہوتے ہیں اور ان کے دل کسی بھی چیز کا بہت جلد اثر قبول کرتے ہیں تم چونکہ خوش الحان ہو اسی لیے گانا چھوڑ دو، ایسا نہ ہو کہ یہ عورتیں تمہاری آواز سن کر فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔

Marfat.com

نوٹ:۔ حدی پڑھنا اگرچہ شرعاً جائز ہے مگر اس میں محرمات و منکرات سے پرہیز لازمی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو حدی پڑھتے ہوئے سنتے تو اس سے فرماتے کہ حدی میں عورتوں کا ذکر کنایتاً بھی نہ کرنا۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ جس طرح عورت کی آواز میں مرد کا گانا سننا جائز نہیں، اسی طرح مرد کی آواز میں عورت کا گانا سننا بھی جائز نہیں اگرچہ گانے کا مضمون اچھا ہو، اگرچہ عورت پردہ کی اوٹ میں ہو، جیسا کہ صحابیات اونٹوں کے ہودج میں ہونے کی وجہ سے پردہ کی اوٹ میں تھیں اور حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ حدی خوانی کر رہے تھے۔ مگر چونکہ حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدی خوانی کی آواز صحابیات تک پہنچ رہی تھی اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حدی خوانی سے منع فرما دیا۔

یاد رہے کہ ریڈیو، ٹی وی، آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعہ بھی گانا سننا جائز نہیں۔

اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جس طرح عورت کی آواز مرد کے لیے کشش اور نفس کو برانگیختہ کرنے کا باعث ہوتی ہے، اسی طرح مرد کی خوش الحانی بھی عورت کے لیے جاذبیت اور غیر معمولی سرعت سے عشق و محبت کا سبب ہوتی ہے۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ عشق و محبت کی جو داستانیں منظر عام پر آتی ہیں ان میں زیادہ تر دخل آواز کا ہوتا ہے۔

اسی لیے شریعت نے وہ راستہ ہی بند کر دیا جس سے معاشقانہ فتنوں اور برائیوں کے رونما ہونے کا اندیشہ اور خطرہ تھا۔

البتہ پردہ کی اوٹ میں مرد کی آواز میں عورتیں قرآن پاک کی تلاوت، حمد باری تعالیٰ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وعظ و تقریر سن سکتی ہیں کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وعظ و تقریر سن سکتی ہیں کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت ولگاؤ، نیکیوں میں ذوق و شوق، بُرائیوں سے نفرت اور موت و آخرت کی یاد کا سبب بنتی ہیں اور مزید اچھے نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆

اچانک آواز

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فتاویٰ قاضی خاں کے حوالہ سے لکھتے ہیں

اما استماع صوت الملاهی کالضرب بالقصیب و غیر ذلک حرام و معصیة لقوله علیه الصلوة والسلام استماع الملاهی معصیة و الجلوس علیها فسوق التلذذ بها من الکفر انما قال ذالک علی وجه التشدید وان سمع بغتة فلا اثم

Marfat.com

علیہ و یجبب علیہ ان یجتھد کل الجھد حتی لا یسمع لما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ (مرقات جلد 3 صفحہ 538)

شاخ کی طرح گانے بجانے کے آلات کی آواز کو سننا حرام اور گناہ ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: گانے بجانے کے آلات کو سننا گناہ ہے، وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر کی علامات میں سے ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ قول بطور تشدید فرمایا ہے، اگر کسی شخص نے اچانک یہ آواز سن لی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے، کیونکہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لی تھیں۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وان سمع بغتۃ یکون معذورا و یجب ان یجتھد ان لا یسمع (رد المختار جلد 5 صفحہ 279)

اور اگر گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی کی آواز کو اچانک سن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔

☆

Marfat.com

گھنٹی، گھنگھرو، پازیب جھانجھن وغیرہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسریاں ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ وَ لَا جَرَسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَۃً فِیْھَا جَرَسٌ

Marfat.com

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس جماعت اور مسافروں کے ساتھ گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے۔

عَنْ اَنَسٍ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ وَ لَا بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جن مسافروں کے ساتھ گھنٹی ہو اور جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ فِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد شدہ لونڈی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کو لے گئی اور اس بچی کے پاؤں میں جھانجھن تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بچی کے جھانجھن کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر جھانجھن کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

Marfat.com

عَنْ بَنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانٍ الْأَنْصَارِي كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَ عَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا تُقَطَّعَنَّ جَلَاجِلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ

حضرت بنانہ جو حضرت عبد الرحمن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی لونڈی ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس ایک بچی لائی گئی جس پر جھانجھن تھے جن سے (چھن چھن کی) آواز آرہی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس (بچی) کو میرے پاس نہ لاؤ، سوائے اس صورت کے کہ اس کے جھانجھن کاٹ دیئے جائیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس گھر میں جھانجھن ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ وَ فِيْ رِجْلِهَا جَلَاجِلُ فِي الْخَلْخَالِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اخْرِجُوْا عَنِّيْ مُفَرِّقَةَ الْمَلَائِكَةِ
(مصنف عبد الرزاق جلد 10 ص459)

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی اور اس کے پاؤں میں پازیب کی (جھنکار کی) آواز

Marfat.com

آرہی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فرشتوں کو ہٹانے والی (اس لڑکی) کو مجھ سے دور کرو

عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جُلْجُلٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس قافلہ اور جماعت کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس کے ساتھ گھنگھرو ہوں۔

مذکورہ احادیث طیبہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ جہاں گھنٹیاں بج رہی ہوں، گھگھرو، پازیب وپائل اور جھانجھن وغیرہ کی جھنکار ہو وہاں (ان کی آواز کی نحوست کی وجہ سے) رحمت واستغفار والے فرشتے نہیں آتے اور جہاں اس طبقہ کے فرشتے نہیں آتے وہاں خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ الاتِ موسیقی میں گھنٹیوں، گھنگھروؤں، پائل اور جھانجھن وغیرہ کی جھنکار اور چھن چھن بدرجہ اتم موجود ہے۔

Marfat.com

آلاتِ موسیقی کی حرمت پر احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہیں اور اس پر شدید وعیدیں مذکور ہیں سو جب گھنٹیوں، گھنگھروؤں وغیرہ کی جھنکار و چھن چھن فرشتوں کی آمد سے مانع ہے تو آلاتِ موسیقی بدرجہ اولیٰ فرشتوں کی آمد سے مانع ہیں۔ کوئی مقام وجگہ ایسی نہیں جو آلاتِ موسیقی کے منحوس وجود سے خالی ہو اور چونکہ گانا اور آلاتِ موسیقی لازم وملزوم ہیں لہذا نتیجتاً ثابت ہوا کہ جہاں گانا بجانا ہو گا وہ مقام وجگہ رحمت اور استغفار کرنے والے فرشتوں سے محروم ہو گی۔

مسئلہ:۔

عورت کو ہر وہ زیور نہیں پہننا چاہیے جس سے چھن چھن کی آواز پیدا ہو اور بعض لوگ معصوم بچوں کے ہاتھوں، پاؤں اور گردنوں میں ایسے زیورات پہناتے ہیں جن سے چھن چھن کی آواز پیدا ہوتی ہے، جائز نہیں ہے اور پہنانے والے گناہ گار ہوں گے۔

☆

Marfat.com

دیگر حکم

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ مَرُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِنَاقَةٍ فِيْ عُنُقِهَا جَرَسٌ فَقَالَ هٰذِهٖ مَطِيَّةُ شَيْطَانٍ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک اونٹنی لے کر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی تو آپ نے فرمایا: یہ شیطان کی سواری ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَمْسَحُ دَوَابَّ الْغُزَاةِ اِلَّا دَابَّةً عَلَيْهَا جَرَسٌ

حضرت عبد اللہ بن عامر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جہاد کے جانوروں کو فرشتے چھوتے ہیں، لیکن جہاد کے جس جانور پر گھنٹی ہو اس کو نہیں چھوتے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر اونٹوں کی گردنوں سے گھنٹیاں کاٹنے کا حکم دیا۔

عام طور پر لوگ اونٹوں، گھوڑوں، گدھوں، بھیڑوں اور بکریوں وغیرہ جانوروں کی گردنوں اور پاؤں میں گھنٹیاں اور گھنگھرو وغیرہ باندھتے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ احادیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ جانوروں کی گردنوں اور پاؤں میں گھنٹیاں اور گھنگھرو وغیرہ باندھنا جائز نہیں۔

☆

عیدین، شادی وغیرہ پر دف بجانا

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ اَبَابَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْھَا وَ عِنْدَھَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنٰی تُدَفِّفَانِ وَ تَضْرِبَانِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثٍ وَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ فَانْتَھَرَ ھُمَا اَبُوْبَکْرٍ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ دَعْھُمَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّھَا اَیَّامُ عِیْدٍ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَ ھٰذَا عِیْدُنَا

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس منیٰ کے ایام میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس دو بچیاں دف بجا کر وہ نظم گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر کہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی چادر سے) اپنا چہرہ انور باہر نکال کر فرمایا: اے ابو بکر انہیں کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ابو بکر ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَاءِیْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَ قُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو ویسے ہی آپ میرے بستر پر بیٹھ گئے تو ہماری بچیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ دادا جو بدر کے موقع پر شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں نظم کہنے لگیں، جب ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں وہ نبی ہیں جو

Marfat.com

کل کی بات جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ بات چھوڑو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔

معلوم ہوا کہ شادی و عیدین کے مواقع پر دف بجا کر ایسا گیت یا نظم پڑھنا جائز ہے جو مباح قسم کے اشعار پر مشتمل ہو، اس میں فواحش و محرمات کا قطعاً ذکر نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْلِنُوا النِّکَاحَ وَ اجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ اضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح کا انعقاد مساجد میں کیا کرو اور (انعقاد نکاح کے وقت) دف بجایا کرو۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ الْجَمْحِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدَّفُ فِی النِّکَاحِ

حضرت محمد بن حاتم جمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام کے درمیان فرق نکاح کے موقع پر (مبارکباد) آواز اور دف بجانا ہے۔

Marfat.com

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

الضرب بالدف فی العرس بحضرۃ شارع الملۃ و مبین الحل من الحرمۃ و اعلان النکاح بالدف و الغناء المباح فرقا بینہ و بین ما بستر من السفاح

شادی کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجایا گیا، جس سے معلوم ہوا کہ دف اور گانے جس کا مضمون اچھا ہو کے ساتھ نکاح کا اعلان کرنا جائز ہے تاکہ اعلانیہ نکاح اور خفیہ زنا میں فرق ہو۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

فالسنۃ اعلان النکاح بضرب الدف واصوات الحاضرین بالتھنئۃ اوالنغمۃ فی انشاد الشعر المباح

سنت یہ ہے کہ نکاح کا اعلان دف بجا کر اور حاضرین کی مبارک باد کی آوازوں یا جائز قسم کے اشعار کے نغموں کے گانے سے کیا جائے۔

Marfat.com

عَنْ عَلِيٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم عَنْ ضَرْبِ الدَّفِ وَ لَعْبِ الصَّنجِ وَ صَوْتِ الزَّمَارَةِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دف بجانے، جھانجھن سے کھیلنے اور بانسری (بجا کر اس) کی آواز (نکالنے) سے منع فرمایا۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ قُرَّہ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُتِبَتْ عَلَیَّ الشِّقْوَۃِ فَلَا اَرَانِی اَرْزُقُ اِلَّا مِنْ دُفِّیْ بِکَفِّیْ فَتَاذَنُ لِیْ فِی الْغِنَاءِ مِنْ غَیْرِ فَاحِشَۃٍ ؟ قَالَ لَا اٰذَنُ لَکَ وَ لَا کَرَامَۃَ وَ لَا نِعْمَۃَ عَیْنٍ کَذَبْتَ اَیْ عَدُوَّ اللّٰہِ لَقَدْ رَزَقَ اللّٰہُ حَلَالاً طَیِّبًا فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مِنْ رِزْقِہٖ مَکَانَ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ مِنْ حَلَالِہٖ (الی قولہ) قُمْ عَنِّیْ وَ تُبْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں بڑا بد بخت ہوں، کیونکہ میں اپنے ہاتھ سے دف بجا کر روزی حاصل کرتا ہوں، تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ (دف) بجا کر ایسا گانا گا لیا کروں جو فحش و بے ہودہ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کام کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ذلیل و بدترین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال و طیب رزق کمانے کی صلاحیت بخشی مگر تم نے

Marfat.com

حلال روزی کی بجائے حرام کو اختیار کر لیا ہے، سو اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الدُّفُّ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دف بجانا حرام ہے

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دَفٍّ فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا فِيْهِ دَفٌّ

حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: جس گھر میں دف ہو اس میں (رحمت واستغفار کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتًا اَوْ دَفًّا فَقَالَ مَا هُوَ فَاِذَا قَالُوْا عَرْسٌ اَوْخِتَانٌ صَمَتَ

حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب (گانے کی) آواز یا دف (کی آواز) سنتے تو پوچھتے کہ یہ گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے؟ جب آپ کو بتایا جاتا کہ یہ شادی یا ختنہ کی تقریب کی وجہ سے ہے تو آپ خاموش ہو جاتے۔ اور اگر کوئی اور موقع ہوتا تو اس کو درہ سے سزا دینے کا قصد فرماتے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

واستماع ضرب الدف والمزمار و غیر ذالک حرام

اور دف بجنے کی آواز سننا، بانسری اور دیگر سازوں کا سننا حرام ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ امر واضح ہو گیا کہ دف بجانے کی اجازت و رخصت عیدین، نکاح، ولیمہ اور ختنہ کے مواقع کے ساتھ خاص ہے اور ان کے علاوہ مواقع پر دف دیگر آلات موسیقی میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ چنانچہ جب یہ امر عیاں ہو گیا کہ دف بھی آلات موسیقیہ میں داخل ہے اور مذکور مخصوص

Marfat.com

مواقع کے علاوہ اس کا بجانا جائز نہیں ہے تو اس سے وہ ماڈرن قسم کے نعت خواں عبرت حاصل کریں جو دف یا دیگر آلات موسیقی پر حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ جب حضور علیہ السلام کے صحابی نے دف کی دھن پر محمود کلام کے گانے کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے نہ صرف اجازت نہیں دی بلکہ اس فعل کو بدترین وذلیل قرار دے کر اسے توبہ کرنے کا حکم دیا۔ بہر کیف یہ عمل باعث اجر وثواب نہیں ہے بلکہ معصیت اور غضب الٰہی کا موجب ہے۔

☆

اچھے مضامین

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اشعار دانائی کی باتوں سے پر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہ عَنْھَا قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَ قَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ کی بارگاہ میں شعر کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک کلام ہے، اچھا شعر اچھا ہے اور بُرا شعر بُرا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ 411)

معلوم ہوا کہ شعر کی اچھائی یا برائی اس کے مضمون پر منحصر ہے اگر اس کا مضمون وعظ و نصیحت، نیکی و تقوی، توحید باری تعالیٰ، اطاعت خدا اور رسول کی رغبت، کفرو شرک سے نفرت، حمد باری تعالیٰ، نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب، اسلام سے محبت، آپس میں اخوت و بھائی چارہ، برائیوں سے روکنے اور حکمت و دانائی وغیرہ پر مشتمل ہو تو وہ شعر حسن ہے اور اس کا پڑھنا، سننا جائز بلکہ باعث اجر و ثواب ہے۔ نیز ایسے اشعار گمراہ لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کا بھی سبب ہوتے ہیں اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین سے جن اشعار کا پڑھنا اور سننا منقول ہے وہ اسی نوع کے اشعار ہیں۔

Marfat.com

اور جو اشعار فحش ومنکرات، عورتوں اور امارد کے حسن وجمال کے ذکر، عبادت خدا واطاعت رسول کی تحقیر، لوگوں پر طعن وتشنیع اور شراب ودیگر محرمات کی تعریف وغیرہ جیسے مضامین پر مشتمل ہوں تو وہ قبیح ومذموم ہیں۔

چنانچہ اس قسم کے اشعار پڑھنا، سننا ناجائز وحرام ہے اور ان کے ناجائز وحرام ہونے پر تمام امت کا اجماع واتفاق ہے۔

☆

اچھے اشعار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْد: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شاعر جو بات اپنے اشعار میں کہتا ہے ان میں سے سب سے اچھی وہ ہے جو لبید شاعر نے کہی ہے: آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون اچھا ہوتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند فرماتے۔

Marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّةَ ابْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِیْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَیْتًا فَقَالَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَیْتٍ

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: سناؤ تو میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا: اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو اشعار سنائے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی اِغْمَرَّ بَطْنِہِ اَوْ اِغْبَرَّ بَطْنُہُ یَقُوْلُ:۔

واللہ لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اهْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَن سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَیْنَا
اِنَّ اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

Marfat.com

وَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَہٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا اور آپ (یہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے) کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ و خیرات کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔ اے اللہ تو ہم پر سکینہ سکون و اطمینان نازل فرما، اور کفار سے لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھنا، یقیناً دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، جب وہ کوئی فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں یعنی ان سے دبتے نہیں ہیں اور آپ 'اَبَیْنَا اَبَیْنَا' پر اپنی آواز بلند فرماتے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ	لَنَّ الْخَيْرَ	خَيْرُ	الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ	لِلْاَنْصَارِ	وَ	الْمُهَاجِرَةِ

(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 588)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام جنگ خندق کے دن یہ کہہ رہے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی ہے کہ تا حیات اسلام کی سربلندی اور اس کی بقا کی خاطر لڑتے رہیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (شمع توحید کے پروانوں اور جانبازوں کی جانثاری کے جذبہ کو دیکھ کر) کہہ رہے تھے: اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، پس اے اللہ تُو انصار ومہاجرین کو بخش دے۔

معلوم ہوا کہ حکمت ودانائی اور وعظ ونصیحت پر مشتمل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف پسند فرماتے اور سنتے تھے بلکہ کبھی کبھار پڑھ بھی لیا کرتے تھے۔

☆

Marfat.com

برا مضمون

حضرت مخدوم سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مشائخ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: شعر ایک ایسا کلام ہے کہ جس کا اچھا (حصہ) اچھا ہے اور بُرا (حصہ) بُرا ہے، جس بات کا سننا نثر میں حلال ہے مثلاً حکمت ونصائح، آیات الٰہی میں استدلال اور حق کے دلائل میں غور وفکر کرنا وغیرہ وغیرہ تو اس کا نظم میں سننا بھی حلال اور جائز ہے۔ مختصر یہ کہ جس طرح فتنہ پھیلانے والے حسن پر نظر ڈالنا حرام ہے اسی طرح کی نظم ونثر کو بھی سننا حرام ہے۔ اگر کوئی شخص، سماع شعر کو مطلق حلال وجائز سمجھتا ہے تو وہ کفرو بے دینی میں مبتلا ہے اور جو شخص یہ کہے کہ میں حسن صورت میں حسن خدا کا جلوہ دیکھتا ہوں اور طلب حق کرتا ہوں کیونکہ آنکھ اور کان محل عبرت میں اور علم کا ذریعہ ہیں تو دوسرا شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں چھوتا (ہاتھ لگاتا) ہوں اور چھونے سے عبرت ونصیحت حاصل ہوتی ہے، ایسی صورت میں تو شریعت کا ظاہر بالکل باطل ہو جائے گا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں آنکھیں (غیر محرم کے دیکھنے سے) زنا کرتی ہیں، چنانچہ دیکھنے و چھونے سے شرعی حکم ساقط ہو جائے گا اور یہ ظاہر گمراہی ہے۔ (کشف المحجوب اردو صفحہ 562)

Marfat.com

سماع (قوالی) و آلاتِ موسیقیہ

سماع کے لغوی معنی مطلقاً "سننے " کے ہیں، سنا جانے والا کلام خواہ نثر کی صورت میں ہو یا نظم کی صورت میں ہو، خواہ اچھے مضمون پر مشتمل ہو یا قبیح و مذموم مضمون پر مشتمل ہو۔

تصوف کی اصطلاح میں وعظ و نصیحت، حکمت و دانائی پر مشتمل اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت سے متعلق پاکیزہ منظوم کلام کے سننے کو سماع کہا جاتا ہے، جسے عرف عام میں قوالی کہا جاتا ہے، کلام سنانے والے کو قوال کہا جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے جو محفل منعقد ہوتی ہے اسے محفل سماع کہا جاتا ہے۔

حکمت و دانائی، وعظ و نصیحت اور حقیقت و معرفت پر مبنی منظوم کلام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت پر ابھارنے والے حمدیہ و نعتیہ اشعار پڑھنا، سننا اور اس مقصد کے لیے خصوصی محفل کا (پاکیزہ ماحول میں) اہتمام کرنا حضرات صوفیاء کرام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذوق و مشرب اور معمول رہا ہے اور بعض ارباب ذوق و وجد کی غذا ہی سماع (قوالی) رہی ہے اور وہ حضرات اسی سماع کے ذریعہ قرب و وصال کی منزلیں طے کرتے رہے اور ان کی محفل سماع ہر قسم کی خرافات و لغویات، غیر شرعی حرکات اور آلات موسیقی جیسی قباحتوں سے پاک و صاف ہوتی تھی،

Marfat.com

پابندی شریعت کا خاص لحاظ تھا اور صوفیا کرام نے سماع (قوالی) کو بعض شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا تھا۔ (جن کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

مگر جعلی پیروں، بناوٹی صوفیوں، خالص ہواء و نفس پرست، ناخلف و ناعاقبت اندیش اور شریعت و طریقت سے کوسوں دور افراد نے شیطان کی پیروی میں اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے قوالی میں رقص و ناچ، تالیوں، مزامیر (آلاتِ موسیقی) اور دیگر ایسی خرافات و محرمات کو شامل کر لیا جن کا صوفیاء کرام کی سماع اور محفل سماع سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے، مزید ظلم یہ کہ ان ظالموں نے قوالی میں شامل قبیح امور کو حضرات ارباب صدق و صفا کی طرف منسوب کر دیا جو ان پاک ہستیوں پر بہت بڑا بہتان ہے۔

☆

قوالی صوفیاء کرام کی نظر میں

حضرت مخدوم سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اہل علم محقق بھی بہت سے دعوے کرتے ہیں اور انہوں نے سریلی آوازوں کو باہم ملانے کے لیے کتابیں بھی تصنیف کی ہیں اور الحان و ترنم کو بڑی اہمیت دی ہے، ان کے نظریات کی ترجمانی آج مزامیر (آلات موسیقی) سے ہوتی ہے جو

Marfat.com

خواہش نفس اور بے ہودگی کے لیے تیار کیے گئے ہیں، جن سے شیطان کی پیروی ہوتی ہے۔

نیز فرماتے ہیں

جب کہ آج گمراہوں کا ایک گروہ بدکاروں کے سماع (قوالی) میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم حق کی وجہ سے سماع کرتے ہیں، فاسق لوگ ان کے ہم خیال ہو جاتے ہیں اور سماع کے سلسلہ میں فسق و فجور میں زیادہ تر حریص بن جاتے ہیں حتی کہ وہ خود بھی ہلاک ہو جاتے ہیں اور اپنے متعلقین کو بھی تباہ کر دیتے ہیں (کشف المحجوب)

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

لیکن چونکہ اس دور میں اس قوالی کی وجہ سے بہت سے فتنے رونما ہو گئے ہیں اور سماع (قوالی) کی پاکیزگی ان فتنوں کے باعث زائل ہو گئی ہے اور ابنائے زمانہ میں اس کا ذوق و شوق اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اعمالِ حسنہ میں انہوں نے کمی کر دی ہے اور لوگوں کی حالتیں اس قدر بگڑ گئی ہیں کہ سماع کی محفلیں بڑی کثرت سے قائم ہونے لگی ہیں، نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگ تو ان اجتماعات میں کھانا کھلاتے ہیں، اب دلی رغبت کے حصول کے لیے یہ اجتماع منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ مخلص درویشوں کا طریقہ تھا، بلکہ اب تو محض نفسانی خواہشات کی تحریک اور سیر تماشے کے لیے ایسے اجتماعات ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں مریدوں کی روحانی

Marfat.com

ترقی منقطع ہو گئی ہے اور اب اس طریقے سے سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور مزید بر آں یہ کہ اس سے لطف عبادت بھی گھٹ گیا ہے، اب ایسے اجتماعات کا مقصد نفسانی خواہشات سے محظوظ اور عیش و عشرت سے لطف اندوز ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہے، پس ایسا اجتماع اور ایسی محفل سماع ارباب صدق وصفا کی نظر میں ناجائز و مردود ہے۔ (عوارف المعارف اردو صفحہ 336)

☆

آلاتِ موسیقی و سماع فقہاء کرام کی نظر میں

علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

فاما ابتدعه الصوفية اليوم من الادمان على سماع المغانى بالالات المطربة من الشبابات والطار و المعازف و الاوتار فحرام

لیکن آج کل صوفیوں نے آلاتِ موسیقی (سازوں) کے ساتھ قوالی سننے کی جو بدعت اختیار کرلی ہے اور اس کو دائمی معمول بنایا ہوا ہے، یہ حرام ہے۔

Marfat.com

علامہ عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

ولا اعتبار کما ابدعتہ الجھلۃ من الصوفیۃ فی ذالک فانک اذا تحققت اقوالھم فی ذالک و رایت افعالھم وقفت علی اثارھم الزندقۃ منھم

اور جاہل صوفیوں نے موسیقی میں جو بدعات اختیار کرلی ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ جب تم موسیقی میں ان کے اقوال پر غور کروگے اور ان کے افعال کو دیکھوگے تو ان میں زندیقی (بے دینی) کے آثار پاؤگے۔

حضرت ملانظام الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

السماع و القول و الرقص الذی یفعلہ المتصوفہ فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیہ و الجلوس علیہ

قوالی سننا اور گانا، اور ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفیوں کا ناچنا حرام ہے وہاں جانا اور وہاں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

فتاوی عالمگیری جلد 5 صفحہ 352)

Marfat.com

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

متصوفہ ءزمانہ (بناوٹی صوفی) کہ مزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ قوالی سنتے ہیں، اور کبھی اچھلتے کودتے اور ناچنے لگتے ہیں، اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے، ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں، جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت ورقت طاری ہو گئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہو گئے اور اس حالِ وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیاریہ صادر ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں، مشائخ و بزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال و قال میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہاں مزامیر (آلاتِ موسیقی) کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں فساق وفجار کا اجتماع ہوتا ہے، نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے، گانے والوں (قوالوں) میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے ہیں، ناچتے تھرکتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں، ان حرکات کا صوفیائے کرام کے احوال سے کیا نسبت، یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں، وہاں بے اختیاری تھیں (بہار شریعت جلد 16 صفحہ 111)

Marfat.com

فقہاء کرام کی عبارات سے معلوم ہوا کہ قوالی فی نفسہٖ حرام نہیں ہے، بلکہ جائز و مستحب ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر وعظ و حکمت پر مشتمل کلام پڑھا جاتا ہے اور اس کلام کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ محبت کا جو جذبہ خفتہ اور پوشیدہ ہوتا ہے وہ اس محبت کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے، لیکن اس میں شامل آلاتِ موسیقیہ اور دیگر خرافات و غیر شرعی حرکات اس کے ناجائز و حرام ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

☆

جوازِ قوالی کے لیے شرائط

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفی (محفل سماع میں) جو حرکتیں کرتے ہیں وہ حرام ہیں، اسی لیے ان کے پاس جانا اور ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں ہے اور ان سے پہلے لوگ ایسا نہیں کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شعر سننا منقول ہے وہ غناء کے مباح ہونے کی دلیل نہیں ہے اور آپ ایسے مباح شعر سنتے جو وعظ و حکمت (جیسے مضامین) پر مشتمل ہوتے تھے۔ اور اگر سماع سے مراد قرآن اور وعظ و نصیحت پر مشتمل کلام سننا ہو تو جائز ہے، اور اگر اس سے مراد غناء (گانا) سننا ہو تو باتفاق علماء حرام ہے اور صوفیائے کرام میں سے جس نے اس (سماع) کو مباح قرار دیا ہے تو اس شخص کے لیے ہے جو لہو و لعب اور خرافات و نفس پرستی

Marfat.com

سے خالی ہو اور تقویٰ و پرہیز گاری سے اس کا دل مزین ہو اور سماع کو اس کو اس طرح ضرورت ہو جس طرح بیمار کو دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس (سماع کے جواز) کے لیے چھ شرائط ہیں:۔ 1۔ محفل سماع (قوالی) میں بے ریش لڑکے نہ ہوں۔ 2۔ تمام حاضرین کا تعلق ایک ہی جنس سے ہو (ان میں کوئی فاسق وفاجر اور طالب دنیا نہ ہو اور نہ ہو کوئی عورت ہو)۔ 3۔ قوال کی نیت خالص ہو، اس کی غرض حصول اُجرت و نذرانہ نہ ہو۔ 4۔ محفل سماع میں شریک لوگ کھانے پینے اور (لنگر وغیرہ) کی غرض سے نہ آئے ہوں۔ بلکہ ثواب کی نیت سے شریک ہوئے ہوں۔ 5۔ جب تک مغلوب الحال نہ ہوں (واقعی وجد طاری ہو جائے) اس وقت تک کھڑے نہ ہوں اور اس میں رقص وناچ اور غیر شرعی حرکات نہ ہوں۔ 6۔ اور وجد کی کیفیت طاری ہو تو حقیقتاً ہو، ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو۔ اور حاصل بحث یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں سماع (قوالی) کی رخصت واجازت نہیں ہے، کیونکہ حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنے زمانہ میں (مذکور شرائط کے مفقود ہونے کی بناء پر قوالی سے توبہ کرلی تھی۔

شیخ علی بن محمد جاندار علیہ الرحمہ نے جو حضرت نظام الدین الاولیاء کے خلفاء میں سے ہیں "درر نظامیہ" میں لکھا ہے:

شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کہتے ہیں کہ سماع کی چار قسمیں ہیں، حلال، حرام، مکروہ اور مباح۔ ان میں سے مباح کے لیے کچھ شرطیں ہیں:

1۔ مغنی مرد کامل ہو، نہ امرد (بے ریش لڑکا) ہو، نہ عورت

Marfat.com

2۔ سامع (قوالی سننے والا) اللہ والا ہو، نفس پرست نہ ہو

3۔ (گائی جانے والی قوالی کا) مضمون فحش اور ناجائز نہ ہو

4۔ سماع (قوالی) کے ساتھ آلات موسیقی اور باجے نہ ہو

فقہا کرام و بزرگانِ دین نے قوالی کے سننے کو جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے، حقیقت یہ ہے مروجہ قوالی میں ان میں سے ایک بھی شرط نہیں پائی جاتی، بلکہ مزید کئی برائیاں اس میں شامل ہو

☆

قوالی کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

ایسی قوالی (جو آلاتِ موسیقی کے ساتھ گائی جائے) حرام ہے اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو --- کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے اصرار سے باز آئے، لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے، اپنے لیے حرام کو حلال بنا لے، پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبانِ خدا، اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں، نہ خدا سے خوف نہ بندوں سے

Marfat.com

شرم کرتے ہیں، حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی و مولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم وعنا بہم فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: "مزامیر حرام است" یعنی آلاتِ موسیقی حرام ہے۔

مولانا فخر الدین زرادی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکمِ احکم سے مسئلہ سماع (قوالی) میں رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تحریر فرمایا: اس میں صاف ارشاد ہے کہ:

اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبریٔ عن هذه التهمة و هو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من كمال صنعة الله تعالیٰ

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع (قوالی) اس مزامیر (سازوں) کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہو گا یا آجکل کے مدعیان خامکار کی تہمت بے بنیاد ظاہرۃ الفساد لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پر نور شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر و خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں

یعنی حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ چند شرائط ہوں تو سماع مباح ہو گا۔ کچھ شرطیں سنانے والے میں، کچھ سننے والے میں، کچھ اس کلام میں جو سنائی جائے، کچھ آلہ سماع میں یعنی سنانے والا کامل مرد ہو چھوٹا لڑکا نہ ہو اور عورت نہ ہو۔ سننے والا یاد خدا سے غافل نہ ہو۔ اور جو کلام پڑھی جائے فحش اور تمسخرانہ انداز کی نہ ہو۔ اور آلاتِ سماع یعنی مزامیر جیسے سارنگی اور رباب وغیرہ چاہیے کہ ان چیزوں میں سے کوئی موجود نہ ہو۔ اس طرح کا سماع (قوالی) حلال ہے۔

مسلمانو! یہ فتویٰ ہے سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشت حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ کا۔ کیا اس کے بعد بھی مفتریوں کو منہ دکھانے کی گنجائش ہے؟ نیز سیر الاولیاء شریف میں ہے۔

Marfat.com

ایک آدمی نے حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کی کہ ان ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب اور دیگر مزامیر تھے رقص کیا۔ فرمایا انہوں نے اچھا کام نہیں کیا جو چیز شرع میں ناجائز ہے ناپسندیدہ ہے۔ اس کے بعد ایک نے کہا جب یہ جماعت اس مقام سے باہر آئی، لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ وہاں تو مزامیر تھے تم نے سماع کس طرح سنا اور رقص کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس طرح سماع میں مستغرق تھے کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہاں مزامیر (آلاتِ موسیقی) ہیں یا نہیں، سلطان المشائخ نے فرمایا: یہ جواب کچھ نہیں، اس طرح تو تمام گناہوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔

مسلمانو! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہے اور اس عذر کا کہ ہمیں استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی۔ کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ میں چل سکتا ہے۔ شراب پیے اور کہہ دے شدت استغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے غلبہ حال کے سبب ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔ اسی میں ہے۔

Marfat.com

حضرت سلطان المشائخ فرمود من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد الخ

حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا میں نے منع کر رکھا ہے کہ مزامیر اور دیگر محرمات درمیان نہ ہوں۔

(الی قولہ) باختصار مسلمانو! جو ائمہ طریقت اس درجہ احتیاط فرمائیں کہ تالی کی صورت کو ممنوع بتائیں وہ اور معاذ اللہ مزامیر کی تہمت للہ انصاف کیسا ضبط بے ربط ہے۔

اللہ تعالیٰ اتباع شیطان سے بچائے اور ان سچے محبوبانِ خدا کا سچا اتباع عطا فرمائے۔آمین الہ الحق آمین بجاھھم عندک آمین ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔کلام یہاں طویل ہے اور انصاف دوست کو اسی قدر کافی واللہ الھادی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاوی رضویہ جلد 10 صفحہ 199)

نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

خالی قوالی جائز ہے اور مزامیر (آلاتِ موسیقیہ) حرام زیادہ غلواب متسبان سلسلہ عالیہ چشتیہ کو ہے اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: "مزامیر حرام است" (آلاتِ موسیقی حرام ہے) حضرت مخدوم شرف الملت والدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے۔(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ168)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مذکور تفصیلی و مدلل اور محقق فتویٰ کا ماحصل یہ ہے کہ مروجہ قوالی جو آلات موسیقیہ کے ساتھ گائی جاتی ہے حرام ہے۔ایسی قوالی گانے والے، سننے والے اور اس محفل کا اہتمام کرنے والے سب گنہگار ہوتے ہیں۔

قوالی کے جواز کے لیے چند شرائط ضروری ہیں، اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو گی تو قوالی ناجائز ہو گی۔

1۔ قوالی سنانے والا کامل مرد ہو بایں صورت کہ مرد ہو، شریعت مطہرہ کا مکمل پابند ہو، گائے جانے والے کلام کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور حلال و حرام کی تمیز رکھتا ہو۔

2۔ قوالی سنانے والا (بے ریش) لڑکا نہ ہو اور نہ ہی عورت ہو، کیونکہ ان کی طرف دیکھنا اور ان کی آواز سننا باعث فتنہ ہے۔

3۔ قوالی میں جو کلام پڑھا جا رہا ہو اس میں بیہودگی و مسخرہ پن نہ ہو اور نہ ہی محرمات کا ذکر ہو بلکہ محمود مضامین پر مشتمل ہو۔

Marfat.com

4۔ قوالی سننے والے بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں بلکہ وہ شریعت کے پابند ہوں اور کلام کے مفہوم کو خوب جانتے ہوں۔

5۔ قوالی میں جو کلام پڑھا جارہا ہو وہ بغیر آلات موسیقی کے ہو۔

چنانچہ قوالی میں اگر مذکور شرائط پوری پائی جائیں تو قوالی پڑھنا اور سننا جائز ورنہ ناجائز۔ بزرگانِ دین سے جو قوالی سننا منقول ہے وہ انہیں شرائط کے ساتھ ہے اور جن بزرگوں کی طرف مروجہ قوالی کو منسوب کیا جاتا ہے یہ غلط و بے بنیاد اور ان پر بہت بڑا بہتان ہے کیونکہ ان کا واضح قول ہے کہ "مزامیر حرام است" یعنی آلاتِ موسیقی حرام ہے، جب کہ مروجہ قوالی میں دیگر خرافات و محرمات کے علاوہ آلاتِ موسیقی بھی شامل ہے، بلکہ اس کا لازمی جز ہے اور اس کے بغیر قوالی میں رنگینی پیدا نہیں ہوتی۔

☆

ماحصل

محدثین وفقہا کرام اور بزرگان دین نے اپنے اپنے زمانہ میں سماع (قوالی) میں جو قباحتیں اور خرافات ملاحظہ فرمائیں ان کے پیش نظر قوالی گانے اور سننے سے منع کر دیا، اور اس کی حرمت کا فتویٰ دے دیا، حالانکہ ان کا زمانہ موجودہ دور سے کہیں بہتر تھا۔ قوالی میں جس قدر عصر حاضر میں بدعات ولغویات اور فسق وفجور کا جم غفیر ہے اس وقت نہ تھا اور قوالی میں دیگر قباحتوں کے علاوہ آلاتِ موسیقیہ کی قباحت سر فہرست ہے، جس کو فقہاء وبزرگان نے قوالی کی حرمت کی سب سے

Marfat.com

بڑی علت قرار دیا ہے کیونکہ آلاتِ موسیقیہ کی حرمت بکثرت احادیث صحیحہ و آثار صحابہ وارد ہیں اور اس کی حرمت پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے اور اس میں (سوائے ہوا پرست کے) کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

چنانچہ فقہاء کرام نے صراحت و وضاحت فرمائی ہے کہ آلاتِ موسیقی کے ساتھ پڑھی جانے والی نظم (جو وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو) کی وجہ حرمت و ممانعت ان سازوں کی وجہ سے ہے، نہ کہ کلام محمود کی وجہ سے

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فتح القدیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

نعم اذا قیل ذالک علی الملاحی امتنع وان کان مواعظ و حکما للالات نفسها لا لذالک التغنی (رد المختار جلد 5 صفحہ 246)

ہاں جب گانے بجانے کے آلات کے ساتھ نظم پڑھی جائے تو منع ہے، خواہ اس میں وعظ و حکمت کی باتیں ہوں اور یہ ممانعت ان آلات کی وجہ سے ہے اس نظم کی وجہ سے نہیں ہے۔

مرقومہ عبارت کی روشنی میں یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ پڑھا جانے والا کلام محمود (مثلاً وعظ و حکمت اور حمد و نعت پر مبنی منظوم کلام) اگر آلاتِ موسیقی کی دھن کے ساتھ ہوگا تو اس کا پڑھنا اور سننا ان آلات کی وجہ سے ناجائز ہوگا نہ کہ نفس کلام کی وجہ سے۔

Marfat.com

یاد رہے کہ مروجہ قوالی میں قوالوں اور سامعین وحاضرین کی کھینچی جانے والی تصویروں اور بنائی جانے والی ویڈیو فلموں کی قباحت نے اس کی حرمت کو مزید بڑھا دیا ہے۔

فقہاء کرام وبزرگانِ دین نے قوالی کے سننے کو جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ان کے بغیر اس کو ناجائز وحرام کہا ہے، دور جدید کی قوالی میں وہ تمام شرائط تو کجا ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی بلکہ مزید کئی قبیح امور اس کا لازمی جز بن چکے ہیں۔

نیز جن بزرگانِ چشت کی طرف قوالی کو منسوب کیا جاتا ہے انہیں حضرات کا مشہور قول ہے کہ "مزامیر حرام است" (آلاتِ موسیقی حرام ہے) جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی نفیس تحقیق سے ثابت ہے۔

الغرض ہادیانِ شریعت وطریقت (دونوں) کے نزدیک دور حاضر کی قوالی سننا ناجائز وحرام ہے۔

سماع وموسیقی کے دلدادہ وشوقین اربابِ علم ودانش اور روحانی پیشواؤں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

بہر کیف فرزندانِ اسلام اور خصوصاً علماء ومشائخ کو دور حاضر کی قوالی کے معاملہ میں سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح اور روشن احکامات وفرامین کو مقدم وقابل عمل بنانا چاہیے اور ان روشن چراغوں (سلف صالحین) کی اقتداء وپیروی کو

Marfat.com

باعث فخر و موجب فلاح دارین سمجھنا چاہیے جن کے پاکیزہ اقوال و اعمال کی درخشانیوں اور تابانیوں کے باعث صراط مستقیم منور ہے۔

☆

رقص وناچ و تالی آلاتِ موسیقیہ کفار کا شعار

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

الرقص و السخریۃ والتصفیق و ضرب الاوتار من الطنبور والبرط والرباب و القانون و المزمار والصنج و البوق فانھا کلھا مکروھۃ لانھازی الکفار

ناچنا، مذاق اڑانا، تالی بجانا، ستار کے تار بجانا، بربط سارنگی، رباب، قانون، بانسری، جھانجھن اور بگل مکروہ (تحریمی) ہے کیونکہ یہ کفار کا شعار ہے۔ (ردالمختار جلد 5 صفحہ 279)

مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

ناچنا، تالی بجانا، ستار ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا اسی طرح دوسری قسم کے باجے سب ناجائز ہیں (بہار شریعت جلد 16 صفحہ 111)

☆

بے ہودہ فعل

حضرت سید علی ہجویری (المعروف داتا گنج بخش) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ شریعت و طریقت دونوں میں رقص کی کوئی اصل نہیں ہے اور عقلاء کا اتفاق ہے کہ رقص لہو اور کھیل ہے خواہ بکوشش ہو خواہ بے ہودگی سے ہو، لغو باطل ہے۔ کوئی ایک بزرگ بھی اسے پسند نہیں کرتا، نہ اس میں کسی نے غلو کیا

Marfat.com

ہے۔ الغرض رقص شرعاً اور عقلاً تمام لوگوں کے لیے برا ہے اور یہ محال ہے کہ بزرگ لوگ ایسا کریں (کشف المحجوب اردو صفحہ 583)

معلوم ہوا کہ رقص و ناچ وغیرہ جیسی لغو و بیہودہ حرکات میں مشغول رہنا اور آلاتِ موسیقی سے لطف اندوز ہونا، مسلمان کی شان و وقار کے خلاف ہے اور یہ کافروں کا شعار ہے اور ان خرافات کو مذہب و تصوف کی طرف منسوب کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔

☆

مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

رہا رقص، اگر اس سے یہ متعارف ناچ مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے، زنان فواحش کا ناچ ہے (اور متصوفہ ءزمانہ سے بھی بعید نہیں بلکہ معہود و معلوم و مشہور ہے) جب تو بہ نصوص قطعیہ قرآنیہ حرام ہے، وقد موناھافی فتاونا، اب اسے مستحب و قربت جاننا درکنار مباح ہی سمجھنے پر صرافہ کفر کا الزام ہے اور اگر کتھکوں کا ناچ تثنی و تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ ہے جب بھی حرام ہے و موجب لعن ہے۔ اگر ایسا نہیں بلکہ صرف حرکاتِ مضطربہ ہیں کہ خود موزوں نہ منکرات پر مشتمل نہ حالاً مالاً فتنے کی طرف منجر، نہ اس کے فاعلین اہل ہیات و وقار بلکہ بازاری خفیف الحرکات یو قرتو بایں ہمہ قیود بھی اس کا اقل مرتبہ یہ ہے کہ ایک قسم لہو و لغو، رد و باطل ہے اور ہر باطل کا ادنیٰ درجہ مکروہ و ناجائز۔ (الی قولہ) طریقہ وحدیقہ میں ہے۔

Marfat.com

و يدخل فيهما الى فى الرقص و الاضطراب (ما يفعله بعض الصوفية) الذين ينسبون انفسهم الى مذهب التصوف وهم مصرون على انواع الفسوق و الفجور (بل اشد لانهم يفعلونه على اعتقاد العبادة فيخاف عليهم امر عظيم) و هو الكفر باستحلال الحرام (فتاوىٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 213)

یعنی رقص و حرکاتِ مضطربہ میں وہ خرافات شامل ہیں جن کا ارتکاب (بناوٹی) صوفی کرتے ہیں اور یہ لوگ ان خرافات کو مذہب تصوف کی طرف منسوب کرتے ہیں اور (مزید یہ کہ) وہ اس قسم کے گناہوں پر اڑے ہوئے ہیں، بلکہ وہ اس میں شدت اختیار کرتے ہیں کہ ان گناہوں کو بھی عبادت جانتے ہیں، چنانچہ ان کے حرام (گناہ) کو حلال (عبادت) جاننے کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

☆

مولانا محمد یوسف لدھیانوی [illegible]

ساز اور آلات کے ساتھ گانا حرام ہے، خواہ گانے والا مرد ہو یا عورت اور تنہا گائے یا مجلس میں، اسی طرح جو اشعار کفر و شرک یا کسی گناہ پر مشتمل ہوں، ان کا گانا بھی (گو آلات کے بغیر ہو) حرام ہے۔ البتہ مباح اشعار ایسے اشعار جو حمد و نعت یا حکمت و دانائی کی باتوں پر مشتمل ہوں ان کو ترنم کے ساتھ پڑھنا جائز ہے اور اگر عورتوں اور مردوں کا (مخلوط) مجمع نہ ہو تو دوسروں کو بھی سنانا جائز ہے، اگر عورت بھی تنہائی میں یا عورتوں میں ایسے اشعار ترنم سے پڑھے (جب کوئی مرد نہ ہو) جائز ہے، آج کل کے عشقیہ گیت کسی حکمت و دانائی پر مشتمل نہیں،

Marfat.com

بلکہ ان سے نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے، اس لیے یہ قطعی حرام ہیں، عورتوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی۔

حدیث میں ایسے ہی راگ گانے کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ نعتیہ اشعار کا پڑھنا، سننا تو بہت اچھی بات ہے بشرطیکہ مضامین خلاف شریعت نہ ہوں، لیکن قوالی میں ڈھول، باجا اور آلات موسیقی کا استعمال ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ راگ کا سننا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، شریعت کا مسئلہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہمارے لیے دین ہے۔ اور قوالی کی موجودہ صورت قطعاً خلاف شریعت اور حرام ہے اور بزرگوں کی طرف اس کی نسبت کرنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ رقص حرام ہے۔ یہ لوگ خود بھی جانتے ہیں کہ رقص اور ڈانس کو "ورزش" کہہ کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کوئی شراب کا نام شربت رکھ کر اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش کرے۔ طوائف وغیرہ کے ناچ اور گانے کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے؟ جو لوگ اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو لوگ قدرت کے باوجود منع نہیں کرتے وہ سب گنہگار ہیں، اہل علم کا کام زبان سے منع کرنا ہے، اور اہل حکومت کا کام زور اور طاقت سے منع کرنا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 عنوان موسیقی و ڈانس)

☆

Marfat.com

قوالی اور اجنبیہ عورت کا ریڈیو، ٹی وی پر حمد و نعت پڑھنے اور سننے کے متعلق

جامعہ نظامیہ کا فتویٰ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مروجہ قوالی مزامیر اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ گانا، اس کا سننا اور ایسی مجالس میں شریک ہونا، نیز یہ کہ اجنبی عورت کی آواز میں حمد و نعت آلاتِ موسیقیہ کے بغیر جیسا کہ ریڈیو، ٹیلی وژن پر نشر ہوتی ہے ان کا سننا کیسا ہے۔

ویڈیو فلم بنانا اور بنوانا شرعاً کیسا ہے

الجواب بالصواب بتوفیق اللہ تعالیٰ

1۔ ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں پر ہے اور قوالوں پر ہے۔ قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر گناہ کی کچھ کمی آئے یا قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو، نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ۔۔۔ الخ

2۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد فرمائیں۔ جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے، دستی ہو یا عکسی (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 10)

Marfat.com

3۔ آلاتِ موسیقیہ کے بغیر اجنبی عورت کی آواز میں حمد و نعت مردوں اور عورتوں کی مجلس میں اور اسی طرح ٹی، وی پر سننا ناجائز ہے، در مختار میں ہے مردوں کے سامنے جوان عورت کو چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا کہ اس میں فتنہ کا خوف ہے (فتاویٰ رضویہ جلد10) اسی طرح اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولے بغیر فقط آواز ظاہر کرنا بھی جائز نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور عورتیں زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ معلوم ہو جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔ اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ عورت کی آواز بھی اجنبی مردوں پر ظاہر کرنا جائز نہیں جیسا کہ تفسیر مظہری، روح المعانی وغیرہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی عبد القیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 4-7-2000

☆

حمد و ثناء اور قوالی کا آلاتِ موسیقی کے ساتھ پڑھنے کے متعلق جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ

باسمہ تعالیٰ

اہل شرع کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ کہ موسیقی کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز کیا حمد و ثناء یا قوالی کے ساتھ موسیقی جائز ہے؟ نیز قوالی کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا و توجروا والسلام

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

Marfat.com

موسیقی شرعاً حرام ہے اور مطلقاً حرام ہے۔

حمد باری تعالیٰ یا ثناء یا قوالی کے ساتھ اس کا استعمال حرمت کو بڑھا دیتا ہے، اور توہین باری تعالیٰ کے مترادف ہے۔ بلکہ ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کی حرمت حدیث مبارکہ میں واضح ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے۔

الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع

فتاویٰ بزازیہ میں ہے

استماع صوت الملاحی کضرب قصب و نحوہ حرام

ایک حدیث میں ہے: باجوں کا سننا گناہ ہے اور ایسی جگہ بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت لینا خدا کی ناشکری ہے۔

قوالی کے بارہ میں فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

السماع و القول و ارقص الذی یفعلہ المتصوفۃ فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیہ (کفایہ المفتی جلد 9 صفحہ 196)

یعنی قوالی گانا، سننا اور رقص کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفی کرتے ہیں حرام ہے اور وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا عبارت سے قوالی کی حرمت بھی ظاہر ہوگئی

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ یاسر عفی عنہ

Marfat.com

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

(یکم ربیع الثانی 1421 ہجری)

☆

ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور سینما کا حکم

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

آلاتِ موسیقی کا شرعی حکم معلوم ہونے کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ جن جن امور میں آلاتِ موسیقی کا دخل ہے وہ سب شرعاً حرام ہیں، مثلاً ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، سینما، ٹیپ ریکارڈر اور گراموفون کے وہ ریکارڈز جن میں آلاتِ موسیقی کی آواز ہو وہ سب شرعاً حرام ہیں، آلاتِ موسیقی کے پروگراموں کو عملی شکل دینا، ریکارڈ کرانا، ان ریکارڈز کا کاروبار کرنا، خرید و فروخت اور ان کا سننا سب شرعاً حرام ہیں۔

خاص طور پر وہ نظمیں جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو ان کو مزامیر کے ساتھ دھنوں پر گانا زیادہ مذموم ہے، کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان سازوں پر کیا جاتا ہے جن کو نہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کر دیا ہے بلکہ آپ نے ان کو مزامیر شیطان سے تعبیر فرمایا ہے۔ العیاذ باللہ اور جو لوگ اس کام کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں ان کا حال زیادہ افسوس ناک ہے۔

Marfat.com

ہمیں ہر حال میں آلاتِ موسیقی کی آواز سننے سے منع کیا گیا ہے اور آواز خواہ ریکارڈ شدہ ہو یا براہ راست سنی جائے، بحیثیت آواز کے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن تجربہ اور مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ جس گھر میں ریڈیو، ٹی وی اور ویڈیو ہوگا وہاں صرف ان جائز پروگراموں کو دیکھنے اور سننے تک معاملہ محدود نہیں رہے گا بلکہ گھر کے تمام یا بعض افراد ان پروگراموں کو بھی یقیناً دیکھیں گے اور سنیں گے جن کا دیکھنا اور سننا شرعاً جائز نہیں ہے، اور یہ بات عادتاً محال ہے کہ جس گھر میں ریڈیو یا ٹی وی یا وی سی آر ہو اور اس گھر کا کوئی فرد موسیقی پر مشتمل کوئی پروگرام دیکھے نہ سنے، اسی طرح دیگر مخرب اخلاق پروگراموں سے اجتناب بھی عادتاً محال ہے۔ الا ماشاء اللہ (شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 704-705)

☆

خرافات

بدقسمتی سے اکثر مزارات پر ایسے غیر متشرع افراد قابض ہوتے ہیں جو میوزک و موسیقی اور نئی تہذیب و نئے رنگ کے خوب دلدادہ ہوتے ہیں، جن کا مقصد سوائے مزار کے نذرانے کی دولت سمیٹنے اور عیاشی کرنے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

چنانچہ عرس کے موقع پر انتظامیہ (دربار کمیٹی) کی طرف سے

اگرچہ ذکر و اذکار کا اہتمام کیا جاتا ہے جو (متشرع لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لیے) برائے نام ہوتا ہے۔ مگر خرافات و لغویات اور لچریات اور ہمہ نوع کے قبیح

Marfat.com

افعال کا بڑے ذوق ورغبت کے ساتھ خصوصی طور پر انتظام واہتمام کیا جاتا ہے۔
مزار کے پاس ڈھول کی دھن پر رقص وناچ اور بھنگڑا وغیرہ مردوں اور عورتوں کا عام میل جول، واہیات وفحش اور بے حیا قسم کے نغمات وگانوں کی دھن پر بے ہنگم شور، بھنگی، چرسی اور فساق وفجار کی غیر اخلاقی حرکات کا ہجوم۔ مزید طرہ یہ کہ رنگ برنگے پروگراموں کا خصوصی طور پر اہتمام وانصرام۔ جس میں اداکار و اداکارائیں اپنے فن کا خوب مظاہرہ کرتی ہیں۔ رقاصائیں آلاتِ موسیقی کی دھنوں پر خوب ناچتی اور نغمہ سرائی کرتی ہیں اور اوباش قسم کے لوگ ان ہیروئنوں کے ساتھ انتہائی فحش اور حیاسوز مذاق وحرکات کرتے ہیں۔ چراغاں کے نام پر آگ کے پچنے تیار کیے جاتے ہیں، جن کی آگ کے شعلے آسمانوں سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں، جو فارس کے آتش کدوں کے مناظر (زبانِ حال سے) بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ مزید کچھ کیا ہوتا ہے (الامان والحفیظ)

چونکہ اکثر مزارات مساجد کے قرب وجوار میں ہوتے ہیں اسی لیے ایسے مواقع پر ان خرافات کے بے ہودہ شوروغل کی وجہ سے نمازیوں کو پنجگانہ نماز کے لیے بہت پریشانی ہوتی ہے، اس اعتبار سے یہ خرافات اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے لیے بہت بڑی رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اور مساجد کا تقدس و احترام جس قدر پامال ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ مزید ظلم یہ ہے کہ ان جملہ خرافات کو عبادت کا درجہ دیا جاتا ہے اور ان اعمالِ شنیعہ وافعالِ قبیحہ اور بدعاتِ سیئہ وضلالہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جو بہت بڑا اہتان

Marfat.com

اور افتراء ہے حالانکہ ان کا ان برائیوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے (بلکہ بزرگوں کا مشن برائیوں کا خاتمہ اور دین اسلام کی سربلندی رہا ہے اور ہے اور رہے گا)

چونکہ عام طور پر ایسی قباحتوں کا اہتمام انتظامیہ (دربار کمیٹی) کی طرف سے ہوتا ہے اسی لیے جب علماء کرام انہیں خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں اور انہیں اس بات سے باور کراتے ہیں کہ اس قسم کے خرافات کا دینِ اسلام کے ساتھ کوئی تعلق وواسطہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہیں، خصوصاً مساجد اور مزارات کے پاس ایسے پروگراموں کا ہونا ان کے شعائر اللہ ہونے کے باعث غضبِ الٰہی کو دعوت دینے اور عذابِ خداوندی کے نزول کا سبب ہیں تو وہ اپنی اصلاح کی بجائے یہ کہتے ہیں کہ ایسے پروگرام بھی عرس کا حصہ ہیں اور جائز ہیں اور اس کے جواز کے لیے من گھڑت و بے ہودہ اور بے بنیاد دلائل پیش کرتے ہیں، گویا کہ وہ اس چیز کو حلال جانتے ہیں جس کو شریعت نے حرام کیا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ جس چیز کو شریعت نے حرام کیا اس کو حلال جاننا اور جس کو حلال کیا ہے اسے حرام جاننا کفر ہے۔

☆

اللہ تعالیٰ سے خوف

حقیقت یہ ہے کہ مساجد ومزارات کے پاس اس قسم کے بے ہودہ، حیاسوز اور خلافِ شرع پروگراموں کا اہتمام کرنے والے، کروانے والے، اور ان میں برضا

Marfat.com

ورغبت شرکت کرنے والے ناخلف وناعاقبت اندیش عناصر، اہل سنت کی سفید اور صاف وشفاف چادر پر انتہائی بدنما داغ ہیں، جو اہل سنت کی بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

کیا بزرگوں کے مقدس مزارات کا وجود انہی بے ہودہ مقاصد کے لیے ہے؟ کیا ان میں موجود بزرگوں کی یہی تعلیمات ہیں؟ اور اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں! تو پھر ان کے پاس اس قسم کے پروگراموں کا اہتمام کیوں کیا جاتا ہے؟ ان بزرگوں کے چین وسکون کو کیوں برباد کیا جاتا ہے؟ ذرا سوچیں بلکہ خوب سوچیں۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں نازیبا کلمات کہنا اگرچہ بے ادبی وگستاخی ہے جو گمراہی کا باعث ہے مگر ان کے پاس (خواہ ان کی زندگی میں یا ان کی قبر کے پاس) بے ہودہ وغیر اخلاقی وغیر شرعی حرکات اور افعالِ شنیعہ وقبیحہ کا ارتکاب انتہائی بے ادبی اور گستاخی ہے جس کا لازمی نتیجہ دنیا و آخرت کی تباہی وبربادی ہے۔

بہر کیف ہم مسلمانوں پر انفرادی اور اجتماعی طور لازمی اور ضروری ہے کہ مومن کی اقدار اس کے تقدس واحترام اور وقار کو (خواہ وہ زندہ ہو یا قبر

Marfat.com

میں ہو) اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رکھنے اور مزارات (جو واقعی مزارات ہیں) کو ہمہ نوع کی قباحتوں اور برائیوں کی نجاست و گندگی سے صاف و پاک رکھنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

مزارات کو خرافات سے صاف ستھرا رکھنا اگرچہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، لیکن یہ ذمہ داری ان افراد پر زیادہ عائد ہوتی ہے جو ان کے سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں اور ان کے تمام معاملات میں پیش پیش ہوتے ہیں، جنہیں عرف عام میں انتظامیہ یا دربار کمیٹی کہا جاتا ہے۔

☆

غیر شرعی حرکات

بزرگانِ دین کے مزارات کے پاس (خصوصاً) عرس کے موقع پر جو خرافات ناجائز و حرام افعال اور غیر اخلاقی و غیر شرعی حرکات ہوتی ہیں ان سے اہل مزارات کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے۔

اور اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

عرض: حضور! بزرگانِ دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف پہنچتی ہے؟

ارشاد: بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں ہیں (الملفوظ حصہ سوم صفحہ 59)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

فلا شک ان الرواح الاموات تالم من المتوذیات و تفرح من الملذات فی البرزخ کما کانت فی الدنیا و قد ورد ان الموتی یعلمون احوال الاحیاء و ما نزل بھم من شدۃ و رخاء (مرقات جلد 4 صفحہ 24)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مردوں کی روحوں کو عالم برزخ میں ایذا دینے والی غیر شرعی چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، اور لذت و لطف دینے والی (قرآن خوانی و دعا وغیرہ والی) چیزوں سے خوشی ہوتی ہے جیسا کہ دنیا میں موذیات سے تکلیف اور راحت بخش سے خوشی ہوتی ہے اور روایت میں ہے کہ مردے زندوں کے حالات اور ان پر نازل ہونے والی تکلیفوں و سختیوں اور آرام و آسانیوں کو جانتے ہیں۔

Marfat.com

مذکورہ عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ قبر کے پاس غیر اخلاقی وغیر شرعی اور بے ہودہ حرکات سے صاحب قبر کو تکلیف واذیت پہنچتی ہے۔

☆

سکون قلب

جو لوگ میوزک وموسیقی کے خوب شوقین ودلدادہ ہیں، جن کا اوڑھنا بچھونا، میوزک وموسیقی ہی ہوتا ہے وہا سے باعث سکون قلب اور روح کی غذا قرار دیتے ہیں، سوال یہ ہے کہ دل کے سکون واطمینان کا باعث اور روح کی غذا کیا ہے؟ آیا میوزک وموسیقی ہی راحت وسکونِ قلب وروح ہے یا کوئی اور چیز؟ یہ بات واضح رہے کہ مومن کے دل کو عرشِ رحمٰن کہا گیا۔ قلب المومن عرش الرحمن۔ اور عرش عظیم کو بہت بڑا گیا ہے۔ وہ ھورب العرش العظیم۔ نتیجتاً مومن کے دل کو عظیم کہا گیا ہے اور دنیاوی متاع (سامان کو اس کی بے پناہ وسعتوں اور عظمتوں کے باوجود) قلیل کہا گیا ہے، قل متاع الدنیا قلیل۔ چونکہ دل کو عظیم اور متاع دنیا کو قلیل کہا گیا ہے، اسی لیے دل کے مقابلہ میں دنیا کی بے شمار اور ان گنت نعمتیں بہت تھوڑی ہیں، لہٰذا دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی چیز راحت قلب اور روح کی غذا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ دل کو اسی چیز سے سکون وراحت ہونی چاہیے جو دل کی مانند وسیع اور بڑی ہو۔ اور وہ ہے اللہ کا ذکر، لذکر اللہ اکبر چونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اکبر (بہت بڑا) کہا گیا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تسکین قلب وروح کا سبب اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

Marfat.com

جب دنیا کی تمام نعمتیں قلب وروح کو سکون وراحت نہیں سکتیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میوزک وموسیقی، جو متاع دنیا میں سے ایک حقیر ترین اور معمولی چیز ہے، وہ قلب وروح کے لیے باعث تسکین ہو۔ لہذا یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ دل کی تسکین کا باعث اور روح کی غذا میوزک وموسیقی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ چنانچہ گانے بجانے اور میوزک اور موسیقی کو باعث تسکین قلب اور روح کی غذا قرار دینا بہت بڑی غلطی اور گمراہی وزندیقیت ہے۔ ایسی بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی لذت سے ناآشنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کو (دنیاوی نعمتوں اور ہر قسم کی متاع کو سمیٹنے اور جمع کرنے کے باوجود) قلبی تسکین وراحت کبھی نصیب نہیں ہوتی، ان کی روح ہمیشہ بیمار اور دل مردہ ہوتا ہے اور قوت شہوانیہ، غضبیہ اور بہیمیہ کا ان پر غلبہ اور تسلط رہتا ہے، جس سے انسانیت اور احترام انسانیت سے وہ یکسر عاری ہوتے ہیں۔

☆

ذمہ داری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (صحیح مسلم جلد اول صفحہ 51)

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو وہ اس (برائی) کو ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اس (برائی) سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

نیکی کے پھیلانے اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری حسب قدرت اگرچہ امت مسلمہ کے ہر فرد پر لازم ہے، تاہم یہ ذمہ داری ارباب اثر واقتدار پر زیادہ عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار وطاقت سے احکام شریعت پر عمل کرانے اور ہمہ نوع برائیوں کو روکنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج 41)

وہ لوگ جن کو ہم زمین میں اقتدار عطا کرتے ہیں تو وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے روکتے ہیں اور تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اسلامی مملکت میں اربابِ بست و کشاد پر لازم و فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اسی کے احکام پر عمل کرانے میں اپنے تمام تر وسائل استعمال کریں، نیکی کے پھیلانے اور برائی کو مٹانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور برائی کی اشاعت و ترویج کے جتنے عوامل و اسباب ہیں ان پر مکمل پابندی لگائیں اور برائیوں و بے حیائیوں کے مرتکب افراد کو شریعت محمدیہ کے مطابق بلاامتیاز سزا دیں۔

علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے اپنے گورنروں کے نام فرمان جاری کیا کہ یہ عجمی لوگ ایسی چیزوں سے کھیلتے ہیں جو شیطان نے ان کے لیے خوبصورت بنادی ہیں تم ان مسلمانوں کو جو تمہارے پاس ہیں سختی سے منع کرو، میری جان کی قسم! ان کے لیے وہ وقت آگیا ہے کہ اس کو ترک کردیں، باوجودیکہ وہ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں (کھیل تماشے سے باز نہیں آتے) لہٰذا اس باطل ولہو و لعب سے جو گانا بجانا ہو یا اس کے مشابہ کوئی اور چیز سختی سے منع کرو، اگر باز نہ آئیں تو ان میں سے جو اس کا ارتکاب کرے اسے اس طرح سزا دو کہ حد سے متجاوز نہ ہو۔ (طبقات ابن سعد اردو جلد 5 صفحہ 371)

Marfat.com

ہمارا یہ پاک خطہ جو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام سے موسوم ہے، ہمارے بزرگوں کی مخلصانہ کاوشوں، جانی ومالی قربانیوں اور خالص اسلامی جذبہ کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا، جس کا اصل مقصد اور غرض وغایت اس آزاد ریاست کو نظام مصطفٰے کے نفاذ کے ذریعہ مکمل اسلامی مملکت بنانا تھا۔

مگر شومئ قسمت کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والا یہ خطہ صحیح اسلامی و مخلص قیادت سے محروم رہا، زمام اقتدار رنگین مزاج اور فرنگیوں کے زیر اثر افراد کے ہاتھوں میں رہی، بانی پاکستان، مفکر پاکستان اور دیگر اکابرین کے اسلامی تصورات وجذبات اوراق کتب تک ہی محدود رہے۔

آج ہماری اسلامی مملکت کے مسلم معاشرہ میں عریانیوں، فحاشیوں، بے حیائیوں اور گوناگوں برائیوں وسیہ کاریوں کے قیامت خیز طوفان کے غلیظ ترین گردوغبار نے ہماری چشم بصیرت کی حقیقی بینائی کو سلب کر دیا ہے۔ ہماری مخصوص اخلاقی، عمرانی، مذہبی اور انسانی اقدار انتہائی سرعت سے رخصت ہو رہی ہیں۔ ہماری قیمتی زندگی کے قیمتی لمحات کھیل کود، جنسی خواہشات، سیر بطنی اور آرام طلبی کی نذر ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

سنجیدگی اور متانت کا عنصر ناپید ونایاب ہوتا جارہا ہے۔ کسی بھی قیمتی جان کو چند ٹکوں کی خاطر تلف کر دینا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں رہا۔ چوری، ڈکیتی، راہزنی، آبروریزی اور فتنہ فساد ہماری بہادری وشجاعت کی علامت بن گیا ہے۔ دخترانِ اسلام کا تھیٹروں، کلبوں، سینما ہالوں، اور دیگر رقص وسرود کی محفلوں کی زینت بننا ان کا حق بن چکا ہے۔ گلوکاری، اداکاری، میوزک وموسیقی اور عریانی وفحاشی ہماری تہذیب وکلچر کا حصہ بن چکی ہیں۔ ٹی وی، وی سی آر اور سینما ہالز وغیرہ کو نسل نو کے لیے علمی، اخلاقی، مذہبی اور روحانی تربیت گاہ کا نام دیا جارہا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں معاشرہ کے فکری، نظری اور عملی بگاڑ خرابیوں کے اسباب وعوامل اور ہمہ نوع بداطواریوں کے ٹریننگ سنٹر اور تربیت گاہیں ہیں۔

کیبل نیٹ ورک میڈیا اور دیگر ذرائع سے ہر قسم کی برائیوں اور بے حیائیوں کی خوب اشاعت وتشہیر کی جارہی ہے۔ برائیوں اور فحاشیوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو بنیاد پرست کا نام دے کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا جاتا ہے، اور یہ سب کچھ کھلے بندوں، بے روک ٹوک ہماری اسلامی ریاست میں مسلمان حکام کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے، کوئی باز پرس ہی نہیں بلکہ ان تباہ کن عوامل کو حکومت کی سرپرستی اور حکام کی حمایت حاصل ہے۔

☆

Marfat.com

برائی کا انجام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (النور 19)

بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں برائی اور بے حیائی پھیلے تو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

جو لوگ برائیوں اور بے حیائیوں کا خوب پرچار کر رہے ہیں اور ان کی اشاعت و تشہیر کے سامان و اسباب مہیا کر کے ملت اسلامیہ کے افراد کو گمراہی کے عمیق و تاریک ترین اور تباہ کن گڑھوں میں دھکیلنے میں مصروف ہیں، وہ اس آیت میں غور کریں اور اپنے انجام کی فکر کریں۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب کسی قوم میں برائیوں کو عروج ہوا اور وہ قوم اپنے حقیقی منعم و مربی کو بھول گئی ہوا و نفس پرستی اور لذت کوشی میں مست و غرق ہو گئی تو اس جبار و قہار اور قادر مطلق نے اس قوم کو عبرت ناک سزا سے دوچار کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دیا اور دوسری قوم کو اس کا جانشین بنا دیا۔

Marfat.com

بہر کیف امت مسلمہ کے افراد کو بالعموم اور حکمران طبقہ کو بالخصوص "نیکیوں کے پھیلانے اور برائیوں و فحاشیوں کے مٹانے" کا مقدس فریضہ سرانجام دینے میں ہرگز تامل و کوتاہی اور غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

☆

علاجِ قرآنی

خوبصورت آواز اور خوش الحانی قدرت خداوندی کی جانب سے ایک خاص عطیہ اور انعام ہے جو بعض لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اگر اس نعمت و انعام کو گانے بجانے اور لغویات و خرافات میں استعمال کیا جائے تو یہ اس نعمت کی بے قدری اور ناشکری ہوگی جو غضبِ الٰہی اور عذابِ خداوندی کا باعث ہوگی اور اگر یہی نعمت کلام اللہ کے پڑھنے، اذان کے پڑھنے اور حمد و نعت کے پڑھنے میں استعمال کی جائے تو یہ نہ صرف اس نعمت کا اکرام و شکر ہوگا بلکہ رضائے الٰہی کا بھی موجب ہوگا اور اس کے اچھے ثمرات و نتائج مرتب ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کو اپنی آواز گانے بجانے اور غلط و فضول کاموں میں استعمال کرنے سے منع فرمایا اور قرآن کریم پڑھنے کی تاکید فرمائی

Marfat.com

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

حضرت براابن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین و آراستہ کرو۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 1126)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ مذکور حدیث طیبہ کے تحت مختلف کتب احادیث کے حوالہ سے روایات نقل کرتے ہیں

فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ حُسْنُ الصَّوْتِ زِيْنَةُ الْقُرْآنِ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَ حِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ (مرقات جلد 4 صفحہ 699)

اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔ اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ ہر چیز کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اس بات میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ قرآن کریم ایک بے مثل و بے نظیر کتاب ہے اور اس کے الفاظ میں ایسا لذیذ اور شریں آہنگ ہے جو نغمات و اشعار سے

Marfat.com

کہیں زیادہ حلاوت ولطافت کا حامل ہے، اس میں وہ حسن وخوبی ہے کہ اہل عرب ہی نہیں، دنیا کے ہر زبان کے لوگ اسے پڑھ کر اور سن کر غیر معمولی لذت و تاثیر محسوس کرتے ہیں، یہ ایسا معجزاتی کلام ہے کہ اسے بار بار پڑھنے سے انسان نہیں اکتاتا، بلکہ ہر مرتبہ ایک نئی لذت و حلاوت محسوس کرتا ہے۔

اہل عرب کا اوڑھنا بچھونا گانا بجانا ہی تھا، سفر ہو یا حضر وہ گانے بجانے ہی سے دل بہلاتے تھے اور گانا ہی ان کا رفیق و مونس ہوتا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن کریم کا نزول ہوا جس میں ہر دکھ تکلیف کا علاج اور مرض کی دوا و شفا تھی تو آپ نے چاہا کہ لوگ گانے بجانے اور شعرا کے اشعار گنگنانے اور الاپنے کی بجائے قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کریں اور خوبصورت آواز جیسی نعمت کو قرآن کریم کے پڑھنے میں استعمال کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی ان کا رفیق و مونس بن کر رہ جائے اور ہر دکھ درد کو قرآن ہی سے دور کیا کریں۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ (صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1123)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مولانا محمد انور شاہ کشمیری مذکور حدیث طیبہ کے تحت لکھتے ہیں:

ان المرء اذا اعتاد بالغناء یغلب علیہ ولا یستطیع ان یترکہ ولذا تری المغنی لا یزال یدندن فی کل وقت فعلمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی علیہ ان یکف عنہ و یجعل القرآن دندنتہ و غناء ہ حتی یاخذ القرآن ماخذہ و یغلب علیہ کغلبتہ و یجلوبہ احزانہ و ھمومہ کجلائہ منہ

جو شخص گانے بجانے کا عادی ہو جائے، گانا اس پر غلبہ پا جائے اور اسے گانا چھوڑنا مشکل ہو جائے جیسا کہ گانے والے کو تم نے دیکھا ہو گا کہ وہ ہر وقت گنگناتا رہتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ رکنا چاہے تو وہ قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرے، اس کی خوب تلاوت

Marfat.com

کیا کرے اور اسے اس قدر اپنے اوپر غالب کرلے کہ قرآن ہی سے سکون حاصل کرے اور اسی سے اپنے غموں اور تکلیفوں کو دھوئے۔

فیض الباری علی صحیح البخاری جلد 4 صفحہ 269)

اور یہ حقیقت واقعی ناقابلِ انکار ہے کہ قرآن کریم میں ایسی تاثیر و لذت اور حلاوت و برکت ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھنے اور سننے کو اپنی عادت بنالیتا ہے اور قرآن کو اپنے اوپر غالب کرلیتا ہے تو اس کی نگاہ میں دنیا کے خوبصورت ترین غناء و آلاتِ غناء و طرب حقیر ترین معلوم ہوتے ہیں اور ان کی دلکشی و جاذبیت اسے ذرہ بھی متاثر نہیں کرتی۔

بہر کیف احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جو شخص میوزک و موسیقی و آلاتِ غناء کا دلدادہ و شوقین ہو اور اس کے ذوق فاسد کا مریض ہو تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو خوب پڑھا اور سنا کرے۔

☆

Marfat.com

ایک گویا

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ الغنیہ کے حوالہ سے روایت نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے نواح میں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک مکان میں فساق کا مجمع لگا ہوا دیکھا، وہ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس زاذان نامی گلوکار آلات غناء وطرب بجا رہا تھا اور خوبصورت آواز میں گانا گا رہا تھا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کی آواز سنی تو فرمایا: یہ آواز کس قدر اچھی ہے، اگر یہ آواز اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھنے میں صرف ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا، یہ کہہ کر چادر سر پر ڈالے وہاں سے چلے گئے۔ زاذان نے آپ کی آواز سن لی اور ساتھیوں سے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بزرگ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔

اس نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ گئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ یہ کہہ گئے ہیں کہ یہ آواز کتنی اچھی ہے، اگر یہ آواز اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھنے میں صرف ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا، تو اس بات کے اثر سے اس کے دل میں ہیبت طاری ہو گئی، وہ کھڑا ہو گیا، اس نے آلاتِ موسیقی کو زمین پر مار کر توڑ دیا، پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور خوب رویا، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو گلے لگایا اور آپ بھی خوب روئے، پھر فرمایا

Marfat.com

میں اس شخص سے محبت کیوں نہ کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہو، پھر اس نے گانے بجانے سے توبہ کرلی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اختیار کر کے ان سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور علم دین میں مہارت حاصل کی، یہاں تک کہ وہ علم دین میں وقت کا امام ہو گیا۔

(مرقات جلد 4 صفحہ 700)

کاش ہمارے گلوکار بھی حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آلاتِ طرب و غناء کو خیرباد کہہ کر اپنی خوبصورت آواز کو بجائے گانوں کے قرآن پڑھنے میں صرف کریں اور اسی سے لطف و لذت اور سکون حاصل کریں (جو روح کی حقیقی غذا ہے) پھر دیکھیں انوار و برکات کی کس قدر بارش ہوتی ہے اور قرآن انہیں کن کن انعامات و اعزازات سے نوازتا ہے۔

ماخوذ کتاب موسیقی و تصویر کا شرعی حکم

☆

Marfat.com

حیا نہ رہے تو جنازہ پھر دھوم سے نکلے

مرد و عورت کا رشتہ ازواج میں بذریعہ نکاح منسلک ہونا ایک اہم اور مقدس عمل ہے جو ان کی عفت و عصمت کی حفاظت، فواحش و بے حیائی کی روک تھام اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔ اس پاکیزہ عمل کی تشہیر کی خاطر شریعت مطہرہ کی جانب سے دف بجا کر ایسی نظم یا گیت گانے کی اجازت اور رخصت دی گئی ہے جس کا مضمون اچھا ہو، محرمات کا قطعاً ذکر نہ ہو مگر آج کل شادی بیاہ کے موقع پر ایسی لغو و بے ہودہ قسم کی رسوم رواج پا چکی ہیں جن کا شریعت اسلامیہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

آلاتِ موسیقی کی دھن پر اجنبی مردوں و اجنبیہ عورتوں کی آوازوں میں فحش و حیا سوز گانے، اجنبیہ عورتوں کا غیر محرم لوگوں کے سامنے رقص و ناچ، بینڈ باجے اور دیگر آلاتِ موسیقی کا بے ہنگم استعمال اور غیر محرم مردوں اور عورتوں کی مخلوط تصویریں اور ویڈیو فلمیں بنانا وغیرہ ایسی غلط و قبیح رسمیں جزو لاینفک بن چکی ہیں، جو نہ صرف حرام و گناہ کبیرہ ہیں بلکہ غیرتِ کو بھی رخصت کر دیا ہے۔

اس وقت تو غیرتِ مسلم کا جنازہ ہی نکل جاتا ہے جب بیاہی جانے والی بیٹی کے ماں، باپ، بہن بھائی اور دیگر عزیز و اقارب بڑی رغبت و ذوق

Marfat.com

سے تصویریں اور ویڈیو فلمیں بنوانے کی قبیح و حرام رسم کی ادائیگی کی خاطر اس کی عفت و عصمت اور عزت و ناموس کی پروا کیے بغیر اس کا بناؤ سنگھار سے مزین چہرہ غیر محرم اور فساق و فجار کی نگاہوں کی زینت بنا دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسے ماں، باپ، بہن، بھائی اپنی بیٹی اور بہن کی عزت کے محافظ نہیں ہیں بلکہ اس کی عزت و ناموس کے دشمن ہیں، کیونکہ کوئی بھی غیرت مند باپ اور بھائی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیٹی یا بہن کی عفت و عصمت کی چادر غلط نگاہوں سے داغدار ہو۔

چنانچہ یہی وہ عوامل و اسباب ہیں جو شادی کی حقیقی برکات سے محرومی کا سبب بنتے ہیں، نتیجتاً کئی برائیاں اور فتنے رونما ہوتے ہیں جو بعد میں ندامت و پشیمانی کا باعث بنتے ہیں۔

☆

Marfat.com

نادان لڑکیوں کے لیے آنکھیں کھول دینے والا سبق

لڑکا:۔ فون پر لڑکی سے بات کرتے ہوئے (اف اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟ کب سے انتظار کر رہا ہوں؟

لڑکی:۔ سوری وہ آج ماما نے ڈانٹا تھا کہ ہر وقت نیٹ پر بیٹھی رہتی ہو خانہ داری سیکھو کچھ

لڑکا:۔ جانو اتنا مس کیا ہے کہ کیا بتاؤں آئی لو یو ویری مچ

لڑکی:۔ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے (ہائے سچ؟ آئی لو یو ٹو جان)

لڑکا:۔ چلو اب میرا موڈ ٹھیک کرو اور جلدی سے آکر ملو، میں پارک میں انتظار کروں گا۔

لڑکی: آج تو آنا مشکل ہے گھر میں مہمان آرہے ہیں کل کوشش کروں گی۔

لڑکا: اوہ نو، پھر یوں کرو کہ آج اپنی تصویر کھینچ کر دکھاؤ، ورنہ میں ناراض ہی رہوں گا تم سے۔

لڑکی:۔ تصویریں تو دیکھی ہوئی ہیں تم نے؟

لڑکا: ارے جان اپنا موبائل کور بناؤں گا، دل کے پاس رکھوں گا۔

Marfat.com

لڑکی: اچھا ٹھیک ہے، ارے ہاں ایک بات یاد آئی تم نے کہا تھا کہ اپنی امی کو رشتہ مانگنے بھیجو گے تم نے تو مجھے اپنی بہنوں سے بھی ابھی تک ملوایا نہیں؟

لڑکا: بات کو ٹالتے ہوئے ارے ہاں ہاں ملوا دوں گا، جلدی بھی کیا ہے، ابھی تو ہم دونوں پڑھ رہے ہیں رزلٹ آجائے تو پھر دیکھتے ہیں!

لڑکی: سانس بھر کر (اچھا ٹھیک ہے پھر کم از کم مجھے ان کی تصویریں ہی دکھا دو مجھے پتہ تو چلے کہ میری ہونے والی نندیں کیسی ہیں؟

لڑکا: پہلے تھوڑا گھبرا کر پھر ٹھنڈے لہجے میں بولا(سنو ہم عزت دار لوگ ہیں اور میری بہنیں شریف ہیں ہم انہیں گھر سے باہر قدم نہیں رکھنے دیتے وہ ان آوارہ لڑکیوں کی طرح نہیں ہیں جو اپنے والدین کو دھوکہ دے کر اپنے یاروں سے ملنے باہر چلی آتی ہیں۔

الفاظ کیا تھے! جیسے پگھلا ہوا سیسہ تھے جن کو سن کر لڑکی کے تو جیسے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور اس کے سپنوں کا تاج محل دھڑام سے زمین پر آ گرا۔

☆

Marfat.com

سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہم اس سے آگے چلے تو تنور جیسی چیز کے پاس آئے تو اس میں شور و غوغا اور آوازیں سی پیدا ہو رہی تھیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں مرد و عورت بالکل ننگے تھے اور ان کے نیچے سے آگ کے شعلے آتے اور ان کی شعلوں کے آنے سے وہ شور و غوغا کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ لوگ کون ہیں ؟۔ وہ کہنے لگے : وہ جو تنور جیسی چیز. میں لوگ تھے وہ سب زنا کرنے والے مرد و عورتیں تھیں صحیح بخاری حدیث نمبر (.6525..)

☆

Marfat.com

الشريم إمام الحرم المكي في خطبته

يقول:

قیمتیں بہت بلند ہیں

اور عورتیں بے پردہ ہیں

اور مسجدیں خالی ہیں

اور اللہ تعالی کے احکامات کی بغاوت ہو رہی ہے

چوروں کے پاس دلائل ہیں

اور مجاہدں کو ہتھکڑی لگا کر پابند سلاسل کر دیا گیا ہے

اور زنا کو حلال قرار دے دیا گیا

اور نکاح کو مشکل بنا دیا گیا

اور عورتیں مردوں پر حکمرانی کرتی ہیں

اور مسلمانوں کی زمین دشمنوں کے قبضہ میں ہے

اور فقراء اور مساکین کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں

اور قیامت کی بڑی بڑی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں سوائے چند ایک کے

پس توبہ کو لازم پکڑو توبہ کو لازم پکڑو

سوراخ والے بیگ سے ڈرو!)

نیکیوں کو برباد کرنے سے بچو" زندگی کم اور کام زیادہ "اور جس بیگ میں نیکیاں رکھنی ہیں اس میں سوراخ ہیں

Marfat.com

آپ وضو بہت اچھے طریقے سے کرتے ہیں؟ لیکن پانی بہت زیادہ ضائع کرتے ہیں (سوراخ والا بیگ)

آپ فقراء اور مساکین پر صدقہ و خیرات کرتے ہیں پھر ان کی تذلیل کر کے ان پر ہنستے ہیں (سوراخ والا بیگ)

آپ راتوں کو قیام کرتے ہیں دن کا روزہ رکھتے ہیں اور اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں لیکن قطع رحمی بھی کرتے ہیں (سوراخ والا بیگ)

آپ روزہ بھی رکھتے ہیں اور بھوک اور پیاس پر صبر بھی کرتے ہیں لیکن پھر گالم گلوچ لعن طعن بھی کرتے ہیں (سوراخ والا بیگ)

خواتین اپنے کپڑوں کے اوپر عبایا پہننے کے باوجود خوشبو لگا کر بازار آتی ہیں تو کیا فائدہ ایسے پردے کا؟ (سوراخ والا بیگ)

آپ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور اس سے حسن سلوک بھی کرتے ہیں لیکن اسکے جانے کے بعد اسکی غیبت اور برائی بھی کرتے ہیں (سوراخ والا بیگ)

اپنی نیکیوں کو ضائع ہونے بچائیں جنہیں بڑی مشکل سے جمع کرتے ہو اور پھر انہیں کس طرح آسانی کے ساتھ ضائع کر دیتے ہو خدارا اس سے باز آجاؤ ---- (سوراخ والا بیگ)

اے اللہ میں تجھ سے اپنے لیے اور اپنے دوست واحباب کے لیے ہدایت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

(عربوں کے عجوبے یعنی ان کے شوق نرالے ہیں

Marfat.com

وہ حج کے سفر کو اس لیے اختیار نہیں کرتے کیونکہ اس میں بہت بڑی تکلیف اور مشقت ہے ،،،، لیکن سیر و سیاحت میں دلچسپی اور رغبت میں تمہیں ذرا بھی تکلیف اور مشقت نہیں ہوتی ؟ کتنی عجیب بات ہے

(آگاہ رہو اللہ کا سودا بڑا قیمتی ہے)

قربانی کا جانور تم اس لیے نہیں خریدتے کہ وہ بہت مہنگا ہے لیکن معاشرتی سٹیٹس کو برقرار رکھنے لیے قیمتی قیمتی آئی فون خریدتے ہو

(آگاہ رہو اللہ کا سودا بڑا قیمتی ہے)

آپ فضول گفتگو میں وقت برباد کر دیتے ہیں چاہے وہ دن میں 100 مرتبہ ہی کیوں نہ کرنی پڑے

اور آپ قرآن کریم کی دس آیات بھی تلاوت نہیں کرتے حجت کے طور پر کیا آپ کے پاس تلاوت قرآن کریم کرنے کی فرصت نہیں ؟

(آگاہ رہو اللہ کا سودا بڑا قیمتی ہے)

(ان ساری چیزوں کے باوجود اللہ کا دین اور اللہ کی بات بہت قیمتی ہے اسے چھوڑ کر دنیا کی چیزوں کو اپنانے کی فرصت موجود ہے

بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو اس تحریر کو آگے شئیر کریں گے وہ بھی شرمندگی سی محسوس کریں

.یہ تصور کریں کہ اللہ تعالی آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ اللہ کے ڈر کی وجہ سے آگے شئیر کر رہے ہیں۔

Marfat.com

آپ ایسی چیزوں کو پسند کرتے ہیں جن کے لائکس اور شئیر زیادہ سے زیادہ ہو۔

.بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسی بہت سی چیزیں شیئر کرتے ہو جنہیں لوگ دیکھتے تک نہیں ہیں

.قرآن کی نشرواشاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے (اور گانوں اور شعروشاعری کو نشر کرتے ہوئے شرم نہیں آتی.

اے اللہ جو اس پوسٹ کو آگے بھیجے اسے وہاں سے رزق دے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو

☆

Marfat.com

ویڈیو اور ایسی ویڈیو سے کلی اجتناب کریں جو دینی نا سمجھی اور غیر اسلامی تعلیم پر مبنی ہو۔

کسی مسلمان کی اولاد کی خرابی پر اس کے مسلمان ماں اور باپ پر بیٹے کے کسی جرم کی سزا نہیں سنائی جاسکتی اور نہ ہی اس کی کسی بے دینی پر اس کے ماں باپ کو پلید گندہ اور کوئی غلیظ بات یا گالی دی جاسکتی ہے۔ یہ در حقیقت۔ وہی بات ہے کہ بتوں کی آیات کا حکم اللہ تعالیٰ کے نبیوں پر بیان کرنا اور لوگوں میں کہنا۔

حضرت نوع علیہ السلام کے بیٹے کا جرم، نعوذ باللہ اس کے بڑے کا کہنا، اس سے بڑھکر کیا برائی ہے جو کوئی کرتا ہے۔

علماء اگر یہ چھوٹی سی بات نہیں جانتے تو علمی دعویٰ کا کیا فائدہ۔

دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت سے لوگ روا تنفر ہو جاتے ہیں جبکہ دین اور اچھے اخلاق سے ان کو ہی تو دین کی دعوت دینا اور اس کی طرف بلانا ہوتا ہے اور لوگوں کو دین سے متنفر کرنا اور اس سے بھگانا یہ انتہائی دینی نا سمجھی اور کسی طرح کی کوئی دینی خدمت نہیں ہوتی۔

Marfat.com

حضرت انوار المصطفٰی صاحب

کی دیگر تصانیف

- 1۔ اندھیری راتیں دین کی باتیں
- 2۔ اوڑھنا بچھونا
- 3۔ نورِ تقویٰ
- 4۔ شرح اربعین نووی
- 5۔ تجلی علوم الٰہیہ (چھ جلدیں)
- 6۔ آوازِ مطلوب
- 7۔ والسلام
- 8۔ غذا اور دوا

ناشر

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ)

بلال ٹاون بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com